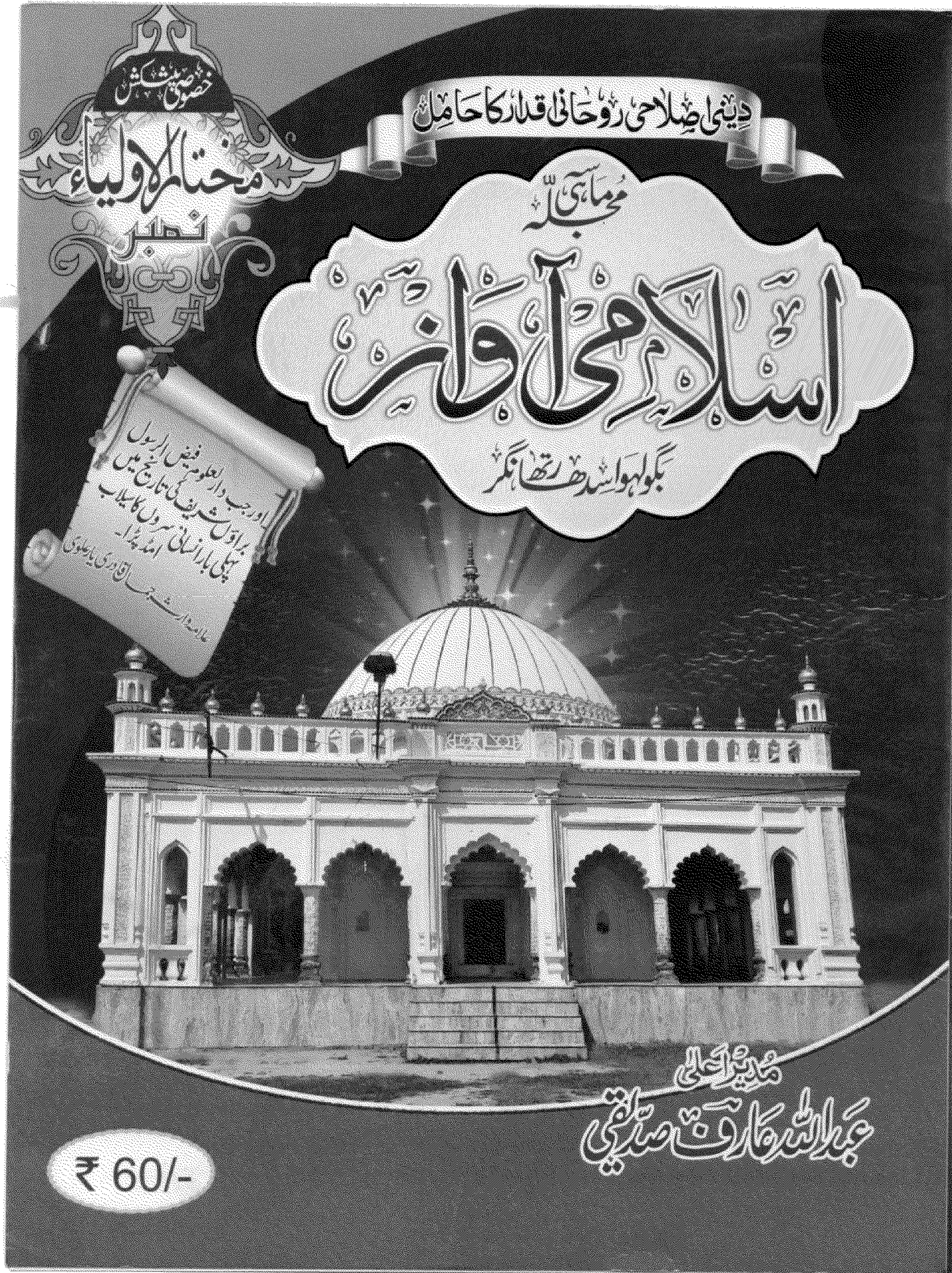

خصوصی پیشکش
مختار الاولیاء نمبر
دینی اصلاحی روحانی اقدار کا حامل
سہ ماہی مجلہ
اسلامی آواز
بگولہوا سدھارتھ نگر
اور جب دارالعلوم فیض الرسول
براؤں شریف کی تاریخ میں
پہلی بار انسانی سروں کا سیلاب
امنڈ پڑا۔
مدیر اعلیٰ
عبداللہ عارف صدیقی
₹ 60/-

نمونۂ سلف صالحین حضور مختار الاولیا صاحبزادہ وجانشین مظہر شعیب الاولیا علیہ الرحمہ جنکی دعاؤں کی برکت سے سرزمین شہباز پور واطراف واکناف میں بہار آئی جن کی تبلیغی دوروں سے نہ جانے کتنے گم گشتگان راہ کو صراط مستقیم کی ڈگر ملی ایسی عبقری شخصیت پر ''اسلامی آواز'' سہ ماہی مجلہ بگولہوا سدھارتھ نگر کی طرف سے مختار الاولیا علیہ الرحمہ کی حیات وخدمات پر مشتمل خصوصی نمبر کے نکالے جانے پر ہم سبھی برادران یار علوی وعقیدتمندان شعیب الاولیاء، مظہر شعیب الاولیاء ومختار الاولیاء دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

مولانا محمد عمران رضا قادری یار علوی

وجملہ محبین ومریدین مختار الاولیاء شہباز پور ہنومان گڑھ الہ آباد یوپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیادگار: شعیب الاولیاء شیخ المشائخ حضور سیدی مولانا الشاہ **محمد یار علی** صاحب قبلہ قدس رضی المولیٰ عنہ بانی فیض الرسول براؤں شریف سدھارتھ نگر

جلد نمبر ۱ — شمارہ نمبر ۱

سہ ماہی مجلّہ

اسلامی آواز

بگولہوا سدھارتھ نگر

صفر المظفر تا ربیع الثانی ۱۴۳۹ھ — نومبر، دسمبر جنوری ۱۸-۲۰۱۷ء

چیف ایڈیٹر
عبداللہ عارف صدیقی
Mob:9129191984

ایڈیٹر
عطائے رسول صدیقی
Mob:9129191984

سب ایڈیٹر
فضل رسول صدیقی
9891910398

مینیجنگ ایڈیٹر
ڈاکٹر توصیف علوی
9936789469

مشیر و مرتب:
صاحبزادہ بابو سید جمال احمد رضا علوی براؤں شریف
محمد عمران قادری یار علوی الہ آباد

شرح خریداری
فی شمارہ......................30
زر سالانہ......................120
لائف ممبری فیس.........5000

خصوصی شمارہ:
جان مظہر شعیب الاولیا
مختار الاولیاء نمبر

مراسلت و ترسیل و زر کاپتہ:
عبداللہ عارف صدیقی (چیف ایڈیٹر) سہ ماہی مجلّہ اسلامی آواز بگولہوا، پوسٹ مکروڑ، وایا شہرت گڑھ ضلع سدھارتھ نگر یوپی 272205

پرنٹر پبلشر مینیجنگ ایڈیٹر ڈاکٹر توصیف علوی نے فیضی پریس گورکھپور سے چھپوا کر دفتر "اسلامی آواز" بگولہوا سدھارتھ نگر سے شائع کیا

شائع کردہ
جامعہ صدیقیہ عطائے رسول و سعدیہ نسواں اسکول۔ بگولہوا، پوسٹ مکروڑ، وایا شہرت گڑھ سدھارتھ نگر یوپی 272205

مجلس ادارت

ڈاکٹر غلام یحیٰ انجم علیگ دہلی
علامہ کوثر امام قادری پرسونی مہراج گنج
علامہ انوار احمد علیمی جمدا شاہی
علامہ وارث جمال قادری یار علوی ممبئی
علامہ مقبول احمد سالک مصباحی دہلی
علامہ مختار الحسن بغدادی چرّہ محمد پور
علامہ مفتی شمس القمر قادری فیض آباد
علامہ مفتی ابو طالب فیضی سلطان پور
علامہ صاحب علی چترویدی بندیشر پور
قاری نور الہدیٰ مصباحی گورکھپور
مفتی منظور احمد یار علوی جوگیشوری ممبئی
علامہ غیاث الدین عارف مصباحی کچھمی پور
ڈاکٹر قائم الاعظمی برجمن گنج مہراج گنج
علامہ معشوق علی فیضی ڈھلموٴ شریف ٹانڈہ
علامہ ذاکر حسین مصباحی برگدہی
علامہ مفتی عبد السلام قادری تلشی پور
مولانا الحاج محبوب علی صدیقی چنزوٹا

مجلس مشاورت

علامہ الحاج غلام غوث علوی الہاشمی گجرات
مولانا قاری عبد الجبار خان ممبئی
مولانا مفتی غلام معین الدین چشتی ممبئی
علامہ غلام محی الدین مصباحی برکاتی ممبئی
علامہ برکت حسین مصباحی کولہوئی بازار
علامہ سید افروز احمد کٹھیلا
علامہ نور محمد نعیم القادری نواز پور
علامہ نور محمد خالد مصباحی تولہوا نیپال
مولانا الحاج برکت علی اشرفی سدھارتھ نگر
علامہ سراج احمد چشتی ممبئی
مولانا ذاکر حسین چودھری شہرت گڑھ
علامہ حکیم عبد المعبود خان بنگلور
قاری جمال احمد خان سنگم نیر مہاراشٹرا
قاری جمال احمد صدیقی علیمی ممبئی
مولا بشیر احمد قادری بلرام پور
مولانا سلمان فریدی مسقط عمان
مولانا اصغر علی رضوی دھسوا بلرام پور
قاری شبیر احمد یار علوی پہونی مہراج گنج

نوٹ : جملہ مشمولات سے ادارہ پورے طور پر متفق ہے۔

مشمولات

انتساب

میں اپنی اس ناچیز کوشش کو ان تمام اکابرین ملت و مجتہدین امت،
علمائے اہل سنت کے نام جنکی قلمدان کی مقدس روشنائی شہداء کے مبارک لہو کا
درجہ رکھتی ہے
بالخصوص سلطان المتکلمین علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمہ۔ بدر ملت علامہ الحاج
بدرالدین صاحب قبلہ صدیقی رضوی علیہ الرحمہ۔ فقیہ ملت علامہ الحاج مفتی جلال الدین
امجدی علیہ الرحمہ۔ شمس الحکماء علامہ محمد نعیم الدین احمد صدیقی صاحب قبلہ رضوی علیہ الرحمہ۔
انجم العلماء علامہ الحاج سید محمد احمد انجم عثمانی علیہ الرحمہ۔ استاذ العلماء علامہ محمد یونس نعیمی اشرفی علیہ الرحمہ۔

و

مفکر اسلام شہزادۂ شعیب الاولیاء حضرت علامہ الحاج الشاہ غلام عبدالقادر علوی صاحب قبلہ
مدظلہ النورانی۔ قائد اہلسنت صاحبزادہ علامہ الحاج غلام عبدالقادر چشتی صاحب قبلہ۔ علامہ الحاج
قاری خلق اللہ خلیق فیضی صاحب قبلہ۔ علامہ جمال احمد خاں رضوی و تمام اساتذۂ کرام کی مقدس
بارگاہ میں جن کے روحانی فیوض و برکات و انوار و تجلیات نے میرے نہاں خانہ دل کو روشن
و تابناک بنادیا۔

خاکسار

عبداللہ عارف صدیقی

ایڈیٹر اسلامی آواز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خراج تحسین

فناء شعیب الاولیاء جان مظہر شعیب الاولیاء مختار الاولیاء حضرت مولانا صوفی الشاہ **محمد مختار احمد رضا علوی** چشتی قادری علیہ الرحمہ

وصال ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۰۱۷ء

کی حیات وخدمات اور دینی وعلمی کارناموں کے مختلف اہم گوشوں پر اہل سنت کے ممتاز اصحاب علم وقلم کے گراں قدر مضامین ومقالات اور منظومات کا دلکش مرقع شعیب الاولیاء سیدنا یار علی نمبر کے کامیابی کے بعد

ایک عظیم شاہکار **مختار الاولیاء نمبر**

بہ اشتراک وتعاون: شعیب الاولیاء نوجوان کمیٹی شہباز پور، ہنومان گنج الہ آباد یوپی وممبران محفل ابنائے فیض الرسول

بفیض روحانی

حضور شعیب الاولیاء ومظہر شعیب الاولیاء علیہما الرحمہ

طابع وناشر:

جامعہ صدیقیہ عطائے رسول وسعدیہ نسواں اسکول

مقام بگولہوا، جھرجھریا روڈ، پوسٹ مکروڑ وایا شہرت گڑھ ضلع سدھارتھ نگر یوپی

نیاز مند

(چیف ایڈیٹر)

عبداللہ عارف صدیقی

اداریہ

اپنی بات

☆☆☆ **عبداللہ عارف صدیقی** (چیف ایڈیٹر)

قارئین!
شعیب الاولیاء شیخ المشائخ حضور سیدی الشاہ محمد یار علی لقد رضی المولیٰ عنہ، بانی دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف کی حیات وخدمات کو بشکل ''شعیب الاولیاء سیدنا یار علی نمبر'' آپ کی بارگاہ میں ہم پیش کر چکے ہیں۔
بحمدہ تعالیٰ ہر چہار جانب اسکی خوب پذیرائی ہوئی، اور دیکھتے ہی دیکھتے تمام رسالہ (نمبر) نکل گیا۔ حضور شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ کی ذات محتاج تعارف نہیں، آپ کے سچے جانشین حضور مظہر شعیب الاولیاء صوفی الشاہ محمد صدیق احمد علیہ الرحمہ کی سیرت وسوانح پر مختصر کتابچہ ''تذکرۂ مظہر شعیب الاولیاء'' اسلامی آواز کے پرچم تلے منظر عام پر آچکا ہے۔ جو عوام وخواص سے داد وتحسین حاصل کر چکا ہے۔'

پیر طریقت مختار الاولیاء حضرت مولانا الحاج الشاہ محمد مختار احمد رضا علوی قادری چشتی کی یہ خواہش تھی کہ تذکرۂ مظہر شعیب الاولیاء جدید ترتیب کے ساتھ پھر سے منظر عام پر لایا جائے۔ مگر آہ! افسوس! کہ وہ ستارہ وقت سے پہلے ہماری نظروں سے اوجھل ہوگیا۔ ابھی محرم الحرام شریف کے اوائل عشرہ میں (جبکہ آپ ممبئی میں بغرض علاج موجود تھے) آپ سے کئی بار ملاقات ہوئی، ہر ملاقات میں آپ نے بڑی محبت فرمائی، بہت دیر تک گفتگو ہوئی، حالات حاضرہ اور خانقاہ فیض الرسول کے تعلق سے آپ سے بات چیت ہوتی رہی، ڈاکٹر نے اجازت دیدی کہ آپ مکمل شفایاب ہو چکے ہیں، آپ نے فرمایا کہ ''ہمارے دادا محترم حضور شعیب الاولیاء کا عرس پاک آرہا ہے، میں اس میں ضرور شرکت کروں گا۔ آپ تشریف لائے اور دو روز لکھنؤ میں تشریف فرما کر جیسے ہی گھر پہونچے اپنے جدامجد کے عرس پاک کی رات میں دل کا دورہ پڑا، اور آپ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ (اناللہ وانا الیہ راجعون)
حقیر اس وقت شیوہروا متصل کھونوا ں بارڈر کے ایک جلسے سے خطاب کرر ہا تھا۔ موبائیل کی بیل بار بار بجت اور ہر بار فون کاٹ دیتا، جب بہت زیادہ ہوگیا تو درمیان میں تقریر روک کرفون رسیو کیا (مولانا جلال الدین فیضی) نے کہا کہ '' مولانا صاحب ! پیر مختار احمد رضا علوی چشتی قادری کا انتقال ہوگیا''۔ یقین نہیں آرہا تھا، میں نے کہا' آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ بڑے ہی افسوس کے عالم میں انہوں نے کہا'نہیں مولانا میں سچ کہہ رہا ہوں'اسی اثنا میں اس خبر کے تعلق سے کئی فون آئے، تب جا کر یقین ہوا۔
ایسا صدمہ پہونچا کہ تقریر ختم کر کے اسٹیج سے نیچے آیا اور اپنے قیام گاہ پر جا کر بیٹھ گیا، ایسا لگا کہ کلیجہ منھ کو آ گیا ہے۔ بار بار حضرت کی باتیں ذہن ودماغ میں آتی رہیں جو آپ سے ممبئی میں دوران ملاقات ہوئی تھیں'۔
یہ ایک ایسا صدمۂ جانکاہ تھا جسے بھلایا نہیں جا سکتا۔ آپ کے اخلاق کریمانہ کو یاد کرتا رہا۔ جب جب ملاقات ہوئی خواہ وہ سفر ہو، یا حضر ہاتھ پکڑ کے اپنے پاس بٹھا لیتے، ہم عصر ہونے کے ناطے بے تکلفانہ گفتگو سے اپنے طرف کھینچ

لیتے۔ہمیشہ اہل وعیال کی خیریت دریافت کرتے،اورفرماتے ' کوئی پریشانی تونہیں،آپ ضرور مجھ سے کہئے گا'' اور جب شعیب الاولیاء وحضور مظہر شعیب الاولیاء کا ذکرفرماتے تو باالکل اسی میں محو ہوجاتے ،اورایسی ایسی باتیں بتاتے جوکبھی سنانہ گیا ہو۔اس طرح اپنے جدامجد ووالدی گرامی سے لگاؤ کہ ہرکوئی اسے سنتا،دنیا آپ نے کبھی اختیار نہ کیا،بلکہ حضور شعیب الاولیاء ومظہر شعیب الاولیاء علیہما الرحمہ کے مظہروآئینہ بن کرآپ نے زندگی گزاری۔ ہمیشہ حوصلہ بڑھاتے رہے،جب شعیب الاولیاء نمبر ہم نے اسلامی آواز کے پرچم تلے نکالنے کاارادہ کیا،اس موقعہ پرخوشی کا اظہار کیا،اوراکیس سوروپیہ کانذرانہ بھی پیش کیا،اورکہا کہ''اس کے طباعت وغیرہ میں لگادینا''!

پیرمختاراحمدرضاعلوی اب ہمارے درمیان نہیں رہے،مگر آپ کی یادیں ہمارے ساتھ ہیں۔آپ قسمت کے دھنی تھے کہ آپ کاوصال ۲۱رمحرم الحرام کادن گزارکر۲۲رمحرم الحرام ۱۴۳۹ھ کوشب میں ۱۰ربجکر۱۵رمنٹ پرآپ نے داعی اجل کولبیک کہا۔ بروز جمعہ مبارکہ بعدنمازعصرعم محترم مفکراسلام صاحبزادہ شعیب الاولیاء حضرت علامہ الحاج غلام عبدالقادرعلوی صاحب قبلہ مدظلہ العالی نے نماز جنازہ پڑھائی۔اس وقت براؤں شریف دارالعلوم فیض الرسول کے وسیع فیلڈ میں سرہی سرنظرآرہے تھے۔ایک اندازہ کے مطابق تقریباً ۸۰رہزار سے زائد علماء،عوام وخواص نے جنازہ میں شرکت کی۔اور بہت سے افرادکف افسوس ملتے ہوئے واپس چلے گئے۔'بروز جمعہ ہی سپردخاک ہوئے۔ مٹی دینے کاسلسلہ تین یوم تک چلتارہا۔جمعہ کے روز ہی سپردخاک ہوئے،اورسب سے زیادہ مقبولیت کی دلیل ہوئی ۔آپ اپنے والدمحترم ولی کامل حضور مظہر شعیب الاولیاء،اورمادرزادولی کامل حضوبابومیاں علیہما الرحمہ کے بیچ میں مدفون ہوئے۔آپ اپنے پیچھے اہلیہ محترمہ،۴رلڑکیاں اوراکلوتے فرزند بابومسعود رضاعلوی کوہی نہیں بلکہ ایک جہاں روتابلکتا چھوڑکر چلے گئے۔آپ کے جنازے کی یہ خصوصیت رہی کہ اتنے علماء جنازے میں تھے کہ حیرت ہوئی کہ یہ کہاں سے آگئے،جنہیں بعد میں دیکھانہیں گیا۔حضور مختارالاولیاء کے چلے جانے کے بعد بزم سوناسونا ہوگیا ہے، محفل ابنائے فیض الرسول غم زدہ ہیں،مریدین ومتوسلین غمناک ہیں، ع تجھ سا کہاں سے ڈھونڈ کرمیں لاؤں

اللہ رب العزت انہیں غریق رحمت فرمائے! آپ کے گھر والوں(اہلیہ اور بابومسعودرضاعلوی سلمہٗ وبرادرخورد بابوسید جمال احمدرضاعلوی)کوصبرجمیل عطافرمائے! آمین

فاتحہ سوئم کے بعددل میں خیال آیا کہ آپ کیلئے میں کچھ کرنہ پایاتو اب حضور مختارالاولیاء کے حیات وخدمات کواجاگر کرنے کیلئے''مختارالاولیاء نمبر''کومنظر عام پرلانا ضروری ہوگیاہے۔ اسلئے کہ اہل سنت کے جلیل القدر اورعظیم المرتبت شخصیتوں کی حیات وخدمات کوضبط تحریر میں لاکر انہیں عوام وخواص کے درمیان پیش کرنا ہماری ملّی واجتماعی ذمہ داری ہے۔اس اہم ذمہ داری کااحساس کرتے ہوئے سہ ماہی مجلّہ''اسلامی آواز''فنائے شعیب الاولیاو،صاحبزادہ مظہر شعیب الاولیاء حضور مختارالاولیاء حضرت الحاج الشاہ محمدمختاراحمدرضا علوی چشتی قادری سجادہ نشین خانقاہ فیض الرسول وناظم اعلیٰ دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف کے حیات وخدمات کواجاگر کرنے کیلئے یادگاری مجلّہ شائع کرنے کاشرف حاصل کررہاہے۔'

جب مختارالاولیاء نمبر کیلئے ہندوستان کے مؤقر قلمکاروں کو

ہم نے دعوت دی تو شروع شروع میں ان کی طرف کچھ زیادہ ہمت افزاء نہ تھی، بھلا ہو محفل ابناء فیض الرسول کے ممبران کا، خصوصیت کے ساتھ صاحب فتاوٰی یارعلویہ فخر ابنائے فیض الرسول حضرت علامہ الحاج مفتی محمد منظور احمد یارعلوی صدر شعبۂ افتاء دارالعلوم اہلسنت برکاتیہ گلشن نگر جوگیشوری ممبئی مہاراشٹرا، عمدۃ المدرسین فخر اہلسنت حضرت علامہ غلام معین الدین چشتی یارعلوی شیخ الحدیث جامعہ فاطمۃ الزہراء گھاٹ کوپر ممبئی، صاحب الفضیلہ حضرت علامہ صاحب علی چترویدی صاحب ایڈیٹر امام احمد رضا میگزین بندیشر پور و پرنسپل دارالعلوم امام احمد رضا بندیشر پور، حضرت مولانا محمد عمران قادری یارعلوی، وشعیب الاولیاء نوجوان کمیٹی شہباز پور ہنومان گنج الہ آباد، کا جنہوں نے ہمارے حوصلے کو بلند کیا، اور میں یہ سوچ کر قدم بڑھاتا رہا کہ جن کے پوتے کا نمبر ہے وہی ہمیں حوصلہ بخشیں گے۔ بحمدہٖ تعالیٰ فیضان شعیب الاولیاء ومظہر شعیب الاولیاء جاری ہے اور جاری رہے گا۔

سہ ماہی مجلّہ ''دارالعلوم صدیقہ انوارالعلوم مٹیر یانیپال سے جاری ہوا، ۴؍شمارے اور ''شعیب الاولیاء سیدنا یارعلی نمبر'' نکالنے کے بعد ۲۰۰۲ء میں رسالہ تعطّل کا شکار ہوگیا۔ یہ رسالہ ملک نیپال میں ایسے وقت میں جاری ہوا جبکہ میدان صحافت میں پورے ملک میں کسی سنی رسالے کا وجود نہیں تھا۔ اس رسالے کیلئے ہماری یہ کوشش رہی کہ ادبی، روحانی، اخلاقی، اصلاحی، طبی، معیاری تحریریں قارئین کے سامنے لائی جائیں۔ اس لئے باقاعدہ کوئی اسٹاف نہیں، بس احباب کے مشورے پر اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اسے منظر عام پر لانے کی کوشش کی جاری ہے۔

۱۵؍ سالوں کے بعد اس رسالے کو زندگی دینے کیلئے مختارالاولیاء نمبر سے اس کی نشاۃ ثانیہ کی جارہی ہے۔ جسے مٹیر یانیپال سے نہیں، بلکہ بگولہوا سدھارتھ نگر سے اسے شائع کیا جارہا ہے۔ نامساعد حالات میں چراغ جلانے کی کوشش کررہا ہوں، عزم مصمم کے ساتھ پھر سے اس سنگلاخ وادی میں ہم قدم رکھ دیا ہے، سفر شروع ہے'' مختارالاولیاء نمبر سے۔ اللہ رب العزت جل جلالہٗ اوراس کے حبیب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کرم ہے۔ جس نے ہمیں دینی، روحانی، اسلامی، صحافت کے خدمت کی توفیق بخشی۔ ہم کیا اور ہماری بساط کیا، پھر بھی اساتذہ کے دعاؤں کے صدقے ہمیں تھوڑا بہت جو سلیقہ ملا ہے، صحت وتوانائی اور واور تگ ودو کی ہمت سے نوازا ہے، اسی کے ذریعہ یہ خدمات انجام دے رہا ہوں۔ **وماتوفیقی الاباللہ۔**

یہ جانتے ہوئے بھی کہ عافیت کی تمام ترلذتیں ساحل پہ موجود ہیں، موج دریا کا حریف بن کر کھڑا ہوگیا ہوں۔

زیرنظر شمارہ حضور مختارالاولیاء پیرطریقت حضرت مولانا الحاج الشاہ محمد مختار احمد رضا علوی چشتی قادری علیہ الرحمہ کی حیات وخدمات اور دینی وعلمی کارناموں کے مختلف اہم گوشوں کو اہلسنت وجماعت کے ممتاز اصحاب علم وقلم کے گرانقدر مضامین ومقالات ومنظومات کا دلکش مرقع بطور خراج تحسین آپ کی بارگاہ میں ہم نے پیش کردیا ہے۔ جو یقیناً آپ کو پسند آئے گا۔ جو قارئینِ اسلامی آواز کے لئے تلافی مافات بن سکے گا۔ مجلّات وجرائد کا اجراء زیادہ مشکل نہیں، مگر استمرار بہت دشوار ہے۔ بالخصوص دینی رسالے قارئین کی بے توجہی کا شکار ہوجاتے ہیں۔ جذباتی رنگ وآہنگ رکھنے والے جرائد اپنی فنکارانہ کاروباری ذہنیت کی بنیاد پر مختصر معلومات کے بھاری بھرکم عنوانات اور لایعنی تصویر پر مشتمل متعدد صفحات کی بے جاقیمت اصول کرتے

ہیں۔ اورغیر معیاری اشتہارات کا فائدہ الگ اٹھاتے ہیں۔ ہماری قوم کے لوگ ہنستے مسکراتے انہیں خریدتے ہیں،اور چائے خانوں میں بیٹھ کر گھنٹوں لا حاصل تبصرے کرتے ہوئے نفس کی تسکین کے سامان فراہم کرتے ہیں انہیں اپنے قیمتی وقت کے ضیاع کی کوئی فکر بھی نہیں ہوتی، اس کے برخلاف دینی مزاج کے رسالوں کی ورق گردانی کے بعد ایک کنارے ڈال دیتے ہیں۔ انہیں اپنی اس حرماں نصیبی کا احساس بھی نہیں ہوتا کہ خون جگر صرف کر کے صلہ وستائش سے بے نیاز ہوکر لکھی گئی یہ تحریریں نورایماں سے مستنیر ہیں ۔اوراصلاح وتعمیر کا درد ہر ہر حروف میں سموئے ہیں،جن سے بے تعلق ہوکر خود اپنا خسارہ کررہے ہیں۔ اللہ رب العزت ایسے لوگوں کو سمجھ عطاءفرمائے۔

ہمیں پوری طرح احساس ہے کہ ایک طویل وقفہ اورشدید انتظار کے عالم میں'' اسلامی آواز'' آپ کی نظروں سے گذررہاہے۔اس تاخیراورغیر حاضری کی مدت میں ادارہ کے سرپرست ،قدرداں،بہی خواہ اورقارئین وناظرین جس طرح کی کیفیتوں سے دوچارہوئے ہونگے ہم اس سے بھی بے خبرنہیں ،مگر اب اس سلسلہ میں آپ کی تمام شکایتوں کو بجاتسلیم کرتے ہوئے بس یہی کہنا چاہتے ہیں کہ۔ ع

ذرہ ذرہ دہر کا پابستہ تقدیر ہے
زندگی کے خواب کی جامع یہی تعبیر ہے

دنیا کا طاقتور سے طاقتور انسان مشیت وتقدیر کے سامنے اپنے آہنی عزائم اورفولادی فکروعمل کے باوجود کوئی قدم اٹھاسکتاہے اورنہ اپنے قصدوارادہ کوعملی جامہ پہنانے پر قادرہوسکتاہے۔ کسی صاحب نظر واہل دل نے انسانی زندگی کے اس واضح فلسفیانہ اوراٹل حقیقت کواپنی ایک رباعی کے اندرنہایت اثر آفرین پیرایہ میں اس طرح پیش کیاہے۔ ع

کیا فائدہ فکرکم وبیش سے ہوگا
ہم کیا ہیں جوکوئی کام ہم سے ہوگا
جوکچھ ہوتیرے کرم سے ہوا
جوکچھ ہوگا تیرے کرم سے ہوگا

اگرآپ اس فلسفیانہ اظہارواقعہ سے پوری طرح مطمئن نہ ہوسکے ہوں تواس تاخیروالتوا کے ظاہری وجوہ واسباب بھی جان لیجئے کہ''اسلامی آواز'' کی منزل ترتیب سےلیکر ترسیل تک کا آخری مرحلہ تک کی تمام تر ذمہ داریوں کا بوجھ تنہاء مجھ حقیر کے نازک کندھوں پرہے۔جسے ہرصورت میں نبھانے کی کوشش کررہاہوں۔ اس کمی کوشدت کے ساتھ محسوس کیاجارہاہے۔مگر مجلّہ'' اسلامی آواز کے نظم وضبط اوراس طرح کی ہرکارکردگی کوبرابر سرگرم رکھنے کیلئے ایک مزید صاحب قلم کی تلاش وجستجو شروع کردی گئی ہے،اگر حالات نے ساتھ دیاتو بہت جلد شعبہ نشرواشاعت کا یہ شعبہ بھی ہراعتبار سے اپنی تمام تر متعلقہ ذمہ داریوں کوبحسن وخوبی انجام دینے لگےگا۔آپ بھی دعافرمائیں کہ ہم اپنے عزائم ومقاصد میں کامیاب ہوکرآپ کی توقع کے مطابق'' اسلامی آواز'' ہرسہ ماہ کی پابندی کے ساتھ آپ کی خدمت میں پیش ہوسکے۔

'' اسلامی آواز'' کی اشاعت ادھر کئی سالوں کی تاخیرواقع ہوجانے کے سبب سے قلمی معاونین سے رابطہ نہیں رکھ سکے، جس کے لئے ہم اہل قلم حضرات سے معذرت خواہ ہیں۔ امید ہے کہ ادارہ کی مجبوریوں اورکوتاہیوں سے صرف نظر فرماتے ہوئے اپنے گراں قدر منتخب مضامین سے ادارہ کو

سرفرازفرمائیں گے۔'

ہم اصحاب قلم سے امید رکھتے ہیں کہ ''اسلامی آواز'' کے تبلیغی واصلاحی تحریک کومزید مؤثر اور ہمہ گیر رنگ وانداز میں ڈھالنے کے لئے تقاضائے وقت اورحالات حاضرہ کے پیش نظر بہترین علمی ،اصلاحی،تبلیغی،ادبی،تاریخی، روحانی مضامین ارسال فرماکرشکریہ کاموقع عنایت فرمائیں گے۔'

علامہ ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم صاحب علیگ دہلی،علامہ وارث جمال صاحب قادری ممبئ، مولانا حافظ کلیم فیضی بستوی، صاحب فتاوٰی یارعلویہ علامہ الحاج مفتی محمد منظوراحمد یارعلوی جوگیشوری ممبئ،مولانا محمد عمران قادری یارعلوی شعیب الاولیا نوجوان کمیٹی شہباز پور ہنومان گنج الہٰ آباد، علامہ حکیم عبدالمعبود خان داسربلی بنگلور،علامہ مفتی ابو طالب فیضی سلطان پور،علامہ شمس القمرقادری فیضی ، حضرت علامہ شمس اللقاء فیضی ممبئ ، علامہ صاحب علی چترویدی بندیشر پور، علامہ مفتی غلام معین الدین چشتی ممبئ، علامہ مفتی شاکرالقادری اودئے پورراجستھان ، علامہ نورمحمد خالد مصباحی تولہوانیپال،مولانا حیات فیضی یارعلوی ممبئ،مولانا نورمحمد نعیم القادری نواز پور۔

ان قابل احترام ومشہورمعروف ارباب علم وقلم کے ہم بے حد مشکور ہیں۔وقتاً فوقتاً اپنے مضامین سے''اسلامی آواز'' کوزینت بخشتے ہیں۔ملک وملت کے قلمکاراورصاحب طرز ادیب وانشاء پرداز مضمون نگار حضرات قلمی تحریر تزئین وترتیب '' اسلامی آواز'' کیلئے ترسیل فرماتے رہے تواسلامی آواز کامعیارزمین سے بلندہوکرآسمان پرپہونچ جائے گا۔انشاء اللہ۔ اوراس کے ضروری معنوی حسن وجمال کی شعائیں پورے عالم اسلام میں جگمگانے لگیں گی۔''اسلامی آواز'' کی شب وروز بے پناہ مصروفیت کی وجہ سے اہل قلم اصحاب سے مضمون کیلئے بذریعہ ڈاک گذارش کرنے سے انتہائی معذوری ہے۔اس لئے انہیں مسطورکودعوت نامہ گزارش یایاددہانی تصورکرتے ہوئے پہلی فرست میں اپنے پسندیدہ عنوان پر معیاری اورغیر مطبوعہ مضامین ارسال فرمائیں۔اس مخلصانہ دعوت ودرخواست کے بعد یقین ہے کہ سبھی حضرات اسلامی آواز کیساتھ قلمی تعاون کیلئے اپنی اہم مصروفیات میں کچھ وقت ضرورعنایت فرمائیں گے۔' ع

انداز بیاں گرچہ بہت شوخ نہیں ہے
شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات

☆☆☆☆☆

(بقیہ صفحہ ۶۳ کا)

شعور حضرات کوایک سبق بھی دیا،کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ جب کسی کو دینی،مذہبی،خانقاہی اورروحانی توانائی عطا کرے تو وہ کچھ کرگزرے۔حضورمختارالاولیاء نے ایسا کارنامہ انجام دےدیاکہ جس سےلوگ قیامت تک مستفید ومستفیض ہوتے رہیں گے۔ حضور مختارالاولیاء جانشین شعیب الاولیاء ومظہر شعیب الاولیاء علیہما الرحمۃ والرضوان میں سب سے سچے وارث اوراومین خلیفہ تھے۔عوام وخواص کے مابین ان کی شخصیت مسلم تھی۔

لوگ نہایت ہی عقیدت ومحبت سے ملتے تھے،انہوں نے اپنی منکسرالمزاجی سےلوگوں کواپنا گرویدہ بنالیا تھا،اپنے اور بیگانے سب حضورمختارالاولیاء کے دیوانے تھے۔اس اختلافی ماحول میں جوکہ خانقاہوں میں بھی پائی جارہی ہے،مگرحضورمختارالاولیاء سے کسی بھی شخص کواختلاف نہیں تھا۔اس کابیّن ثبوت آپ کے جنازہ سےلگایاجاسکتاہے۔''

مختارالاولیاء علماء مشائخ کی نظر میں

= از مفتی ابوطالب فیضی فیضی دارالعلوم نورالعلوم کنہٹی سلطان پور

نسل انسانی کا سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے جاری ہے اور قیامت تک چلتا رہے گا۔مگر انسان وہی کامیاب ہے جواللہ جلّ جلالہٗ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک عزّت وشرف والا،اور محبوب ومقبول ہو۔ اور جو بندہ اللہ رب العزت کے نزدیک محبوب بن جاتا ہے تو پروردگار عالم اسے زمین وآسمان والوں کے نزدیک بھی محبوب بنادیتا ہے۔ جیسا کہ امام مسلم نے اپنی صحیح میں اور دیگر علمائے محدثین نے اپنی اپنی کتب احادیث میں روایت کی ہے کہ "**عن ابی هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اذا احبّ عبداً دعاجبرئيل فقال انى احب فلانا فاحبه قال فيحبه جبرئيل ثم ينادى فى السماء فيقول ان الله يحب فلانا فاحبوه فيحبه افعل السماء ثم يوضع له القبول فى الارض الى آخر**" یہی وجہ ہے کہ اللہ رب العزت کے محبوب بندے یعنی اولیائے کرام اورعلمائے کرام لوگوں کی نظر میں محبوب ہوتے ہیں۔میرے ممدوح حضرت مولانا پیر محمد مختار احمد صاحب قبلہ بھی عوام وخواص کی نظر میں محبوب اور مقبول تھے۔اب چند اکابرین اور معاصرین حضرات کی رائے پیر صاحب کے متعلق سے ملاحظہ فرمائیں۔(۱) مجاہد دوراں حضرت علامہ سید مظفر حسین صاحب قبلہ کچھوچھوی ۔ حضرت مولانا مختار احمد صاحب قبلہ سے بڑی محبت بھی فرماتے تھے،اور خلیفہ صاحب قبلہ علیہ الرحمہ سے ملاقات کے وقت فرماتے تھے" آپ کے صاحبزادے مختار میاں دین وسنیت کی خدمات زیادہ سے زیادہ کریں گے۔اور آپ کا نام روشن کریں گے ایسے ہونہار سپوت اور قابل افراد بہت کم ملتے ہیں جو اپنی زندگی کے قیمتی لمحات دین کی خدمت میں گذارتے ہوں"۔حضرت مجاہد دوراں کا یہ جملہ بالکل سچ ثابت ہوا۔حضور مجاہد سنیت کے پردہ فرمانے کے بعد دین وسنیت کا کام بھی کیا،اور باپ دادا کا نام بھی خوب روشن کیا۔"

حضرت علامہ خواجہ مظفر حسین صاحب قبلہ۔حضرت خواجۂ علم وفن بھی پیر مختار صاحب پر بڑی شفقت فرماتے تھے اوران کے مستقبل کے تعلق سے بھی فرماتے تھے کہ" اللہ تعالیٰ وتبارک مولانا صاحب سے مذہب ومسلک کا زیادہ سے زیادہ کام لے گا۔ اورعوام خواص میں مقبول ومحبوب ہوں بھی بنائے گا"۔ جب بھی مولانا مختار احمد صاحب قبلہ حضرت خواجہ صاحب سے ملاقات کرتے اورسلام ودست بوسی کرتے تو حضرت خواجۂ علم وفن بہت خوش ہوتے اور دعاؤں سے نوازتے۔"

حجۃ العلم حضرت علامہ مفتی محمد قدرت اللہ رضوی صاحب قبلہ ۔حضرت مفتی صاحب قبلہ پیر مختار احمد صاحب کے مشفق وکریم استاذ بھی تھے،اور محسن ومشیر بھی۔حضرت مظہر شعیب الاولیاء کے انتقال کے وقت پیر صاحب کی عمر تقریباً ۲۲/۲۳ سال تھی ۔ اس کم عمری میں مسند سجادگی

پر بیٹھنا اور مشائخ کرام کی امانتوں کا بوجھ اٹھانا ہی بہت بڑی بات ہے۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ مدرسوں کی سرپرستی نیز مریدوں کے دکھ درد کو سننا، اور اس میں شریک ہونا، اور انہیں مصائب و آلام کے دلدل سے نکالنا، یہ ذمہ داری بھی نبھانے تھے۔ اب ایسے ماحول میں انسان اپنے آپ کو تنہاء سمجھ کر کس قدر پریشان ہوگا۔ مگر مشائخ کرام کا کرم اور مفتی صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کی شفقتوں نے بڑا حوصلہ بخشا۔ اور مریدین و متوسلین کے حلقوں میں جا کر تعارف کرانا، اور پیر صاحب کے مقام و مرتبہ سے عوام الناس کو آگاہ کرنا بڑا اہم اور مشکل کام تھا۔ مگر مشفق و کریم استاذ نے بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ ہر مشکل کو آسان بنادیا۔ حضرت مفتی صاحب قبلہ علیہ الرحمہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ '' آگے چل کر جانشین مظہر شعیب الاولیاء عوام وخواص کی نظر میں انشاء اللہ تعالیٰ بہت محبوب ہوں گے اور قدم قدم پر مشائخ کرام کی خصوصی مدد ہوگی''۔ الحمد للہ مفتی صاحب قبلہ کی پیشن گوئی مکمل طور سے پوری ہوئی۔''

مفکر اسلام حضرت علامہ غلام عبد القادر علوی۔ حضرت علوی صاحب قبلہ بھی پیر مختار احمد صاحب سے بڑی محبت فرماتے تھے۔ خود میرا مشاہدہ ہے دو ایک پروگرام میں راقم الحروف خود موجود تھا۔ صلوٰۃ وسلام کے بعد حضرت علوی صاحب قبلہ نے پیر مختار احمد سے فرمایا کہ '' آپ دعاء مانگیں! تو پیر صاحب نے جواب میں فرمایا۔ '' آپ کی موجودگی میں دعا کیسے کرسکتا ہوں'' مگر حضور علوی صاحب بہت اصرار کرکے دعاء پیر صاحب سے ہی کروائی۔'' اس محبت وشفقت کو دیکھ کر حاضرین کا دل باغ باغ ہوگیا کہ ماشاء اللہ سرکار شعیب الاولیاء کے خانوادہ اور خاندان کے لوگ کس قدر آپس میں محبت کرتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کا لحاظ کرتے ہیں۔''

مجوّد عصر حضرت علامہ قاری خلق اللہ صاحب قبلہ۔ حضرت قاری صاحب قبلہ بھی حضرت پیر مختار احمد سے بڑی محبت کرتے تھے۔ اور عزت واحترام بھی۔ اس کی خاص وجہ یہ تھی کہ پیر صاحب کے ذریعہ خانقاہ یارعلویہ، لطیفیہ، چشتیہ کا فیض عوام الناس تک خوب خوب پہونچ رہا تھا۔ ساتھ ہی ساتھ حضرت کے ذریعہ مذہب ومسلک کا بھی کام ہورہا تھا، جس کی اشاعت اور تبلیغ کرنا آپ کے آباء واجداد کا اصل مقصد تھا۔ حضرت قاری صاحب قبلہ کی نظر میں حضور مظہر شعیب الاولیاء کی پوری زندگی تھی، اور حضرت مولانا مختار احمد رضا صاحب علیہ الرحمہ اپنے والد گرامی کی طرز پر زندگی گذار رہے تھے۔ اور ان کے مشن کو زیادہ سے زیادہ فروغ دے رہے تھے۔''

حضرت علامہ مختار الحسن صاحب دار العلوم نور الحق چرہ محمد پور۔ حضرت مولانا مختار الحسن صاحب قبلہ پیر مختار احمد صاحب سے بہت زیادہ متاثر تھے۔ اور بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ جب کہ دونوں بچپن کے ساتھی تھے، اور دوست بھی۔ ایک دوست دوسرے دوست سے محبت ضرور کرتا ہے مگر تعظیم وادب نہیں۔ کیونکہ یہ انسانی فطرت ہے۔ مگر مولانا مختار الحسن کو مین نے دیکھا اور بارہا دیکھا کہ مولانا جب بھی پیر مختار احمد صاحب سے ملتے تو ادب سے ملتے اور پیر صاحب بھی مولانا صاحب سے بڑی محبت کرتے تھے۔''

حضرت علامہ سید قسیم اشرف صاحب عرف حسن میاں خانقاہ اشرفیہ جائس۔ حضرت حسن میاں قبلہ بھی پیر مختار احمد صاحب کو دل وجان سے چاہتے تھے۔ اور محبت

و پیار کا اظہار بھی کرتے رہتے ۔ خاص طور سے جب براؤں شریف کا ذکر آتا تو اس وقت دو شخصیتوں کا ذکر ضرور کرتے ہیں ،مفکر اسلام حضرت علامہ علوی صاحب قبلہ ۔ اور دوسرے حضرت مولانا پیر مختار احمد صاحب کا۔عرس مخدومی کے موقع پر راقم الحروف خطاب کرنے کیلئے جائس گیا تھا۔ چونکہ سید صاحب قبلہ کو مولانا مختار احمد صاحب کے انتقال کی خبر مل چکی تھی۔ مجھے دیکھتے ہی حضرت حسن میاں کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔اور فرمانے لگے کہ مفتی صاحب حضرت پیر مختار احمد کے انتقال سے صرف خانوادہ شعیب الاولیاء کا خسارہ نہیں ہوا ہے بلکہ سنیت کا بھی بڑا نقصان ہوا ہے۔اللہ تعالیٰ وارثین کو صبر جمیل عطاء فرمائے!

اور پیر صاحب کے درجات کو بلند فرمائے! ۔ حضرت سید جمال اشرف صاحب ولی عہد خانقاہ اشرفیہ جائس نے بھی حضرت پیر صاحب کے انتقال پر سخت رنج و غم کا اظہار کیا۔ اور دیر تک پیر مختار احمد صاحب کا ذکر خیر کرتے رہے۔ علماء کرام اور مشائخ عظام اور عوام الناس سبھی لوگ حضرت پیر طریقت کی وفات پر اس لئے افسوس کر رہے ہیں کہ حضرت علیہ الرحمہ کے اندر بڑی خوبیاں تھیں ۔ ایک تو آپ کا اخلاق بہت اچھا تھا،دوسرے متواضع اور منکسر المزاج تھے۔اور ہر ایک سے بڑی محبت کرتے تھے۔ اپنے اسلاف کے طریقے پر زندگی گذارتے تھے۔ افسوس! ۲۲/محرم الحرام ۱۴۳۹ھ مطابق ۱۳/ اکتوبر ۲۰۱۷ء جمعرات کی رات میں تقریباً دس بجکر تیس منٹ پر حضرت پیر صاحب اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔**انا للہ وانا الیہ راجعون**۔

جب زندگی کے ایام پورے ہو جاتے ہیں تو انتقال کا کوئی نہ کوئی بہانہ بن جاتا ہے۔ ورنہ ان کا کاروان حیات ابھی بھرپور توانائی اور ولولہ انگیزی کے ساتھ رواں دواں تھا۔کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا گلشن شعیب الاولیاء کا یہ کھلتا ہوا گلاب اتنی جلدی مرجھا جائے گا۔جیسے ہی حضرت قبلہ کا انتقال ہوا دارالعلوم فیض الرسول کا پورا اسٹاف اس حادثہ سے بڑا متاثر ہوا۔ساتھ ہی جس کے پاس جس کا موبائیل نمبر تھا فون کر کے وفات کی اطلاع کرنے لگا۔ میرے پاس بھی تقریباً گیارہ بجے رات میں فخر القراء حضرت قاری صاحب قبلہ کا فون آیا کہ پیر مختار احمد صاحب انتقال کر گئے۔خبر سنتے ہی ہوش و ہواس گم ہو گئے،سکون واطمنان چھن گیا،آنکھ آنسوؤں سے لبریز ہو گئیں۔فوراً کلمہ استرجاع زبان پر جاری ہو گیا،اور دل کو یقین ہو گیا کہ خدا کے فیصلوں کے آگے پوری کائنات بے بس ہے۔آہ جب ہمارا وہ پیر طریقت ہم سے جدا ہو گیا۔جسے دنیا مجاہد سنیت حضور خلیفہ صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کے مظہر و جانشین کے نام سے یاد کرتی تھی۔وہ پیر طریقت جس کی محفل و مجلس بیماروں کے لئے شفاء خانہ اور پریشان حال لوگوں کیلئے سکون کی جگہ تھی۔ بلکہ تشنگان علم و معرفت کیلئے آب حیات سے کم نہ تھی۔وہ پیر طریقت جو یار علوی بہار کی رنگینی صدیقی بہار کی رعنائی اور چشتی بہار کی زیبائی سے مشرف تھے۔ وہ پیر طریقت جو ایمانی جرأت اور بلند ہمتی کے کوہ ہمالہ تھے۔وہ پیر طریقت جو عزم استقلال کے جبل شاخ تھے۔ وہ پیر طریقت جو دین کی خدمت کرنے میں اپنے والد محترم کا مظہر اتم تھے۔ وہ پیر طریقت جو لطفی اور محبوبی فیضان عام کرنے میں اپنے جدّ کریم کا نمونہ تھے۔

آہ آج پوری دنیائے سنیت بالخصوص مریدین و معتقدین

اپنے اس عظیم محسن کے جانے سے سوگوار ہیں۔حضرت قبلہ پیر صاحب مرکز علم وادب دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف سے فارغ التحصیل عالم وفاضل تھے۔ بلکہ فخر فیض الرسول تھے۔اورابنائے فیض الرسول میں نہایت مقبول ومحبوب تھے۔

چنانچہ!نماز جنازہ سے پہلے مفکراسلام حضرت علامہ علوی صاحب قبلہ نے آنسوؤں سے لبریز آنکھوں،اورغم والم سے چور بوجھل آواز میں لوگوں کے سامنے جوکلمات فرمائے ہیں اس سے پورا مجمع اورزیادہ سوگوار ہوگیا۔وہ کلمات حضرات قارئین بھی ملاحظہ کرلیں۔فرماتے ہیں۔''حضرات آج ہمارے خاندان کا وہ عظیم انسان چلا گیا جس سے پورا خانوادہ شعیب الاولیاء غموں سے چور ہے اور بہت زیادہ محزون ومغموم ہے۔'' یقیناً اس وقت حضرت علامہ علوی صاحب قبلہ رنج والم کی تصویر نظرآرہے تھے۔ساتھ ہی حضرت مولانا چشتی صاحب، صاحبزادہ حضرت مولانا محمد آصف صاحب علوی ازہری ،صاحبزادہ بابو جمال احمد صاحب نہایت ہی نجیدہ اورغم والم سے نڈھال تھے۔اس وقت کا عجیب منظر تھا۔جب لوگوں کی نظر نبیرۂ شعیب الاولیاء،مختارالاولیاء کے ننھے اوریتیم صاحبزادہ پر پڑی تو صاحبزادہ کے بچپن کو دیکھ کرسب کی آنکھیں چھلک پڑیں۔ حضرت پیرمختار احمد صاحب کے انتقال سے صرف خانوادۂ شعیب الاولیاء کا ہی نقصان نہیں ہوا بلکہ درجنوں مدارس اپنے سرپرست سے محروم ہوگئے ۔ لاکھوں مریدین بے سہارا ہوگئے۔اوران کے سروں سے سایہ چھن گیا۔

حضرت پیر صاحب علیہ الرحمہ میں بہت سی خوبیاں تھیں ۔جسے لوگ ہمیشہ یادکرکے ذکرخیر کرتے رہیں گے۔

حضرت علیہ الرحمہ کی زندگی کا عظیم کارنامہ اورسرمایہ جامعہ فاطمۃ الزہراء ہے جس ادارہ سے قوم کی سیکڑوں بچیاں دینی تعلیم وتربیت سے آراستہ ہوکردینی خدمات انجام دے رہی ہیں۔یقیناً یہ جامعہ حضرت قبلہ کے لئے صدقۂ جاریہ ہے۔ یہ مریدین ومتوسلین کی بڑی اہم ذمہ داری ہے کہ اس ادارہ کیپر موڑ پر مدد کرکے اپنے پیراورمحسن کی روح کوخوش کرکے فیوض وبرکات سے مالامال ہوں۔اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے صدقہ میں پیرمختار احمد صاحب کے درجات کو بلند فرمائے۔اوراہل وعیال نیز اہل خاندان کو صبر جمیل عطافرمائے۔ بالخصوص صاحبزادہ بابومسعود احمد سلمہٗ کوآلام روزگار سے محفوظ و مامون فرمائے!۔ ع

جگا رہی ہے نصیبے تمہارے در کی خاک
تمہارے عشق کو حاصل نبی کی نسبت ہے
تمہاری باتیں ابھی گونجتی ہیں کانوں میں
ہماری آنکھوں میں اب بھی تمہاری صورت ہے

بارگاہ مختارالاولیاء میں خراج عقیدت

ہم بارگاہ مختارالاولیاء میں خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ادارہ ''اسلامی آواز'' کواس عظیم نمبر کی اشاعت پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اوردعا کرتے ہیں کہ خداوند قدوس حضومختارالاولیاء کے روحانی فیوض وبرکات سے ہم کو اور ہمارے اہل وعیال کو مالامال فرمائے!

مولانا **ندیم احمدفیضی یارعلوی**
پرنسپل جامعہ فاطمۃ الزہراءنسواں اسکول،اٹوابازار ضلع سدھارتھ نگر

اور جب دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف کی تاریخ میں پہلی بار انسانی سروں کا سیلاب امڈا

٭٭٭علامہ محمد وارث جمال قادری یارعلوی صدر آل انڈیا تبلیغ سیرت ممبئی

نبیرۂ شعیب الاولیاء وشہزادۂ مظہر شعیب الاولیاء حضرت اقدس بابرکت پیرطریقت مولانا الحاج الشاہ محمد مختاراحمد رضا علوی سجادہ نشین خانقاہ فیض الرسول وناظم اعلیٰ دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف سدھارتھ نگر یوپی وبانی وسربراہ جامعہ فاطمۃ الزہراء (نسواں) اٹوا بازار ضلع سدھارتھ نگر یوپی نے محرم الحرام ۱۴۳۹ھ مطابق ۱۲/اکتوبر کی شب ،شب جمعہ مبارکہ میں ۱۰/بجکر ۲۰/منٹ پر داعی اجل کو لبیک کہا۔اور ۲۲/محرم بعد نماز عصر اپنے والدگرامی ومرشد بیعت واجازت وخلافت حضور مظہر شعیب الاولیاء حضرت مولانا صوفی محمد صدیق احمد قادری چشتی ضیائی سابق صاحب سجادہ ومتولی خانقاہ فیض الرسول وناظم اعلیٰ دارالعلوم فیض الرسول کے پہلو میں آسودہ خاک ہوئے۔

ع پہونچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا

ان کی نماز جنازہ میں شرکت کیلئے ہر چہار جانب سے انسانی سروں کا سیلاب امڈ پڑا۔تاحدِ نگاہ صرف انسان ہی انسان! فیض الرسول کی وسیع وعریض میدان اتنا تنگ پڑ گیا کہ ہزارہا ہزار لوگ جو صرف نماز جنازہ میں شرکت کیلئے آئے تھے وقت پر پہونچنے کے باجود وہ شرکت سے محروم رہ گئے ۔ اللہ اکبر! اتنی کم عمری میں اتنی عوامی مقبولیت ماضی قریب میں استاذ العلماء بحرالعلوم حضرت علامہ مفتی عبدالمنان اعظمی مبارکپوری (صاحب فتاوٰی بحرالعلوم) ،اشرف العلماء حضرت علامہ سید حامد اشرف اشرف جیلانی بانی وشیخ الحدیث دارالعلوم محمدیہ ممبئی ،یادگار سلف خطیب البراہین حضرت علامہ مفتی نظام الدین صاحب امرڈوبھا ضلع بستی،اورحضرت اقدس سید حسنین میاں نظمی قادری برکاتی مارہروی ابن سید العلماء حضرت سید آل مصطفیٰ قادری برکاتی مارہروی کے علاوہ اتنا بڑا اژدھام کسی اور کے جنازے میں نظر نہیں آیا۔ اور یہ کتنا بابرکت اور چونکادینے والا اتفاق ہے کہ حقیقی دادا حضور شعیب الاولیاء بانی فیض الرسول کا وصال بھی محرم الحرام کی ۲۲/ ویں شب شب جمعہ میں ہوا ایک بجکر ۳۸/منٹ پر اور تدفین بعد نماز جمعہ اوران کے سگے پوتے اوران کی خانقاہ معلیٰ کے حقیقی سجادہ نشین حضرت مولانا مختاراحمد رضا علوی کا وصال پرملال بھی ماہ شہادت کی اکیسویں شب،شب جمعہ دس بجکر ۲۰/منٹ پر اور تدفین بروز جمعہ،بعد نماز جمعہ عمل میں آئی۔

چشم دیدلوگوں کا بیان ہے کہ نماز جنازہ میں شرکت کرنے والوں کا اتنا بڑا ازدہام تھا کہ دارالعلوم فیض الرسول کی اتنی بڑی فیلڈ بہت تنگ ہوگئی۔اس کے باوجود نماز جنازہ میں شرکت کرنے والوں کا ریلا تھا کہ رکتا ہی نہیں تھا،ہزاروں کی تعداد تو نماز جنازہ کے وقت کنفیوزن میں پڑ گئی کہ نماز جنازہ بعد نماز مغرب ہوگی ،مغرب کے بعد جب انہیں معلوم ہوا کہ جنازے کی نماز تو ہوگئی تو ہزار ہا لوگ

مایوس ہوکرالٹے پاؤں اسی وقت افسوس کرتے ہوئے واپس ہوگئے۔بے شک وہ اپنے پیچھے ایک بھراپڑاخانوادہ چھوڑکر گئے ہیں۔'
حضورمجاہدملت کی تنظیم آل انڈیاتبلیغ سیرت ان کے پسماندگان کے غم میں برابرکی شریک اور ہرایک سے اپنادلی تعزیت پیش کرتی ہے۔اس عظیم سانحہ پراللہ عزوجل انہیں صبرجمیل عطافرمائے!مولیٰ عزوجل اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ مرحوم کواپنی جواررحمت میں جگہ عنایت فرمائے!اوران کی پاک روح کواعلیٰ علّیین میں بلندمقام عطافرمائے!آمین

موت تواس کی ہے جس کازمانہ کرے افسوس
ورنہ ہرایک یہاں آیا ہے مرنے کے لئے

شریک غم وسوگوار: محمدوارث جمال قادری یارعلوی صدرآل انڈیاتبلیغ سیرت ممبئی وارکان

جامعہ اسلامیہ احسن البرکات (نسواں کالج)

نزدبس پارک تولہوانیپال

''جامعہ اسلامیہ احسن البرکات''نسواں کالج کاقیام ۲۰۰۵ء میں عمل میں آیا۔مسلمانان اہلسنت کے تعاون اورجواں سال محرک وفعال شخصیت حضرت علامہ نومحمدخالدمصباحی کے شب وروزکی محنت ومشقت سے شاہراہ ترقی پرگامزن ہے۔ملک نیپال کاایک مشہورومعروف منفرداہل سنت کانسواں ادارہ ہے،جہاں فی الحال 125/بچیاں ہاسٹل میں رہ کرزیرتعلیم ہیں۔جن کے خوردونوش نیزعلاج ومعالجہ کاجامعہ خودکفیل ہے۔ لہٰذا!ہمدردان قوم وملت سے گذارش ہے کہ اپنی زکوٰۃ وعطیات اورصدقات سے جامعہ کی امدادفرمائیں۔''

مولانا عبدالسمیع برکاتی : پرنسپل ادارہ ہٰذا 00977- 9821430102

ہم ادارہ اسلامی آوازکوفقیدالمثال'**مختارالاولیاء نمبر**''نکالنے پرمبارکبادپیش کرتے ہیں۔اورقائداہلسنت مفکرملت علامہ الحاج عبداللہ عارف صدیقی کے اس حسین اقدام پردل سے دعاکرتے ہیں کہ اللہ انہیں صحت وسلامتی عطافرماکردین وسنیت کی خدمات کی توفیق عطافرمائے!

علامہ **نورمحمدخالد مصباحی برکاتی** صدراعلیٰ وارکان

جامعہ اسلامیہ احسن البرکات،نزدبس پارک تولہواکپلوستونیپال

00977-9811190536

پیکر حسن واخلاق مختار الاولیاء

مفتی شمس القمر فیضی خادم الافتاء والتدریس دارالعلوم بہار شاہ فیض آباد یوپی

مسلماً حامداً ومصلیاً

خدا کی زمین پر ابتداء آزمائش سے لے کر آج تک نہ جانے کتنے لوگ آئے اور چلے گئے ۔لیکن اس دنیا نے کسی کو یاد نہ رکھا۔البتہ! ایسی نابغۂ روزگار ہستیاں ہیں جنہیں صبح قیامت تک یاد کیا جاتا رہے گا۔ انسان کے یاد کئے جانے کی جہاں کہیں بہت ساری وجہیں ہیں انہیں میں سے انسان کا حسن خلق بھی ایک وجہ ہے ۔مجمع محاسن کثیرہ ،جان شعیب الاولیاء ومظہر شعیب الاولیاء ،پیر طریقت علامہ الشاہ مختار احمد رضا علوی علیہ الرحمہ براؤں شریف ۔جو میرے دیرینہ رفیق کے ساتھ مجھ پر نہایت شفیق تھے۔ آج میں ان کے اخلاق حسنہ کے عنوان سے چند باتیں معروض میں تحریر میں لانے کی کوشش کروں گا ۔حدیث پاک میں ہے''**عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اكمل المؤمن ايمانا احسنهم خلقاً**(ابوداؤد شریف)

کامل مومن وہی ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں۔ اورابوداؤد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے''**عن النبی صلی الله عليه وسلم قال ان اثقل شيئی الوضع فی ميزان المومن يوم القيٰمة خلق حسن وان الله ينغض الفاحش البذی** (مشکوۃ شریف ص ۴۳۱ رواہ الترمذی)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نے فرمایا کہ قیامت کے دن مومن کے ترازو میں جو سب وزنی چیز ہوگی وہ خلق حسن ،اچھی عادت ہے،اوراللہ تعالیٰ فاحش بے حیاء شخص سے ناراض ہوتا ہے۔''

حضرت پیر مختار صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کے ساتھ ۱۹۸۶ء سے لیکر ۱۹۹۰ء تک مادر علمی دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف کے پر بہار فضاؤں میں زمانۂ طالب علمی کا دور بہت خوشگوار گذرا۔علمی ذوق وشغف جس طالب علم کے اندر نہیں نظر آتا خاندانی شرافت ولگاؤ کے تحت اس پر خصوصی توجہ ہوتی ،اور اس پر نہایت مہربان ہوتے ۔علماء نوازی میں شعیب الاولیاء اور مظہر شعیب الاولیاء کے مظہر تھے۔کبھی بھی ملاقات کے بعد خالی ہاتھ کسی بھی عالم کو واپس نہیں کرتے تھے۔جان مظہر شعیب الاولیاء کے اندر بھی کچھ یہی جذبہ بارہا دیکھنے کو ملا۔حضور خلیفہ صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کے اوراد وظائف ومعمولات کو حتی المقدور اپنانے کی کوشش کرتے۔حضرت پیر مختار صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کے اچھے اخلاق کی ایک نظیر میں آپ بیتی تحریر کررہا ہوں۔

وہ یہ ہے کہ''۲۰۰۳ء میں جب گجرات کا فساد ہوا تو ان دنوں میں ناچیز دارالعلوم نور محمدی بھاؤ نگر گجرات میں تدریسی خدمات پر مامور تھا۔آئے دن گجرات کے حالات خراب ہوتے جارہے تھے دریں اثناء مادر علمی فیض الرسول اور بارگاہ شعیب الاولیاء میں حاضری کی غرض سے حاضر ہوا،خانقاہ فیض الرسول میں پڑی ہوئی لمبی بینچ پر جان مظہر شعیب الاولیاء حضرت پیر مختار احمد صاحب قبلہ علوی اپنے چند ہم نشینوں کے ساتھ تشریف فرما تھے،اسی میں

میرا بھی اضافہ ہوگیا۔ مجھے دیکھتے ہی اٹھ کھڑے ہوئے اور معانقہ کے بعد مدھر بھرے آواز اور محبت بھرے انداز میں میری خیرت پوچھی، اور میں بھی کچھ نہ چھوڑا دکھ کا مارا گجرات فساد کی وجہ سے دل برداشتہ ہو چکا تھا، ساری بات وسارا ماجرا سناتے ہوئے بھاؤ نگر نہ جانے کا ذکر کردیا۔ بس کیا تھا کہ فوراً اپنا لیٹر پیڈ اور قلم منگایا اور دارالعلوم اہل سنت انصار العلوم دھسوا ابلرام پور میں بحیثیت شیخ الحدیث اور کار افتاء سنبھالنے کی ذمہ داری سونپ دی۔ اور مجھ سے کہا کہ آج ہی گجرات فون کر کے اپنا زبانی استعفیٰ پیش کردو۔ یہی تحریر بھیج دینا۔ اور بہت ساری دعاؤں سے نوازا۔ حلقۂ ارادت کے دورے پر جب کبھی فیض آباد ،زمرد گنج، بھدرسہ تشریف لاتے تو فون کر کے اپنائیت کا اظہار کرتے، بسا اوقات ہمارے ادارہ تک اپنے قدوم میمنت لزوم سے مشرف فرماتے۔ اور کبھی حکم فرماتے تو ہم خود حاضر ہوتے۔ یہ سب ان کے محاسن اور اخلاق کریمانہ کا کرشمہ تھا کہ خلق خدا ان کی طرف کھنچی چلی جارہی تھی۔ اور کیوں نہ ہو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے'' **الخلق عیال اللہ فاحب الخلق الی اللہ من احسن الیٰ عیالہ** ''خلق اللہ کی پروردہ ہے، تو مخلوق میں اللہ کو بہت پیارا وہ ہے جو اللہ کے پروردوں سے اچھا سلوک کرے۔ اس میں ہے'' **المؤمن مألف ولوفیر فیمن لایألف ولایؤلف**'' مومن گہوارۂ الفت ہے۔ اس میں خیر نہیں جو الفت نہ کرے اور نہ اس سے الفت کی جاوے۔'' یعنی مسلمانوں سے وہ متنفر ہو اور مسلمان اس سے متنفر ہوں ایسا شخص نور ایمان سے محروم ہے۔

حضرت پیر صاحب کی حیات مستعار خانقاہ فیض الرسول کیلئے گراں قدر سرمایہ بھی لیکن قضا وقدر کے مالک کو وہی منظور تھا جس کے لئے قرآن نے فرمایا'' **اذاجاء اجلھم لاتستأخرون ساعةً ولایستقدمون** ''جب موت کا وقت آگیا تو ایک لمحہ ادھر نہ ایک لمحہ اُدھر ہوسکتا ہے۔ حضرت پیر صاحب کا آخری وقت قابل رشک ہے۔ شب جمعہ موت کا ووقت، اور جمعہ کا دن دفن ہونے کا وقت، وہ بھی وقت عصر اور بعد نماز عصر۔ جس کے سلسلہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے'' مامن مسلمٍ یموت یوم الجمعة اولیلة الجمعة لا وقاة اللہ فتنفة القبر'' (ترمذی شریف) ایسا کوئی مسلمان نہین کہ جو جمعہ کے دن، جمعہ کی رات فوت ہو، مگر اسے اللہ عذاب قبر سے محفوظ رکھتا ہے۔ یعنی جمعہ کی شب یا جمعہ کے دن مرنے والے مومن سے نہ حساب قبر نہ عذاب قبر ہوگا۔ کیونکہ اس دن کی موت شہادت کی موت ہے۔ اور شہید حساب وعذاب سے محفوظ ہے۔ وہ قیامت کے دن رب تعالیٰ سے اس طرح ملے گا کہ اس کے ذمہ کو حساب نہ ہوگا، اور وہ ایسے آئے گا کہ اس کے ساتھ گواہ ہوں گے، اور اس کے چہرہ پر نورانی مہر ہوگی۔ (از رأة)

جمعہ کی وجہ تسمیہ :

جمعہ کا نام جمعہ اس لئے رکھا گیا کہ اس دن تمام مخلوقات وجود میں مجتمع ہوئی کہ تکمیل خلق اسی دن ہوئی۔ نیز آدم علیہ السلام کی مٹی اسی دن جمع ہوئی، اور اسی دن میں لوگ نماز جمعہ جمع ہوکر ادا کرتے ہیں۔ ان وجوہ سے جمعہ کو جمعہ کہتے ہیں۔ اسلام سے پہلے اہل عرب اسے عروبہ کہتے تھے۔ ان کے یہاں ہفتہ کے نام اس طرح تھے۔

(۱) اول (۲) اہون (۳) جبار (۴) دبار (۵) مونس (۶) عروبہ (۷) شہباء۔

جمعہ کے نام کے بارے میں نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ کس وجہ سے اس دن کا نام جمعہ رکھا گیا تو

تو آقا نے فرمایا ''لانّ فیھا وطبغت طینة ابیك آدم وفیھا الصعقة والبعثة وفیھا البطشة وفی آخر ثلث ساعات منھا ساعة من دعا الله فیھا استجیب له '' یعنی تمہارے باپ آدم علیہ السلام کی مٹی جمع کی گئی۔ اسی میں ہوشی ہے اور راٹھنا ہے۔ اسی میں پکڑ ہے۔ اور اس کی آخری تین گھڑیوں میں ایسی گھڑی ہے کہ جو دعا اس میں مانگے قبول ہو۔

جمعہ اوروقت عصر: جمعہ کے دن اور عصر کے وقت کے بارے میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''التبسو الساعة التی ترجی فی یوم الجمعة بعد العصر الی غیوبة الشمس '' ڈھونڈھو وہ ساعت جس کی جمعہ کے دن امید کی جاتی ہے وہ عصر کے بعد سے آفتاب ڈوبنے تک ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار نے فرمایا'' یوم موعود قیامت کا دن۔ اور یوم مشہور عرفہ کا دن ہے ،اور یوم شاہد جمعہ کا دن ہے۔ جمعہ کے دن سے بہتر آفتاب کسی دن پر طلوع نہیں ہوتا۔ اس میں ایک ایسی ساعت ہے جس میں کوئی مومن اللہ سے جب دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمالیتا ہے۔ اور پناہ مانگتا ہے تو وہ اسے پناہ دیتا ہے۔

انسان کی سب سے اہم خوش قسمتی یہ ہے کہ جس جگہ وہ قیام پذیر ہوتو اس کے پڑوسی نیک اور اچھے ہوں ،حکم بھی یہی ہے کہ گھر بنانے سے پہلے پڑوسی دیکھ لو کہ کون ہیں۔ سبحان اللہ حضرت پیر مختار صاحب کے صبح قیامت تک کے پڑوسی کا کیا کہنا۔ ع

سعدین کا قران سے پہلوئے یار میں

بائیں پہلو میں ولیٔ کامل حضرت بابو میاں علیہ الرحمہ اور دائیں پہلو میں صدیق الاولیاء حضرت خلیفہ صاحب علیہ الرحمہ۔

بہر حال کل ملا کر یہ کہا جاسکتا ہے کہ حضرت پیر مختار کو اللہ تعالیٰ نے وہ بلند مقام عنایت فرمایا جو پوری مسلم قوم کیلئے قابل رشک ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''ادفنوموتنا کسروسط قوم صالحین فان المیت یتأذی بجار السؤ کما یتاذی الحی بجار السو '' مردوں کو صالحین کے درمیان دفن کرو۔ اس لئے کہ میت برے ہمسائے سے ایذا پاتا ہے۔ جیسے زندہ انسان زندہ ہمسایہ سے ایذا پاتا ہے (روح البیان)

اور جہاں تک میں سمجھتا ہوں وہ یہ کہ حضرت کو یہ رتبہ آپ کے بلند حسن اخلاق وحسن کردار کی بنیاد پر ملا۔ کیونکہ انسان حسن اخلاق سے محبوبیت کی منزل حاصل کر لیتا ہے ۔اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن وہ شخص مجھے پیارا اور میرے دربار میں مجھ سے قریب تر ہوگا جس کے اخلاق اچھے ہوں گے (ترمذی)

معلوم ہوا کہ انسان کا اچھا کردار اس کو بلند بنادیتا ہے۔ علم پہاڑ کے بعد تقویٰ کے تاڑ پر ہو۔ وہ اپنی جگہ۔ مگر حسن اخلاق ایسی خوبی ہے کہ اس کے بغیر وہ ادھورا اور ناقص تصور کیا جاتا ہے۔''

ابر رحمت ان کے مرقد پر گہر باری کرے
حشر تک شان کریمی ناز برداری کرے

☆☆☆

ابر رحمت ان کے مرقد پر گہر باری کرے

مولانا **صاحب علی یار علوی** ایڈیٹر امام احمد رضا میگزین و پرنسپل دارالعلوم امام احمد رضا بند یشر پور سدھارتھ نگر

اللہ رب العزت نے اس روئے زمین پر بے شمار انسانوں کو پیدا کیا، اور یہ تسلسل تا قیامت قائم رہے گا۔ خالق کائنات نے انسان کی رشد وہدایت کی خاطر انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کو مبعوث فرمایا۔ آخری نبی ہمارے آقا رحمۃ اللعالمین، طٰہٰ ویٰسین، مراد المشتاقین، سید الثقلین، نبی الحرمین، امام القبلتین حضور پر نور، شافع یوم النشور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اب کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔ یعنی دروازۂ نبوت مقفل کر دیا گیا ہے۔ اب انسانوں کو راہ راست پر لانے کیلئے، ان کی فلاح وکامرانی کیلئے، رشد وہدایت کے لئے، بد عقیدگی اور گمراہیت سے بچانے کیلئے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے علماء اور اولیاء ہونگے۔ یہی مقدس جماعت نائبین انبیاء بن کر یہ فرائض انجام دیں گے۔

الحمدللہ! دنیا کے تمام گوشے میں جہاں بھی انسان بستے ہیں یہ مقدس جماعت اصلاح امت کیلئے ہمہ وقت سرگرم عمل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مذہب اسلام روز بروز فروغ پا رہا ہے۔ اعدائے اسلام تمام تر ناپاک سازشوں وکاوشوں کے باوجود یہ دین اپنی تمام تر خوبیوں، کمالات کے ساتھ آج بھی موجود ہے۔ اور انشاء اللہ قائم رہے گا۔

ع اسلام وہ پودہ ہے کاٹو تو ہرا ہوگا

اسی نائبین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلے کی ایک کڑی حضور شعیب الاولیاء الشاہ مولانا محمد یار علی لقدرضی المولیٰ عنہٗ ہیں۔ جن کی ذات والا صفات کل بھی اور آج بھی خلق خدا کے لئے رحمت و برکت، فلاح دینوی ونجات اخروی ہے۔ حضور شعیب الاولیاء شیخ المشائخ علیہ الرحمہ نے براؤں شریف ضلع سدھارتھ نگر یو پی کی سرزمین پر اک اسلامی قلعہ قائم کیا، جسے عالم اسلام فیض الرسول کے نام سے جانتا ہے۔ جہاں سے ہر سال وقت کے جلیل القدر علماء فارغ ہو کر ملک وبیرون ملک اشاعت دین وسنیت کر رہے ہیں۔ جس کا احساس پوری ملت مسلمہ کو ہے۔ ع

نازش ہندوستاں کیوں نہ ہو فیض الرسول
اسکی رکھے تھے بنا حضرت شعیب الاولیاء

حضور شعیب الاولیاء نے اپنے نگاہ ناز سے خانوادے کے تمام افراد کو اس لائق بنایا کہ نسلاً بعد نسلٍ دارالعلوم فیض الرسول خدمات دین وسنیت کے لئے کوشاں ہیں۔ اور اپنی پوری زندگی اسلام وسنیت کی اشاعت کے لئے وقف فرما دیا ہے۔ آپ کے فرزند حضور مظہر شعیب الاولیاء حضرت مولانا صوفی محمد صدیق احمد علیہ الرحمہ عرف خلیفہ صاحب قبلہ نے اپنی پوری زندگی خدمت دین کیلئے وقف فرما دی تھی۔

ع زندگی تھی وقف جنکی خدمت دیں کیلئے
ایسے مرشد بے ریا تھے حضرت صدیق شاہ

حضور خلیفہ صاحب قبلہ کے فرزند ارجمند مختار الاولیاء مرشد کامل حضرت علامہ مولانا الحاج الشاہ محمد مختار احمد رضا علوی چشتی قادری سابق سجادہ نشین خانقاہ یار علویہ براؤں شریف، جن کی مکمل تعلیم درالعلوم فیض الرسول براؤں شریف میں ہوئی، تربیت خانقاہ فیض الرسول اور حضور خلیفہ صاحب

علیہ الرحمہ کی نگرانی میں اوراساتذۂ فیض الرسول کے ذریعہ ہوئی۔ حضور مظہر شعیب الاولیاء نے انہیں اپنا جانشین بنایا، اورتمام سلاسل کی خلافت جوانہیں حضور شعیب الاولیاء اور دیگر خانقاہوں کے مشائخ سے ملی تھی حضور مظہر شعیب الاولیاء نے ساری امانتیں اپنے فرزند عزیز حضور مختارالاولیاء کوعطا فرما کر خانقاہ کی روایت کر برقرار رکھنے کی وصیت ونصیحت فرما کر اس دارفانی سے رحلت فرما گئے۔

حضور مختارالاولیاء نے خانقاہ کے امانتوں کے امین بن کر مذہب اسلام کی خدمت اشاعت دین وسنیت کرتے رہے۔ وہ سارے معمولات جوخانقاہ فیض الرسول ہیں اس کوبخوبی انجام دیتے رہے۔ رفتہ رفتہ حضور مظہر شعیب الاولیاء کی پاکیزہ خصائل کے حامل ہونے لگے۔ جوبھی دیکھتا یہی کہتا کہ پیرصاحب میں خلیفہ صاحب کا عکس جھلکتا ہے۔ حضور مختارالاولیاء کے اخلاق وفیاضی سے ہر شخص متأثر تھا۔ حضور مختارالاولیاء عرس مظہر شعیب الاولیاء جو ہرسال ۱۸/ رجب المرجب کوآپ کے نگرانی وسرپرستی میں منعقد ہوتا تھا، ۱۴۳۸ھ میں عرس مظہر شعیب الاولیاء کے موقع پر رات کے ۱۰/بج رہے تھے، ممبر علماء وشعراء وخطباء سے پرتھا، سمندر کی طرح ٹھاٹھیں مارتا ہوا مجمع، عقیدتمندوں کا پرجوش ہجوم، اسی اثناء میں یارعلوی دولھا پوری جاہ وجلال کے ساتھ مریدوں کے جھرمٹ میں منبررسول کی طرف تشریف لا رہے تھے، نعرۂ تکبیر ورسالت وپیرصاحب زندہ باد، خانقاہ فیض الرسول زندہ باد کی مقدس صدائیں بلند ہورہی تھی، اہل اسٹیج وسامعین اس یارعلوی دولھا کے استقبال کیلئے کھڑے ہوگئے، پیرصاحب رونق افروز ہوئے، عقیدتمندوں کے علاوہ سیاسی وسماجی شخصیات بھی موجودتھیں اور برقی وطبعی ذرائع ابلاغ کے افراد بھی (میڈیا) موجود تھے۔ حضور پیرصاحب انٹرویو دینے کیلئے آگے بڑھے، پہلے سے کچھ طے نہیں تھا کہ کیا سوالات ہونگے۔ راقم الحروف اسٹیج پر حضور پیرصاحب کے بالکل قریب بیٹھا تھا، اس سے پہلے میں نے پیرصاحب سے نہ کبھی تقریر سنی تھی اور نہ ہی انٹرویو کے بارے میں کبھی سنا تھا۔ جب میڈیا والے سوال کرنے لگے تو حضور مختارالاولیاء ہرسوال کا جواب ایسا دے رہے تھے جیسے کئی بار اس سوال کا جواب دے چکے ہوں۔ حالات حاضرہ کے تناظر میں اسلام اوراہل اسلام کے موقف کومثبت انداز میں واضح فرما کر حضور شعیب الاولیاء اورمظہر شعیب الاولیاء اورفیض الرسول وخانقاہ فیض الرسول کے تعلق سے ایسا جواب دے رہے تھے کہ اسٹیج کے سارے علماء محوحیرت، اوراس جرأت مندانہ جواب کوسن کرعش عش کررہے تھے۔ اورسامعین زوردارنعروں سے ہرجواب کا استقبال کررہے تھے۔ اخیر میں میڈیا والے پیرصاحب کی قدم بوسی کرکے یہ کہا کہ ''بہت کم ایسا دیکھنے کو ملتا ہے کہ اک شخص دینی ودنیاوی ہرطرح کے سوالات کا جواب دے کرہم سب کومطمئن کردیا۔ ہم سب آپ کے شکرگزار ہیں''۔ یقیناً حضور خلیفہ صاحب کا انتخاب حضور مختارالاولیاء کی شکل میں سب کے لئے باعث رحمت وبرکت تھی۔ ہم نے اس وقت یہ عزم مصمم کیا کہ حضور مختارالاولیاء کا انٹرویو تفصیل کے ساتھ اپنے میگزین سہ ماہی ''امام احمد رضا'' بندیشرپور کے لئے عید کے بعد پیرصاحب سے مل کر پیش کروں گا۔ لیکن اللہ رب العزت کو کچھ اور ہی منظور تھا اس لئے ایسا نہ ہو پایا۔ آپ تمام عقیدتمندوں، اور پورے خاندان کو روتا بلکتا چھوڑ کر اس دارفانی سے درابقا کی طرف کوچ کر گئے۔''

ابر رحمت ان کی مرقد پر گہر باری کرے
حشر تک شان کریمی ناز برداری کرے

خطیب ہندونیپال فخر صحافت حضرت علامہ الحاج عبداللہ عارف صدیقی صاحب نے فرمایا کہ حضور پیر صاحب پر اسلامی آواز کے خصوصی شمارہ ''مختار الاولیاء نمبر'' عرس چہلم کے موقعہ پر نکال رہا ہوں ۔تو میں نے فوراً کہا کہ'' حضرت بزرگوں کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کرنے کا اس سے بہتر طریقہ اور کیا ہوسکتا ہے؟''۔

بے سر سامانی کے عالم میں خصوصی شمارے کا منظر عام پر لانا جوئے شیر کے مترادف ہے ۔ یہ احساس انہیں بخوبی وہوگا جو اس میدان کے سپاہی ہیں۔ یقیناً یہ آپ کا قلمی کارنامہ دوسروں کیلئے لائق تقلید وعمل ہے۔اس سے پہلے بھی علامہ عارف'' اسلامی آواز'' کا خصوصی شمارہ ۲۰۰۲ء میں'' شعیب الاولیاء نمبر'' کی شکل میں منظر عام پر لاکر خراج تحسین حاصل کر چکے ہیں۔اور تحریر کے ذریعہ بزرگوں کی حیات وخدمات کو پہونچانا بہتر ہے۔اس لئے کہ تقاریر ہواؤں میں تحلیل ہوکے رہ جاتی ہیں،تحریریں بطور سند ہمیشہ کیلئے محفوظ ہوجاتی ہیں۔'

اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اس خصوصی شمارہ کو اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں قبول فرمائے! اور فیضان حضور شعیب الاولیاء ،مظہر شعیب الاولیاء،مختار الاولیاء عام وتام فرمائے! ۔ آمین یارب العالمین۔ ☆☆☆

(اظہار تعزیت)

آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ

یہ حقیقت ہے کہ موت سب کو آنی ہے اس کا جو وقت مقرر ہے اس وقت پر آنی ہے۔اس میں کسی کا اختلاف نہیں،لیکن کچھ افراد کی موتیں ایسی ہوتی ہیں جس سے ایک دو نہیں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں لوگ متأثر ہوتے ہیں۔ان کے چہروں پر حزن وملال کے آثار طاری ہوجاتے ہیں ۔ایسے شخص کی موت تنہا ایک فرد کی نہیں بلکہ ایک عالم کی موت ہوتی ہے۔

پیر طریقت الحاج محمد مختار رضا علوی علیہ الرحمہ کی وفات بھی ایسی وفات ہے جس کی وفات سے آج پورا چمن سونا سونا ہے۔گلشن میں کلیاں مرجھا گئی ہیں،اورغنچوں نے مسکرانا چھوڑ دیا میں نہایت وثوق سے کہتا ہوں کہ آپ کی شخصیت ہر طرح کے ریا وحسد سے پاک تھی۔ایک ہموار اور متوازن شخصیت کا نام پیر طریقت الحاج محمد مختار احمد رضا علوی علیہ الرحمہ ہے۔حضرت کی شخصیت ایک کمالاتی شخصیت تھی۔

آل انڈیا علماء مشائخ بورڈ پیر صاحب کے سانحۂ ارتحال پر خانقاہ فیض الرسول کے غم میں برابر کا شریک ہے۔

اللہ رب العزت اپنے حبیب کے طفیل میں پیر صاحب کے درجات کو بلند فرمائے! اوران کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے! آمین

شریک غم

آل رسول احمد الاشرفی
قادری،آل انڈیا علماء
ومشائخ بورڈ لکھنؤ

ماسٹر محمد شمیم اشرفی قریشی
پروآنچل کنوینر آل انڈیا
علماء ومشائخ بورڈ

8009307035
E-mail: aalerasoolahmad@gmail.com

آہ! پیر مختار رضا قادری، ہم سے رخصت ہو گئے

٭٭٭ حضرت علامہ الحاج **سید غلام غوث علوی الهاشمی** سربراہ اعلیٰ دارالعلوم مسکینیہ دھوراجی گجرات

فیضان شعیب الاولیاء، مختار الاولیاء حضرت علامہ الحاج الشاہ محمد مختار احمد رضا علوی چشتی قادری علیہ الرحمہ بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ خاندان والوں سے بڑی محبت فرماتے تھے۔ ہر چھوٹے بڑے سے ملتے اور گھر گھر جا کر سب سے ملتے، اور سب کی خیریت دریافت فرماتے، بڑی ہی منکسر المزاج اور خلیق تھے۔ خاندان والے جب بھی ملتے تو آپ ہر چھوٹے بڑے کا سب کے سامنے تعارف کراتے، آپ کے اخلاق کو دیکھ کر خاندان کے افراد آپ سے بے حد پیار فرماتے تھے۔ ذہن میں بڑے باپ کے بیٹے ہونے کے ناطے کوئی بڑائی نہیں تھی، تکبر و غرور سے کوسوں دور تھے۔

جب حضور مظہر شعیب الاولیاء نے گجرات کا دورہ فرمایا دو پہر کو دارالعلوم مسکینیہ دھوراجی میں تشریف لائے۔ ایک صاحب کے یہاں دعوت تھی، آپ پر غشی طاری ہوئی، نماز ظہر کا وقت ہوا، بے ہوشی ختم ہوئی اور آپ نے نماز ظہر ادا فرمائی، پھر بے ہوشی طاری ہوئی اور جب نماز عصر کا وقت ہوا خود بخود آنکھ کھل گئی، اور نماز عصر جماعت کے ساتھ ادا فرمانے کے بعد پھر بے ہوشی طاری ہوگئی، اور جب نماز مغرب کا وقت ہوا تھوڑی دیر کے بعد آنکھ کھولیں اور نماز مغرب ادا فرمائی۔ اسی دن حضرت مولانا شاکر علی نوری امیر سنی دعوت اسلامی کے والد کا چہلم تھا، ان کی خواہش تھی کہ حضرت تشریف لائیں اور دعا فرمادیں۔ اس بیماری کے عالم میں کہاں ممکن تھا۔ سب پروگرام پہ چلے گئے، دیکھا کہ رات کے آخری حصے میں حضور مظہر شعیب الاولیاء اپنے چند مریدوں کے ساتھ اسٹیج پر تشریف لائے، اور دعا فرمائی۔

لاکھ منع کرنے کے باوجود حضور مظہر شعیب الاولیاء جونا گڑھ کیلئے تیار ہوئے اور رخت سفر باندھا، جونا گڑھ کی دعوت قبول کر چکے تھے، مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کے خلیفہ نور محمد عارفائی (جونا گڑھ) کے یہاں تشریف لے گئے، اور مسجد کے حجرہ میں قیام ہوا، اور جب پروگرام شروع ہوا اور آپ منبر پر دعاء کیلئے تشریف لائے، اور ایسی ردّ وہابیت پر تقریر فرمائی کہ حضور شیر بیشۂ اہل سنت کی یاد تازہ ہوگئی۔ لوگوں کی زبان پر ایسا تھا کہ آج شیر بیشۂ اہل سنت تقریر فرما رہے ہیں۔ حضرت کی اس سے بڑی کرامت اور کیا ہوسکتی ہے؟ ۔ بے ہوشی کے عالم میں بھی نماز ظہر، عصر، مغرب کا ادا کرنا اور پھر ردّ وہابیت پر فصیح و بلیغ خطبہ دینا، میں نے اسی وقت یہ سوچ لیا تھا کہ حضرت سے مرید ہونا ہے۔ جب میں براؤں شریف پہونچا تو حضور مظہر شعیب الاولیاء سے مرید ہوگیا۔ اسی وقت حضور مظہر شعیب الاولیاء نے مجھ حقیر کو بلا خواہش وطلب کے خلافت واجازت سے سرفراز فرمایا۔ اور مزید براں اپنے فرزند و خلیفہ حضور مختار الاولیاء کا خلافت نامہ مجھ حقیر سے تحریر کروایا۔ یہ کرم نہیں تو کیا ہے؟۔

جواں سال عمر میں حضور مختار الاولیاء کا اس دار فانی سے کوچ کر جانا جہاں تمام خاندان والوں، وعقید تمندوں کیلئے باعث

رنج والم ہے، میرے لئے اورزیادہ صدمہ کا باعث ہے۔اس دکھ درد کی گھڑی میں مختارالاولیاء کے بچوں کے غم میں برابر کا شریک ہوں۔'

جب فخر صحافت وخطابت علامہ الحاج عبداللہ عارف صدیقی مرید خاص حضور مظہر شعیب الاولیاء نے مجھ سے فرمایا کہ میں عرس چہلم مختارالاولیاء کے موقعہ پر خصوصی شمارہ ''اسلامی آواز'' کی جانب سے ''مختارالاولیاء نمبر'' نکالنے جارہاہوں تب مجھے بے حد خوشی ہوئی، اور مولانا کو مبارکباد پیش کی۔یقیناً یہ شعیب الاولیاء، مظہر شعیب الاولیاء، مختارالاولیاء کا آپ پر یہ خصوصی فیضان ہے۔ جو اتنی جلدی آپ کام کرلے جارہے ہیں۔اور یہ نمبر جو منظر عام پر آرہاہے اس سے یقیناً آپ کا شعیب الاولیاء اور خاندان شعیب الاولیاء سے بین محبت کا ثبوت ہے۔اللہ رب العزت آپ کے صحافت وخطابت میں مزید پختگی عطا فرمائے! آمین۔

ہدیہ تبریک

پیر طریقت صاحبزادہ مظہر شعیب الاولیاء حضرت علامہ الحاج الشاہ محمد مختار احمد رضا علوی قادری چشتی علیہ الرحمہ کی پاک زندگی پر

سہ ماہی مجلّہ ''**اسلامی آواز**'' کی جانب سے

''**مختارالاولیاء نمبر**'' کی اشاعت پر ہم صدق دل سے مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

منجانب : مولانا الحاج برکت علی اشرفی

مہتمم جامعہ اشرفیہ ضیاءالاسلام بلسٹر سروجنی نگر سدھارتھ نگر یوپی

شعیب الاولیاء نمبر کی اشاعت پر مختارالاولیاء کی

یادگار تحریر

(شعیب الاولیاء نمبر کی اشاعت پر ۲۰۰۲ء فناء شعیب الاولیاء جان مظہر شعیب الاولیاء مختارالاولیاء حضرت علامہ الحاج الشاہ محمد مختار احمد رضا علوی قادری چشتی علیہ الرحمہ سابق سجادہ نشین خانقاہ فیض الرسول براؤں شریف وناظم اعلیٰ دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف کا حوصلہ افزاء مبارک پیغام جسے من وعن شائع کیا جارہاہے۔ایڈیٹر)

گرامی قدر مولانا عارف صدیقی صاحب

ایڈیٹر اسلامی آواز............ سلام ومسنون

یہ سن کر بہت خوشی ہوئی کہ آپ جد امجد حضور شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ کی حیات وخدمات پر خصوصی ضمیمہ شائع کرتے جارہے ہیں ۔ یہ آپ کی فکر وہمت کا ناقابل فراموش کارنامہ ہے ۔مولیٰ عزّ وجل اپنے حبیب کے صدقے آپ کے حوصلوں کو مزید تقویت عطا فرمائے! آمین

فقط محمد مختار احمد رضا علوی قادری چشتی

سجادہ نشین خانقاہ فیض الرسول وناظم اعلیٰ دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف

☆حضور مختار الاولیاء اور فکر و عمل☆

٭٭٭**محمد عباس الازہری** ریسرچ اسکالر الازہر یونیورسٹی قاہرہ مصر

فکر اور حرکت عمل کا متحمل شخص متحرک، فعال اور منصوبہ ساز انسان ہوتا ہے۔ وہ دنیا حقیقی اور اصلی نظام شریعت وطریقت سے متعارف کرانے کیلئے پوری جدوجہد کرتا ہے، روحانیت اور حقیقت پسندی کی عمارت کے ایک عرصے سے زمین بوس ہوجانے کے بعد اس کی تعمیر نو کرتا ہے، اپنی اقدار کی نئی توجیہہ پیش کرتا ہے، فکری اور عملی میدان میں ارادے اور منطق کے بڑی مہارت سے استعمال کرتا ہے، اور ہماری روح اور حقیقت کے لباس پر ہمارے مناسبِ حال، خوبصورت اور نئے نقش ونگار بناتا ہے۔

وہ فکر وشعور سے لیکر عملی زندگی کے ہر مرحلے میں نظام وضبط کا پابند، اور ہمیشہ تعمیری جذبے سے سرشار رہتا ہے، وہ الوہی حق کا ایسا حامی ہوتا ہے جو دلوں کو فتح کرنے اور مخالفین کو شکست دینے کے لئے مادی طاقت کا اتعمال کرنے کے بجائے روحانی پیشوا اور فکر وشعور کے معمار تیار کرتا ہے۔ وہ بغیر کسی اکتاہٹ کے اپنے اردگرد موجود لوگوں میں تعمیری جذبے کی روح پھونکتا اور اپنے مددگاروں کی بربادی کو آبادی میں تبدیل کرنے کی کی طرف رہنمائی کرتا رہتا ہے۔ وہ حق کا طرفدار اور شوق وشکر کے جذبے سے سرشار ہوتا ہے۔ وہ اپنے ارادے کو مشیت الٰہی کے مطابق بنا کر اپنے فقر کو غنا میں اور اپنی کمزوری کو طاقت میں تبدیل کر دیتا ہے۔ جب تک وہ طاقت کے ان سرچشموں کو کماحقہ اخلاص کے ساتھ استعمال کرتے ہوئے ان کے مالک کا وفادار رہتا ہے اس وقت تک کوئی بھی طاقت اسے مغلوب نہیں کرسکتی۔ بلکہ جس وقت بظاہر یوں لگتا ہے کہ اسے شکست ہوگئی ہے وہ فتح ونصرت کیلئے برسرپیکار کسی اور فوج کی قیادت کرتے ہوئے نظر آتا ہے۔ فکری، عملی انسان کا ظہور مختلف صورتوں میں ہوتا ہے۔

مثلاً کبھی وہ مخلص مرشد کامل، اور دعوت وتبلیغ کے میدان کا داعی مبلغ کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے، تو کبھی فکری پہلوؤں کے حامل تحریکی انسان کی صورت میں، کبھی وہ علم میں فنا ہوجاتا ہے تو کبھی تخلیقی صلاحیتوں کے مالک صاحب فن کی صورت میں جلوہ گر ہوتا ہے۔ بعض اوقات وہ سماجی کارکن کے روپ میں نظر آتا ہے، کبھی اس کی شخصیت میں۔ 'اوپر ذکر کردہ تمام اوصاف کی جھلک نظر آتی ہے۔ ماضی قریب میں ان میں سے کسی نہ کسی وصف کی حامل بہت سی عملی اور فکری شخصیات کا ظہور رہا۔ کسی کا فکری پہلو اس کے تحریکی پہلو سے زیادہ ممتاز ہوتا ہے، تو کوئی فکری اور تحریکی دونوں قسم کے اوصاف کا جامع ہوتا ہے۔ اور بعض کردار کے غازی ہوتے ہیں۔ لیکن ان کی فکری صلاحیتیں پوشیدہ ہوتی ہیں۔ علم وتربیت، شریعت وطریقت، دعوت وتبلیغ رشد وہدایت، فکر ونظر، فلاح وبہبود، رفاہ عامہ، مذہب ومسلک، ایمان وعقیدہ، سیاست وقیادت، درس وتدریس، خدمت خلق وغیرہ کے میدانوں میں روشنی پھیلانے والی اور پہاڑوں جیسی استقامت کی حامل ان شخصیات میں

مظہرشعیب الاولیاء مختارالاولیاء پیرطریقت رہبرشریعت حضرت علامہ الحاج الشاہ محمدمختاراحمدرضا علوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی شخصیت نمایاں اورسرفہرست ہے۔
آپ ایک عظیم رہنما، عظیم عارف، عظیم قائد، عظیم پیشوا تھے۔آپ عادات میں نظیف، مزاج کےلطیف، بیحدذہین ،معاملہ فہم، صاحب بصیرت اور ہمہ جہت شخصیت کے مالک باخبرانسان اورایک عظیم نابغۂ روزگارشخصیت کے مالک تھے۔ایک بلندپایہ عالم، عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم ،شمع اسلام کے پروانے اوردنیائے طریقت کے نیردرخشاں بھی تھے۔آپ جیسی شخصیتیں ملک اورقوم کا ہی نہیں انسانیت کا بھی عظیم تراثاثہ ہوتی ہیں۔
آپ نے تمام عمرجس دیانتداری جذبہ ہمدردی کے ساتھ کام کیاہے وہ بلاشبہ ایک مثال ہے۔ جس کی تقلید ہوناچاہئے۔
حضورمختارالاولیاء پہلی نظرمیں بظاہرایک عام اورسادہ سے انسان دکھائی دیتے تھے۔لیکن فکری اورعملی لحاظ سے وہ ایسی مضبوط شخصیت کے مالک تھے جوکسی اورمیں کم ہی پائی جاتی ہے۔ نیز وہ ہردورمیں پائی بھی نہیں جاتی۔ انسانیت کے حیات بخش معاملات میں ساری انسانیت کوشامل کرنا،کفر، ظلم اوردیگرگمراہی سے شدیدنفرت اوربغض رکھنا اورجہاں بھی ظلم واستبداد ہواس کے خلاف اس حدتک برسرپیکارہونا کہ اس مقصدکی خاطرجذبہ وفااورمروت سے موت کوخوشی سے گلے لگاکے زندگی کوہیچ سمجھاجائے آپ فطرت ثانیہ تھی۔آپ نے اپنے پیغام اوردعوت کے سلسلے میں کتاب وسنیت کے دائرے میں رہتے ہوئے وسیع شعوراورمنطقی اندازفکرکے ساتھ زندگی بسرکی۔آپ کی زندگی میں دوصفحات ہردورمیں نمایاں رہیں۔پہلی یہ کہ آپ وسیع وجدان کے حامل، پرخلوص عشق وجذبے کانمونہ اورخودداری ومروت کے مالک انسان تھے۔
دوسرے یہ ہے کہ آپ کی فکرمیں بہت توازن تھا۔ رائے اوربصیرت میں اپنے ہم عصروں سے بہت آگے تھے۔ اورجامع منصوبے اورپروگرام تشکیل دینے کی اہل، عقل سلیم کے مالک تھے۔کوئی کتنی ہی آنکھیں موندے یاتجاہل عارفانہ سے کام لیےاس حقیقت سے انکارممکن نہیں کہ آپ کونہ صرف اپنے معاصرین کے مقابلے میں مفکراورپیرکامل ہونے کی حیثیت سے بہت زیادہ مقبولیت حاصل ہوئی، بلکہ وہ سوادِاعظم کے پیشوااورترجمان بھی بن گئے۔لیکن اس کے باوجودخودپسندی کا شکارنہ ہوئے اورنہ ہی انہوں نے تکبرکواپنے قریب بھٹکنے دیا۔آپ نہ صرف عالم اسلام بلکہ دنیابھرکی نمایاں شخصیت کی حیثیت سے ان اونچے درجے کے مشہورپیران عظام میں داخل ہوچکے تھے۔آپ بڑے مرنجامرنج اورقاعدوضابطہ کےانسان تھے ۔سب سے بڑی بات یہ ہے کہ آپ وسیع الظرف سچے مومن تھے۔ آپ کے جیساکثیرالعلم کثیرالافادہ شخصیت کامیاب ہی نہیں بلکہ نایاب ہوتے جارہے ہیں۔فضل وکمال، لطف وشفقت، نظم وضبط ہرکام کےحوالہ سے سلیقہ مندی ،ہمہ گیر، ہنرمندی اوربے مثال ،فیض رسانی وافادیت کی بےنظیرقدرت کےساتھ ساتھ پروقاروباعتبار وپرکشش کے حامل اپنی نظیرآپ خودتھے۔آپ سے ملنے اوربرتنے والےکومحبت کرنے پرمجبورہوناپڑتاتھا۔وہ خلقتاً چست، پھرتیلےاورپراعتمادشخصیت کے حامل تھے۔زندگی کے مثبت فیضان میں ہرایک کوشریک رکھتے تھے۔ اورزیست کے کسی بھی منفی اثرات سے ہرایک کوبچائے رکھتے تھے۔

آپ نے ایسی زندگی گذاری جو کتابوں میں انہاک ،مطالعہ میں استغراق،محض مفید کاموں میں ہمہ تن مصروف، بال بچوں کی تعلیم وتربیت ،انسانوں سے مواسات،اعزہ واہل تعلق اورمعاشرے کے عام انسانوں سے ہمہ گیرالفت، سادگی،قناعت،سماجی محبوبیت اورشفافیت وپاکیزگی سے عبارت رہی ۔ آپ نے مسلسل اضطراب میں لڑکھڑاتے انسان کو''چشمہ آب وحیوان'' کاراستہ دکھایااورآپ جہاں کہیں بھی گئے یاٹھہرے وہاں آپ نے اپنی دعوت وتبلیغ سے پھوٹنے والی مہک کے ذریعہ انسانی گروہوں میں زندگی کی نئی روح پھونکی۔ یہ ایک ایسا نامبارک دورتھا،جس میں مادہ پرستانہ فکرنے ہماری فکری زندگی کوبدامنی واضطراب کے گرداب میں پھنسادیاتھا،اختلاف وانتشار کادور دورہ تھا اوردنیا پرتاریکی اورفتنوں کے ساہ بادل کو بھانپ کراس کی تشخیص کی، بلکہ اس کاعلاج بھی کیا۔ آپ نے عمربھردورحاضرکے انسان کواس دورکی وباپرقابوپانے کی ضرورت کااحساس دلایا۔اوراس مقصدکی خاطرانسانی طاقت سے بڑھ کرسعی وکاوش کی ۔حضورمختارالاولیاء علیہ الرحمہ ایک تاریخ ساز شخصیت کے حامل تھے اورفکروعمل میں یکتائے روزگارتھے۔عوام وخواص،اصحاب علم وفضل ارباب سیاست قیادت وغیرہ کے درمیان مقبول اورمرجع خلائق تھے۔ جہاں تشریف لے جاتے تھے لوگ والہانہ استقبال کرتے تھے اوراپنی پلکوں کوبچھاتے تھے۔ اپنے مریدوں کے درمیان فکروعمل کی روح پھونکتے تھے۔جس کی وجہ آپ کے مریدوں کے درمیان فکروعمل کی پختگی کے ساتھ ساتھ تصلب فی الدین والمسلک پایاجاتاہے۔اوریہ لوگ فکری آوارگی اوربدعملی سے کوسوں دورہیں۔

آپ کے اندرسادگی ،اسلاف شناسی،علم وفضل تقویٰ،تربیت وغیرہ خوبیاں کوٹ کوٹ کربھری ہوئی تھی۔''

☆☆☆

مجھ کو تنہا کر کے میرا مہرباں رخصت ہوا

٭٭٭ **محمد شاکر القادری فیضی** دارالافتاء اودے پور راجستھان

مورخہ ۲۱/محرم الحرام ۱۴۳۹ھ مطابق ۱۲/اکتوبر ۲۰۱۷ء شب جمعہ تقریباً دس بجکر پچیس منٹ پر خلیفۂ فقیہ ملت حضرت العلام مفتی مطیع الرحمٰن صاحب قبلہ فیضی امجدی مدظلہ کا فون اس وقت آیا جس وقت یہ ناچیز سامبر ضلع اودے پور کے ایک جلسہ میں کلیدی خطیب کی حیثیت سے پہونچ چکا تھا، اور اسٹیج پہ جانے کی تیاری ہو رہی تھی کہ کچھ غم اندوہ کی خبر ملی ہم نے کہا نہیں، انہوں نے فرمایا کہ حضرت پیر مختار بھیا کا انتقال ہو گیا ہے۔ خبر کیا تھی کہ جیسے مجھ پر بجلی گری ہو۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون۔**

ایک لمبے سکتے کے بعد ماضی کے تصورات وخیالات کا ایک نا ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو گیا۔

نبیرۂ سرکار شعیب الاولیاء شہزادۂ حضور مظہر شعیب الاولیاء ،محبوب العلماء ،مختار المشائخ ،پیکر خلوص واخلاق پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا الحاج الشاہ محمد مختار احمد رضا علوی قادری چشتی علیہ الرحمہ سجادہ نشین خانقاہ فیض الرسول براؤں شریف وبانی وسربراہ جامعہ فاطمۃ الزہراء اٹوا بازار کی یادیں اور باتیں۔ آپ کی تواضع وانکساری ،کسر نفسی ،خوش اخلاقی ،فروغ سنیت کا جذبۂ صادقہ ،علم وعمل کا داعی، جدوجہد کا مجسمہ، اخلاص ومحبت کا سراپا، تواضع وسادگی کا مرقع ،حسن کردار کا گلدستہ، اخلاق وآداب کا تاج محل ،خانقاہی روایت کا حامی ،درسگاہی نظام کا ناشر، اپنے اجداد کے فیوض وبرکات کا سرچشمہ ،مسند سجادگی کا چمکتا تارا، مریدین کی آواز پر لبیک کہنے والا، اکابرین کے آداب کا محافظ ،اصاغرین کی خوردنوازی کا خیال بہت ساری خوبیاں سمیٹ کر وابستگان سلسلہ کو تنہا چھوڑ کر مہرباں رخصت ہوا۔

یہ خبر کیا تھی دل بیقرار ہو گیا، آنکھیں اشکبار ہو گئیں کہ مرشد برحق سرکار مظہر شعیب الاولیاء رئیس الاتقیاء علیہ الرحمہ کا منظور نظر ،حضور شعیب الاولیاء وخانقاہ ستھن وڈھلمئو شریف کا مقبول وامین ،خانقاہ فیض الرسول کا چشم وچراغ ،اہل سنت وجماعت کا محرک ،اعلیٰ حضرت کے مسلک کا داعی، خواجۂ ہند کے مشن کا ناشر، جواں سالی میں دیکھتے ہی دیکھتے ہم سے رخصت ہو گیا۔ وہ کیا گئے کہ وابستگان سلسلہ، متوسلین قافلہ میں صف ماتم کا ماحول بن گیا۔ بہت سی باتیں بہت سی یادیں آنے لگی ہیں۔ بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ اکابرین کا ادب سے تذکرہ کرنا اور اصاغرین ومریدین کو اپنی تعلیمات وہدایات سے نوازنا آپ کا وصف خاص تھا۔ ایسی ذات کبھی مرتی نہیں بلکہ زندہ رہتی ہے۔ ان کے گفتار ورفتار ،کردار وعمل کے نقوش کو دنیا ہمیشہ یاد کرتی رہے گی۔ ایک فون پہ والدہ محترمہ کے جنازہ میں شرکت ،اور دوبارہ چہلم کے جلسہ میں سرپرستی قبول کرنا یہ آپ کی خوردنوازی نہیں تو اور کیا ہے؟ اور کیوں نہ ہو۔ یہ سب آپ کو آپ کے اجداد گرامی سے ورثہ میں ملی تھی۔ آپ خانقاہ فیض الرسول کے وارث اور دارالعلوم کے حامی وناصر تھے۔ جنازہ میں ہر چہار جانب سے انسانی سروں کا سیلاب آپ کی مقبولیت کے لئے کافی ہے۔

تاریخ وصال بھی کتنی بابرکت حصہ میں آئی کہ حقیقی داداحضورسیدی شیخ المشائخ شعیب الاولیاء صوفی شاہ محمد یارعلی لقدرضی المولیٰ عنہٗ کا وصال محرم الحرام کی ۲۲؍ویں شب،شب جمعہ میں ہوا۔ اورتدفین بعدنماز جمعہ ۔اوران کے پوتے خانقاہ شریف کے سجادہ نشین کاوصال پرملال بھی ماہ محرم کی اکیسویں شب ،شب جمعہ ۔اورتدفین بروز جمعہ ،بعدنماز جمعہ ۲۲؍محرم الحرام کوہوئی۔

یہ آپ کی محبوبیت وعروج وبہارکی نشانی ہے۔ جوآپ کے حصہ میں آئی ۔نماز جنازہ آپ کے عم محترم غزالی دوراں امام علم وفن مفکراسلام تاج العلماء حضرت علامہ الحاج الشاہ غلام عبدالقادرعلوی مدظلہٗ العالی سربراہ اعلیٰ دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف نے پڑھائی۔ تدفین دواولیائے کرام کے تربت اطہر کے مابین،ایک جانب شہزادۂ شعیب الاولیاء ولیٔ کامل اورآپ کے عم محترم حضرت محمد احمد رضا عرف بابومیاں ،اوردوسری جانب شہزادۂ شعیب الاولیاء ولیٔ کامل آپ کے والد محترم حضور مظہرشعیب الاولیاء علیہما الرحمہ کے پہلو خاص میں ہوئی۔ یہ آپ کا ہی نصیبہ ہے جوملا۔

آپ کی سربراہی ونگرانی میں کئی ادارے ومکاتب بالخصوص جامعہ فاطمۃ الزہراء اٹوابازار ضلع سدھارتھ نگر عروج وترقی کی شاہراہ پرگامزن ہے۔آج یہاں کے درودیوار سے دردبھری آواز آرہی ہے۔

جامعہ فاطمہ سے آرہی ہے یہ صدا
مجھ کوتنہا کرکے میرا مہرباں رخصت ہوا

مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ وطفیل حضرت پیرطریقت سراپا خیروبرکت مختارالمشائخ علیہ الرحمہ کے مشن کو قائم ودائم رکھے۔ان کی روح کوابدی سکون بخشے۔ اوران کی تربت پرہمیشہ رحمتوں کی بارش کانزول فرمائے۔ اورتمام پسماندگان ووابستگان سلسلہ کوصبرجمیل عطافرمائے ۔اورآپ کے اہل خانہ کوہمت وصبرکے ساتھ اجرجزیل عطافرمائے۔اورآپ کے جانشین حضرت بابومحمدمسعود احمد رضا علوی زیدعمرہ وعلمہ کوان کے جدکریم کا حقیقی جانشین بنائے ۔ اورجملہ خانوادۂ شعیب الاولیاء کے چشم وچراغ کواپنے حفظ وامان میں رکھے!۔ آمین۔



ایصالِ ثواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لاالہ الااللہ محمدرسول اللہ

اے رب کن فکاں!اس عظیم کلمے کاثواب ہم سب کی ماں محترمہ جنّن تنزیب النساء صاحبہ کوعطا فرما! اوران کی قبرپررحمت وانوارکی بارش فرما!اوراس کے صدقے ان کی گناہوں کی مغفرت فرماکر جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطافرما! اورمیرے والدمحترم الحاج محمد مصطفیٰ خان کوصحت وتندرستی عطافرما! اورجملہ اہل وعیال کے ایمان کی حفاظت اورانہیں صحت وعافیت کی دولت سے مالامال فرما!اورکاروبارمیں ترقی عطافرما!

مرتضیٰ خان،محمدحسن خان،عبدالمنان خان

محمداقبال خان

مرتضیٰ مارکیٹ۔شہرت گڑھ سدھارتھ نگر

مختارالاولیاء کی عوامی مقبولیت

٭٭٭ مولانا غیاث الدین عارف مصباحی دارالعلوم سعید العلوم یکما ڈپو پچھمی پور مہراج گنج

۲۱/محرم الحرام ۱۴۳۹ھ کو جب یہ خبر ملی کہ خانوادہ شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ کے چشم و چراغ حضرت پیر مختار احمد رضا علوی علیہ الرحمہ کا وصال ہوگیا۔ اوروہ اپنے مالک حقیقی سے جاملے تو ایسا محسوس ہوا کہ ہمارے پاؤں تلے زمین کھسک گئی۔ یوں تو سبھی جانے ہی کیلئے آتے ہیں۔ ہر بچہ جو پیدا ہوتا ہے اسے ایک دن مرنا بھی ہے،اور دنیا کی ہر چیز فنا ہے۔ باقی رہنے والی ذات صرف اللہ رب العزت کی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں کچھ ایسوں کو بھی پیدا فرماتا ہے جن کے جانے پر صرف ایک خاندان نہیں بلکہ ایک دنیا ماتم کرتی ہے۔ جن کی وفات سے ایک گلی نہیں ہزاروں گلیاں سونی ہوجاتی ہیں۔ ایک دل ہی نہیں ہزاروں دل رنجیدہ ہوجاتے ہیں۔ حضرت پیر مختار احمد رضا علوی علیہ الرحمہ کا تعلق بھی ایسی ہی جماعت سے تھا، جن کے جانے سے ہر کوئی بے قرار ہوگیا، چمن سونا ہوگیا، عاشقوں کی دنیا تاریک ہوگئی۔ مجھے کئی باران کی مجلس میں بیٹھنے کا شرف حاصل ہوا۔ وہ بہت ہی خوش مزاج اور خوش دل تھے۔ مریدین، متوسلین، متعلقین، محبین سب سے یکساں ملتے تھے۔ امیر، غریب، مرید، غیر مرید کا کوئی فرق نہیں کرتے۔ سب کی بات سنتے سب سے محبت رکھتے، سادہ مزاج، سادہ طبیعت، حسن اخلاق کے مالک تھے۔' ملک نیپال کے ترائی علاقے خصوصاً ضلع روپندیہی میں اکثر آپ کی آمد ہوتی۔ یہاں آپ کے والد محترم حضور خلیفہ صاحب قبلہ علیہ الرحمہ اور خود آپ کے کثیر مریدین ہیں۔ جن کے سبب ہمیں بھی زیارت کا موقع نصیب ہوجاتا۔ مریدین ومتوسلین کے علاوہ علاقے کے دیگر افراد بھی ان سے محبت اور لگاؤ رکھتے تھے۔ کیونکہ اس پورے علاقے کا قلبی تعلق ایک زمانے سے سرزمین براؤں شریف سے جڑا رہا ہے۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہ رہی کہ حضور خلیفہ صاحب علیہ الرحمہ کے مرید ومعتمد شیر نیپال حضرت علامہ صوفی محمد صدیق خان صاحب قبلہ جن کا مولد ومسکن ضلع روپندیہی نیپال ہے، نے اسی علاقے کو تبلیغ دین کا محور مرکز بنایا اور مسلک اہل سنت وجماعت کی ترویج اشاعت میں بنیادی کردار ادا کیا۔ اور آج بھی کررہے ہیں۔ صوفی صاحب موصوف نے اس علاقے کو خاندان شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ سے جوڑے رکھا، تاکہ ان کے عقائد حقہ پر کوئی آنچ نہ آسکے۔'

نیپال کے اس ترائی علاقے سے حضور خلیفہ صاحب علیہ الرحمہ کا خصوصی لگاؤ تھا۔ جسے حضرت پیر مختار احمد رضا علیہ الرحمہ نے بھی قائم رکھا تھا۔ وہ یہاں تشریف لاتے، کچھ دن قیام فرماتے، تبلیغ دین کرتے، پندونصائح کی محفلیں سجتیں، عاشقوں کے میلے لگتے، عشق ورسالت کے درس دئے جاتے۔ خصوصاً تمام ملنے جلنے والوں کو مسلک اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ پر قائم ودائم رہنے کی تاکید وتلقین فرماتے۔ وہ اکثر فرماتے کہ'' ہمارا اور ہمارے خاندان کا اصلی مشن ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کا چراغ دلوں میں روشن کرنا ہے۔ اوراس زمانے میں مسلک اعلیٰ

(**بقیہ صفحہ** ۳۹ پر)

مختارالاولیاء کا اخلاق کریمانہ

٭٭٭ مولانا **محمد طاہر القادری مصباحی** دارالعلوم اہلسنت غوثیہ نظامیہ حسنی ضلع بستی

اخلاق ایک ایسی نعمت ہے جسے مل جائے وہ مخلوق خدا کے درمیان مقبول ہوجاتا ہے۔ جسے طاقت وقوت ،اقتداراوردھمکیوں سے نہیں ڈرایاجاسکتا۔ اسے حسن اخلاق سے اپنا گرویدہ بنایاجاسکتا ہے۔حسن اخلاق ہی ایک ایسی طاقت ہے جس کے مقابلے میں ساری مادی طاقتیں بے بس نظر آتی ہیں۔آخروہ کونسی طاقت نہیں تھی جسے مخالفین اسلام نے پیغمبراسلام اوران کے جانثاروں کے خلاف استعمال نہ کیا، پھربھی انہیں منھ کی کھانی پڑی ،اوراسلام کے چڑھتے ہوئے سورج کے سامنے کفروالحاد کی تاریکیاں ٹک نہیں سکیں۔اسلام کا سورج بلندہوتا گیااورلوگ دامن اسلام سے وابستہ ہوکراپنی قسمت کوچمکاتے رہے۔ان کفارومشرکین کوجوسب سے زیادہ متأثر کیاوہ تھا پیغمبراسلام اوران کے جانثارصحابہ کاحسن اخلاق۔کہ کٹر دشمن بھی ان کے اخلاق سے متأثر ہوکرانہیں کے صف میں داخل ہوجایا کرتا تھا۔

نبیرۂشعیب الاولیاءشہزادۂ صدیق الاولیاءحضرت علامہ الحاج الشاہ صوفی محمدمختاراحمدرضاعلوی صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ والرضوان کی ذات محتاج تعارف نہیں۔آپ نے سلسلۂ یارعلویہ کےفروغ کے لئے اپنی زندگی وقف کردی تھی۔اوراسی راہ پر چلتے ہوئے آپ نے داعیٔ اجل کولبیک بھی کہا۔وابستگان سلسلہ یارعلویہ کے علاوہ دیگر خوش عقیدہ سنی مسلمان عوام ہوں یاعلماء ہرایک کے نزدیک آپ یکساں مقبول تھے۔اس کی وجہ آپ کاحسن اخلاق تھا۔جوبھی ملتا آپ سے متأثر ہوئے بغیرنہیں رہتا۔ ۱۹۹۳ء۔ ۱۹۹۴ء میں جب میں دارالعلوم اہلسنت فیض الرسول میں زیرتعلیم تھا ،بہت قریب سے دیکھااتنی عظیم خانقاہ کاصاحب سجادہ ہونے کے باوجودآپ کے اندر نہ کوئی تکبرتھااورنہ ہی کوئی تصنع۔ بلکہ ہرکسی کی عزت کرتے اورہرکسی سے اسی اخلاق سے ملتے۔طلباءاورعلماء پرآپ کے کرم کی بارشیں اکثر ہوتی رہتی تھیں،خوش ہوگئے جیب میں ہاتھ ڈالا جونکل گیا سامنے والے کودے دیا۔اوریہ دادودہش آپ کواپنے والدمحترم صدیق الاولیاءحضرت علامہ الحاج الشاہ صوفی محمدصدیق علیہ الرحمہ سے وراثت میں ملی تھی۔میں نے اپنے اساتذہ فیض الرسول سے سنا ہے وہ بیان کیا کرتے تھے کہ حضرت صدیق الاولیاء کی بارگاہ میں اکثر اساتذۂ فیض الرسول بعدنمازعصر جایا کرتے تھے ،حضرت چادر کے نیچے ہاتھ ڈالتے جوہاتھ آتا اسے اساتذۂ فیض الرسول کونذرانہ عطاکرتے۔اوراگرکسی صاحب کوکم ملتا توحضرت مسکرا کرفرماتے لیجئے مولاناصاحب! آپ کی قسمت میں اتنا ہی تھاتو ہم کیا کریں۔ **الولدسرلابیہ** مختارالاولیاء میں یہ صفت بدرجۂ اتم تھی۔وہ بھی علماءوطلباء کوخوب نوازتے تھے۔ مجھے یادآرہاہے غالبًا ۱۹۹۳ء یا۱۹۹۴ء کاعرس صدیق الاولیاء تھا۔حضورصدیق الاولیاء کےمزارمبارک پرحضورمختارالاولیاءاوردیگراصحاب اہلسنت موجود تھے۔شاعراسلام منجر گونڈوی حضورصدیق الاولیاء کی شان میں منقبت پڑھ رہے تھے،اسی درمیان انہوں نے

یہ شعر پڑھا۔ ع

دیکھئے آج سنجر کو دیتے ہیں کیا

پیر مختار احمد رضا قادری

یہ سننا تھا کہ حضور مختارالاولیاء نے اپنے دونوں ہاتھوں سے نوازنا شروع کیا، مریدین کئی بار اس شعر کو پڑھواتے اور سنجر صاحب کے دامن کو لوگوں نے روپیوں سے بھر دیا۔

فیض الرسول سے چلے آنے کے بعد دو چار ملاقاتیں ہی رہیں آپ سے مگر جب بھی ملے حسن اخلاق کا مظاہرہ کیا۔ ابھی گزشتہ شب برأت سے ایک یوم قبل میرا پروگرام حضور بدملت کے آستانہ کے بغل کے آبادی میں تھا، گھر سے نکلا اسی وقت بارگاہ شعیب الاولیاء مین حاضری کی نیت کرلی تھی۔ اتفاق سے جب میں براؤں شریف پہونچا اس وقت مغرب کی اذان ہورہی تھی، خانقاہ کے احاطے میں وضو کیا مغرب کی نماز ادا کی، جب مسجد سے باہر نکلا تو حضور مختارالاولیاء علیہ الرحمہ احاطے میں کرسی پہ تشریف فرما تھے۔ سلام و دست بوسی کی، حضرت نے بیٹھنے کو کہا، خیرت دریافت کی تھوڑی دیر گفتگو ہوتی رہی اور جانے کی اجازت چاہی آپ نے فرمایا ہم کو بھی کہیں جانا ہے، ہم تو آپ لوگوں کیلئے بیٹھ گئے، چائے پی لیجئے! پھر چائے آئی انہوں نے اپنے دست مبارک سے چائے کی پیالی ہم کو دیا۔ چائے پینے کے بعد دست بوسی کی حضرت نے ڈھیر ساری دعائیں دیں، اس کے بعد احاطۂ فیض الرسول میں آرام فرما بزرگوں کی بارگاہ میں حاضری دے کر ہم بھی پروگرام میں چلے آئے۔"

حضور مختارالاولیاء کے اخلاق کریمانہ کا ہر کوئی ہمیشہ معترف رہا۔ زندگی کے اس مختصر سے عرصے میں مخلوق خدا اس قدر آپ کی جانب متوجہ ہونا اآپ کے حسن اخلاق کا منھ بولتا ہوثبوت ہے۔ آج مختارالاولیاء نہیں رہے مگر ان کی یادیں ان کے اخلاق و کردار کی شکل میں ہمیشہ زندہ رہیں گی۔ پروردگار عالم حضور مختارالاولیاء کے درجات کو بلند فرمائے! اور ان کے صاحبزادے کو ان کا سچا جانشین بنائے! اور انہیں نظر بد سے محفوظ رکھے!۔'

یہ چند سطریں حضرت علامہ عبداللہ عارف صدیقی فیضی کے حکم کی تعمیل پر بعجلت لکھی گئی ہیں۔ ہم مبارکباد دیتے ہیں علامہ عارف صدیقی صاحب اور ان کے جملہ رفقاء کار کو حضور مختارالاولیاء کے حیات طیبہ کے مختلف گوشوں کو جوا کٹھا کرنے کی آپ نے کوشش کی وہ لائق صد مبارکباد ہے ورنہ ہماری جماعت تو عرس کے نام پر کروڑوں خرچ کر دیتی ہے پر صاحب عرس کی شخصیت محفوظ رکھنے کیلئے تحریری کام نہیں کرتی۔ پروردگار عالم آپ حضرات کی اس کوشش کو قبول فرمائے! آمین بحرمۃ سید المرسلین۔"

☆☆☆

آسمان یار علویت کا آفتاب

مولانا عبدالقیوم قادری مدرس دارالعلوم اہلسنت گلشن نگر ممبئی 9029568099

نہ تکلف، نہ بناوٹ، نہ دکھاوا، نہ غرور
فلسفہ سب سے جدا ہے تیری رعنائی کا

خاکدان گیتی پر پہاڑ اور سنگریزے ہمارے مشاہدے میں شب وروز رہتے ہیں جنہیں ہم اپنے قدموں سے روندنے میں ذرہ برابر بھی عار محسوس نہیں کرتے۔ انہیں الفت کی نظر سے دیکھتے ہیں نہ ان سے نفرت کرتے ہیں بس دیکھا اور آگے بڑھ گئے۔

مگر انہیں پہاڑوں یا سنگریزوں میں اگر ہمیں لعل و یاقوت نظر آجائے تو ہمارے تیز رفتار قدم میں بریک لگ جاتی ہے، نگاہیں ہٹانے سے نہیں ہٹتیں، ہاتھ خود بخود لذت وصال کیلئے آگے بڑھ جاتا ہے، دل بحر انبساط کی موجوں کے سہارے ساحل مقصود سے ہمکنار ہوتا ہے۔ بلاشبہ اس انسانی دنیا میں ہمارے سامنے ہزاروں، لاکھوں افراد شب وروز گذرتے ہیں جنہیں ہم دیکھ کر بھی نہیں دیکھتے۔ لیکن انہیں انسانوں میں کچھ ایسے افراد بھی ہوتے ہیں جنہیں نہ دیکھ کر بھی دیکھنے کی تمنا دلوں میں مچلتی رہتی ہے۔ اور اگر کبھی ہماری قسمت کا ستارہ بلندی پر ہوا اور وہ ہمیں نظر آجائے تو قدم خود بخود اسکی طرف بڑھ جاتے ہیں، نظریں ہٹانے سے بھی نہیں ہٹیں، ہاتھ خود بخود دامن کو تھام کر اسکی التفات کو اپنی جانب مبذول کرانے کیلئے مچلنے لگتا ہے، ان کی شان استغنا کا یہ عالم ہوتا ہے کہ وہ دنیوی کروفر نام ونمود اور دولت وشہرت، جاہ وحشمت سے بے پرواہ، اور صرف رضائے الٰہی اور رضائے رسالت پناہی کی خاطر صراط مستقیم پر گامزن رہتے ہوئے بندگان الٰہی کو اسی راہ خداوندی پر چلاتے رہتے ہیں۔ وہ دین متین کی تبلیغ واشاعت، خدمت خلق اور قوم وملت کی فلاح وصلاح کیلئے اپنی حیات کا لمحہ لمحہ وقف کئے رہتے ہیں۔ ایسے ہی بندوں کو رب تعالیٰ نے احسان یافتہ بندہ فرمایا ہے۔ "**اَلَا اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْن**" کے اعلان کے ذریعے ان کی عظمتوں کا سکہ انسانی قلوب واذہان میں بٹھا دیا ہے جسے دیکھو وہی ان کی عظمتوں کے گن گان میں لگا ہوا ہے، اور اگر کسی نے اپنی بدقسمتی سے ان سے ٹکرانے کی کوشش کی تو اسے حرف غلط کی طرح صفحہ ہستی سے مٹا دیا۔

ایک ایسی ہی عظیم وجلیل شخصیت اور خدائے لم یزل کے احسان یافتہ بندے کو زمانہ مختار الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے نام نامی اسم گرامی سے جانتا مانتا پہچانتا ہے۔ حضور مختار الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ اپنی عظمت وبزرگی اور خدمات جلیلہ اور تدریسی کارناموں پر اپنی سادگی اور انکساری کا پردہ ڈالے رہے۔ لیکن انہیں دیکھنے اور پرکھنے والوں نے حجاب اٹھا اٹھا کر دیکھا اور ہر ہر پردے میں ان کی رفعت وعظمت اور تقدیس وجلالت کے ایک سے بڑھ کر ایک حسین جلوے دیکھے، اور ان کے سامنے عقیدت نیاز کی جبیں خم کرتے رہے، اور ان کی بڑائی وبلندی کی گیت گاتے رہے۔ حتیٰ کہ مخالفین وحاسدین کو بھی انہیں عظیم ماننے پر مجبور ہونا پڑا۔ نام ونمود سے بے پرواہ مختار الاولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کورب کائنات نے ایسی مقبولیت عطا کی تھی کہ بڑے بڑے جبہ ودستار والے اور کچھ کلاہان عصران کے سامنے زانوے ادب طے کرتے رہے،ان کی عظمتوں کوسلامی دیتے رہے۔ مدرسوں اوردانش کدوں میں ،خانقاہوں اوردرسگاہوں میں ، جلسوں اورکانفرنسوں میں ،محفلوں ،مجلسوں میں ان کی عظمتوں کے گن گان کرتے رہے۔اگرآج مختارالاولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ عظمت میں صاحبان علم وقلم منشورومنظوم خراجہائے تحسین وعقیدت نہ بھی پیش کریں تب بھی حضورشعیب الاولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اورحضورمظہرشعیب الاولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات بابرکات کی نسبت ان کی عظمت ورفعت کے لئے کافی وافی ہے۔

حضورمختارالاولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سواد اعظم اہلسنت وجماعت کے فروغ واستحکام میں اپنے اجداد کی طرح پوری زندگی سرگرم عمل رہے۔حضورشعیب الاولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے باطل کی تیرگی دورکرنے کیلئے اسلام وسنیت کومرکزنوربنام فیض الرسول کاشہرستان جمیل سرزمین براؤں شریف میں اپنے ہاتھوں بسایا۔ اسے مظہرشعیب الاولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خوب سجایا،خوب پھیلایا۔ آج اسلام وسنیت کا یہ بلند وبالا مرکزنورفیض الرسول اپنی ضیاباریوں سے ایک عالم کومنورومجلیٰ کئے ہوئے ہے۔نوردیدۂ شعیب الاولیاءرحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ومظہرشعیب الاولیاءیعنی مختارالالیاءرحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے اجداد کے نقوش پاپرگامزن رہتے ہوئےعصری تقاضوں کا بھرپورجواب دیا۔

آج پوری دنیامیں تعلیم نسواں کےحوالے سےسونامی آئی ہوئی ہے۔عام لوگوں کی بات تودرکنارخاص لوگ بھی اس سونامی کی تندوتیزلہروں میں بہہ گئے،اور بہہ رہے ہیں۔ تعلیم نسواں کے نام پرشرم وحیاء کاجنازہ نکل گیا،پردۂ نسواں کااسلامی تصورپردے میں جاتاہوا دکھائی دے رہاہے۔تعلیم نسواں کاجدیدتصورخاندانی نظام کےتانے بانے کی دھجیاں ادھیڑرہاہے،میاں بیوں کے پاکیزہ رشتے کوتعلیم جدید نے رستے لگادیا ہے ،قیامت خیز ہوش ربا حالات نے ملت کادردرکھنے والوں کی نینداڑادی ہے،دردمندان اس طوفان کے سامنے سرسکندری کی تعمیرمیں پوری دنیا میں اپنی اپنی بساط کے مطابق جٹے ہوئے ہیں۔

حضورمختارالاولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی اس طوفانی بلاسےامت کی شہزادیوں کوبچانے کیلئے سرزمین اٹوابازار میں ایک عظیم الشان ادارہ بنام جامعہ فاطمۃ الزہراء کی بنیاد ڈالی تاکہ امت کی شہزادیاں ردائے فاطمہ کےسائے تلے زیورعلم سےاپنے آپ کوآراستہ وپیراستہ کرسکیں۔اورآنے والے حالات کامقابلہ کرسکیں۔ آج اس خاکدان گیتی پربنات حوّا کی علمی تشنگی کوصرف اورصرف کنیزان فاطمہ ہی بجاسکتی ہیں۔مختارالاولیاءرحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کاقائم کردہ یہ ادارہ آج علاقائی سطح پرامت کی شہزادیوں کی علمی تشنگی کوبجھارہاہے۔کل انشاءاللہ عالمی سطح پربجھائے گا۔جامعہ فاطمۃ الزہراءاٹوابازارضلع سدھارتھ نگر یوپی مختارالاولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عظمت کی گواہی کے لئے کافی ہے۔جوان کی بڑائی اور بلندی اورتقدیسی کارناموں کی داستان سنارہاہے۔اورقیامت تک انشاءاللہ سناتارہےگا۔

مختارالاولیاءرحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کااصل میدان دعوت وتبلیغ ،اشاعت اسلام وسنیت ،فروغ مسلک اعلیٰ حضرت اوررشدوہدایت رہا ہے۔ آپ نے صرف شہروں

اورقصبات کو ہی نہیں اپنی توجہ کا مرکز بنایا، بلکہ ان علاقوں میں آپ کی آمدرفت زیادہ رہی جو پسماندہ کہلاتے ہیں۔ آج بھی ان دیہات وقصبات کی تعمیر وترقی پرسوالیہ نشان لگا ہواہے۔حضور مختارالاولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پورے خلوص وللّٰہیت سے عقائد حق کی ترویج واشاعت ،سنیت کے تحفظ واصلاح اورتزکیۂ نفس کیلئے اپنی زندگی وقف کردی،اوراپنی انتھک کوششوں سے ملک کے اکناف واطراف،شہروں ،قصبوں،دیہاتوں میں مدارس ومکاتب کا جال پھیلا دیا۔علم وادب اورسلوک وتصوف کی مشعلیں روشن کیں ۔اپنے پاکیزہ کرداروعمل اورصالح اقداروروایت کی لہلہاتی فصلیں اگائی ۔ بے دینی وبدعقیدگی ،بے راہ روی اورآزادخیالی ،اخلاقی گراوٹ،ذہنی پستی ،مذہبی ،سماجی،نفساتی امراض کی شکارآبادی کورفتہ رفتہ دین وسنیت ،پاکیزہ اخلاق وآداب اورصالح افکاروخیالات کانمونہ بنادیا۔مختارالاولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کاغائرانہ مطالعہ کرنے والے خوب جانتے ہیں کہ آسمان یارعلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس آفتاب کی عالم تاب کرنوں سے اسلامیان ہندوبیرون ہند کوایسی حیاتیاتی توانائی اورروشنی ملی کہ جس کی برکت سے تاریک درتاریک گھر،تاریک دل جگمگا اٹھے۔گلشن یارعلی میں مختارالالیاءرحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شکل میں ایک ایسا گل خندہ مہکا جس کی مہک نے پورے گلشن کومشکبار کرتے ہوئے موسم بہار کا سماں باندھ دیا۔مختارالاولیاءرحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے علم وفضل ،ایمان وعمل کی خوشبو نے دیہاتوں ،شہروں ،مدرسوں ،دانش کدوں ،خانقاہوں کومعطر کرتے ہوئے اپنی خوشبو کا دائرہ اتنا وسیع کرلیا کہ چند ہی سالوں میں اس کی خوشبو دوش صباء کے تعاون اوراس کاممنون ومنت ہوئے بغیر ملک وبیرون ملک میں پہونچ گئی۔گلشن یارعلویت سے نکلی ہوئی اس خوشبو کا حلقہ اتنا وسیع ہوگیا کہ ہم یہ کہنے پرفخرمحسوس کرتے ہیں۔ ع

ہےان کے عطربوئے گریباں سے مست گل
گل سے چمن،چمن سے صباءاورصباء سے ہم

حضورمختارالاولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے فقیرراقم الحروف کو پانچ یاچھ بارشرف ملاقات کاشرف حاصل ہے ۔آج جب میں چندسطریں خراج کےطور پران کی بارگاہ میں شرف قبولیت کی امیدوں کے ساتھ پیش کررہاہوں ۔ یادوں کاایک طوفان ہے جواڑائے لئے جارہاہے۔سمجھ میں نہیں آرہاہے کہ اپنی ذاتی ملاقات کےحوالے سے آج میں کس پہلو پراپنے خیالات واحساسات سے قارئین کرام کوآگاہ کروں۔اگرسب کچھ نقل کروں تو ایک کتابچہ ضرورہوجائے گا۔

مختارالاولیاءرحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کےدل میں مذہب ومسلک کاسچادردوکرب تھا ۔قوم کی زبوں حالی،جہالت کی تاریکی،بڑھتی بدعقیدگی اوربے حیائی کودیکھ کروہ مضطرب ہوجاتے تھے۔طبیعت میں سادہ پن،تصنع اور بناوٹ سے پاک ، تواضع وانکساری کے پیکر،حسن اخلاق کے مجسمہ،چھوٹوں کے ساتھ شفقت ومحبت ونرمی،بڑوں کی بارگاہ کےحددرجہ مؤدب،اپنوں اوربےگانوں کےساتھ اپنائیت کامظاہرہ ،گھرآنے والے مہمانوں کی خاطرداری ودل جوئی،غریب ونادار،مفلس وناچار کی مددعلماء ومشائخ سے ملاقات ،ہمعصروں میں تمام علماء ومشائخ سے گہرے روابط اپنی گوناں گوں خصوصیات کے ساتھ وہ ہم سبھی سے جداہوکر بتاریخ ۲۱رمحرم الحرام ۱۴۳۹ھ کواپنے مالک حقیقی سے جاملے۔ ہرطرف کہرام برپاہوگیا سے جس نے

سنا جہاں سنا وہی سکتے میں پڑ گیا۔ اس دل دہلا دینے والی خبر پر یقین نہیں ہو رہا تھا کہ اتنی جلدی ایسا ہو جائے گا۔ ہر طرف غم کے بادل چھا گئے، ہر اہل محبت کی آنکھ سے غم کے موتی ٹپکنے لگے، چہار جانب سے لوگ براؤں شریف کے لئے عازم سفر ہوتے دکھائی دیتے، فیض الرسول کا احاطۂ نور جوق در جوق آنے والے عاشقان مختارالاولیاء کی آمد سے اپنی تنگ دامنی کا شکوہ کردہ دکھائی دے رہا تھا۔ نماز جنازہ میں لاکھوں کی یہ ٹھاٹھیں مارتا ہو مجمع مختارالاولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مقبولیت کا پتہ دے رہا تھا کہ دیکھو اللہ کی شان کیا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مخلوق کے قلوب کو اپنے محبوبوں کیلئے مسخر کر دیتا ہے۔'

میں دعا کرتا ہوں کہ اے پروردگار عالم! جب تک آسمان کے تاروں میں چمک، اور مرغ زاروں میں کوئلوں کی کوک اور پپیہا کی ترنم خیز صدائیں گونج رہی ہوں، جب تک سمندر کی روانی اور سطح سمندر پر مچھلیوں کا کھیل کود ہو، جب تک کائنات کی چہل پہل اور گردش لیل ونہار ہو، جب تک صحن گلشن میں کلیوں کی مسکراہٹ اور پھولوں کے قہقہے پر بلبلوں کی نوا سنجی ہو اس وقت تک مختارالاولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قبر مبارک پر تیرے رحم وکرم کے پھولوں کی بارش ہو۔' ع

یہ کون گیا ہے آج اس خاکدان گیتی سے
جس طرف نظر جائے ہو کا ایک عالم ہے

☆☆☆☆☆

''صفات ولایت کے مصداق ومظہر اتم

﴾مختارالاولیاء﴿

العارف بالله والصفا

آپ عارف تھے

المواظب على الطاعات

آپ طاعات پر موظبت کرتے تھے

االمجتنب عن النواهی

آپ منہیات سے بچتے تھے

المقبل الى العقبىٰ

آپ دار آخرت کی طرف اقدام کرنے والے تھے

المعرض عن الدنياء

آپ دنیا سے اعراض کرنے والے تھے

المعرض عن الانهماك فى الذات والشهوات المباحه

آپ بہت سے مباحات جو لذات وشہوات سے ہیں اعراض کرنے والے تھے۔

المديم فى ذكرالله

آپ ذکر الٰہی پر مداومت اختیار فرماتے تھے۔

منجانب: محفل ابنائے فیض الرسول

مختارالاولیاء (میری نظر میں)

مفتی غلام معین الدین چشتی فیضی
خادم دارالافتاء جامعہ فاطمۃ الزہراء نرئن نگر گھاٹ کوپر (ایسٹ) ممبئی

پیر طریقت نازش سنیت علم برادر طریقت، پیکر شرافت مجسمہ حلم ومروت، مسند نشین، سجادہ قادریت، چشتیت ،حضور شعیب الاولیاء کے دلارے ومظہر شعیب الاولیاء کی آنکھوں کے تارے، یارعلویوں کے سہارے، قادریوں کے ماہ پارے، چشتیوں کے راج دلارے، فلک مولیٰ کے ستارے حضرت علامہ قاری الحاج الشاہ محمد مختار احمد رضا علوی قادری چشتی علیہ الرحمۃ والرضوان سابق سجادہ نشین خانقاہ یارعلویہ براؤں شریف ضلع سدھارتھ نگر یوپی، جو ہمارے درمیان سے ۲۱ر محرم الحرام کا دن گذار کر ۲۲ر محرم الحرام ۱۴۳۹ھ کو رات تقریباً دس بجے ہم تمام یارعلویوں کو صدمۂ مفارقت دے کر ہمیشہ کیلئے رخصت ہوگئے ۔ حضور مظہر صدیق الاولیاء اس فقیر سے ایک جماعت اوپر تھے، لیکن ساتھ میں رہنے کی وجہ سے میری جماعت اور پیر صاحب کی جماعت ایک جماعت کی طرح نظر آتی تھی، اکثر لوگ ہم لوگوں کو ہم سبق ساتھی سمجھتے تھے، اور آج بھی ایسا سمجھتے ہیں۔ اور یہ سب پیر صاحب کی ہم سب لوگوں کے ساتھ شفقتیں تھیں ۔ پیر صاحب بغرض علاج ممبئی تشریف لائے تو ہم لوگ گاہے بگاہے آپ کی عیادت کیلئے جاتے رہتے تھے۔ حضور والا اپنی اس بیماری اور دوسری ذہنی الجھنوں کی وجہ سے کافی پریشان رہتے تھے۔ آپ کو ذہنی سکون میسر نہیں تھا۔ پیر صاحب بعد وصال حضور مظہر شعیب الاولیاء جب مسند سجادگی پر بیٹھے تو لوگ ایسا سمجھتے تھے کہ اس بار امانت کو آپ نہیں اٹھا پائیں گے، اور خانقاہ یاعلویہ کی شان وشوکت کو برقرار نہیں رکھ پائیں گے۔ لیکن واہ رے فیضان شعیب الاولیاء ومظہر شعیب الاولیاء! کہ ایک نوخیز ونوعمر غیر تربیت یافتہ نوجوان عالم دین کو شیخ طریقت بنا کر تصرفات ولایت کی ایک نئی تاریخ رقم کردی۔ وہ لوگ جن کی زبانوں پر ان کے تعلق سے بے سروپا باتوں کا زہریلا مواد نکلتا رہتا تھا ان کی زبانیں ایک وقت آیا کہ خاموش ہوگئیں، اور انہیں بھی پیر صاحب کی تعریف میں رطب اللسان ہونا پڑا۔ کبھی وہ لوگ بغیر آب ونان آمد ورفت کرتے تھے، لیکن جن ان لوگوں نے پیر صاحب سے ملاقات کی اور ان کا خلوص ومحبت دیکھا، ان کی مہمان نوازی کا لطف اٹھایا تو ان کی رائے بدل گئی۔ اور انہیں یہ کہنے پر مجبور ہونا پڑا کہ" پیر صاحب نمونۂ حضور مظہر شعیب الاولیاء ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ ہم لوگ پیر صاحب سے نہیں بلکہ مجاہد سنیت حضور مظہر شعیب الاولیاء سے ملاقات کرتے تھے۔ مختار بھیا کو ایسے نہ دیکھو ایک وقت آئے گا کہ ان کا پیر چومنے میں فخر محسوس کروگے"۔

یقیناً علامہ روم علیہ الرحمہ نے سچ فرمایا۔ ع

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود ۔ گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

خانقاہ یارعلویہ کو سونا کر گئے
پاسبان مسلک احمد رضا رخصت ہوئے

حضور مظہر صدیق الاولیاء جب بغرض علاج ممبئی تشریف لائے تو اس سے ایک ماہ قبل بھی ممبئی تشریف لائے تھے۔ جب یہ فقیر ملاقات کیلئے حاضر ہوا تو حضرت پیر صاحب قبلہ نے فرمایا کہ ''مولانا آپ کے گھر میری دعوت ہوگی، اور وہ بھی مع نذرانہ وجوڑا جامہ اور ساتھ میں تمام فیضی برادران کی بھی دعوت رہے گی'' تو خادم نے عرض کیا حضور! بسروچشم حاضر ہوں۔ آپ حضرات یقین کی منزل میں اس بات کو تسلیم کریں کہ میں پیر صاحب قبلہ کی اس عنایت بے پایاں پر اتنا خوش ہوا کہ دل میرا مچلنے لگا، اور میں نے یہ محسوس کیا کہ میرے مرشد برحق حضر مظہر شعیب الاولیاء کی خاص توجہ کرم میری جانب مبذول ہوگئی ہے جو آپ نے اپنے صاحب سجادہ کی زبانی میری قسمت میں چار چاند لگایا۔ اور میرے گھر حضرت پیر صاحب قبلہ کے ساتھ آپ بھی روحانی طور پر جلوہ فرمائی کریں گے۔ اور پھر میرے لئے کامیابیوں وکامرانیوں کے نئے دروازے کھلتے چلے جائیں گے۔

اور مجھے وہ سب کچھ مل جائے گا جس کا میں تمنائی رہتا ہوں۔ میں اپنی حیثیت کے مطابق حضرت پیر صاحب قبلہ اور تمام فیضی برادران کی پرتکلف دعوت کا اہتمام کیا۔ سب لوگ تشریف لائے۔ میری قسمت اوج ثریّا پہ پہونچ گئی۔ آخر میں پیر صاحب قبلہ گھر میں تشریف لائے، کافی دیر تک تشریف فرما رہے۔ خادم نے آپ کی خدمت میں حسب توفیق نذر وجوڑا جامہ پیش کیا تو اس وقت میں نے حضرت پیر صاحب قبلہ کے چہرے کو دیکھا جس سے بے انتہاء خوشی ومسرت جھلک رہی تھی۔ اور آپ نے اس وقت مجھے اور میرے بچوں کو اتنی دعائیں دیں کہ میں آبدیدہ ہوگیا۔ حضرت کی اس کرم نوازی پر اور آپ کی دعاؤں کی لذتوں سے میں اپنے اہل خانہ کے ساتھ ایسا شاد کام ہوا کہ آج تک آپ کی دعاؤں کے الفاظ ہمارے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ اور اپنی قبولیت کی نوید سنا رہے ہیں۔ لیکن ہائے حرما نصیبی کہ آپ وہ خلیق ومہربان، مشفق وکرم فرما، دلجوئی کرنے والا، اپنی پرخلوص دعاؤں سے نواز نے والا محسن ومربی پیر طریقت حضو مظہر صدیق الاولیاء حضرت علامہ الحاج الشاہ محمد مختار احمد رضا علوی قادری چشتی صاحب سجادہ خانقاہ یارعلویہ براؤں شریف ہمیں داغ مفارقت دیکر ہمیشہ کیلئے ہماری نظروں سے اوجھل ہوگئے۔ لیکن ہمیں یقین ہے کہ حضرت پیر صاحب قبلہ وان کے اجداد کی روحانیت ہمارے سروں پہ ہمیشہ کرم گستر رہے گی۔ حضرت پیر صاحب قبلہ جب ممبئی میں بغرض علاج مقیم تھے اس وقت ہمارے ساتھ ایک بہت بڑا حادثہ ہوگیا جسے ہم تا حیات نہ بھول پائیں گے، کہ میرے تیسرے صاحبزادے پیارے بیٹے عزیز قلب وجگر بابو غلام فرید الدین چشتی علیہ الرحمۃ والرضوان ۲۳؍اگست ۲۰۱۷ء مطابق ۳۰؍ذی قعدہ ۱۴۳۸ھ مہاراشٹر کے واشند تعلقہ شاہ پورناسک روڈ کی پہاڑی ندی بھاتسہ میں ایک الطاف نامی ڈوبتے ہوئے بچے کو بچاتے ہوئے شہید ہوگئے۔ اس صدمے سے ہم لوگ نڈھال ہوگئے۔ کئی بار پیر صاحب قبلہ نے فون کر کے دلاسہ دیا اور اپنے غم کا اظہار فرمایا۔ نیز میرے بیٹے کیلئے دعائے مغفرت فرمائی۔ اسی دن رات میں ساڑھے گیارہ بجے جری مری قبرستان میں باوجود نقاہت کے حضرت پیر صاحب قبلہ نے جنازے میں شرکت فرمائی۔ اپنی بے لوث محبت کا ثبوت دیا، اور دعاؤں سے نوازا۔ مولیٰ تعالیٰ

میرے بیٹے کی قبر پر رحمت وانوار کی برسات فرمائے! اور انہیں جنت نشین بنائے۔آمین
حضرت پیر صاحب قبلہ کی شفقتیں رہ رہ کر یاد اتی ہیں ۔وصال سے چند ماہ قبل جب آپ صحتمند تھے اس وقت آپ نے ازراہ کرم سانگولا مہاراشٹرا جہاں کثیر تعداد میں آپ کے مریدین موجود ہیں۔وہاں پر ایک دارالعلوم جسے آپ کے رفیق خاص حضرت علامہ الحاج عبدالحئی یار علوی مدظلہ العالی اپنی مساعیٔ جمیلہ سے شب وروز ترقی عطا کرر ہے ہیں۔ اس کے سالانہ اجلاس میں بحیثیت مقرر اس فقیر کو مدعو کیا۔ساتھ میں خلیفۂ حضور مظہر شعیب الاولیاء حضرت علامہ الحاج غلام غوث علوی الہاشمی،اورمناظر اہل سنت حضر ت علامہ عطاء الرحمٰن صاحب قبلہ،اورشاعر اہلسنت زبیر فیضی بھی تھے۔وہ ایک شاندار جلسہ تھا جس میں ہم لوگوں کی شاندار تقریریں ہوئیں۔مزے کی بات یہ کہ اس وقت بھی ہمارے ساتھ میں موجود صاحب سجادہ شہزادۂ حضور مظہر شعیب الاولیاء پیر طریقت حضرت بابو مسعو احمد رضا علوی مدظلہ النورانی موجود تھے۔بعد جلسہ دوسرے دن حضرت پیر صاحب قبلہ کے ساتھ ہم لوگ انار کے کھیتوں کی سیر کیلئے گئے۔ پیر صاحب قبلہ مریدین کے کھیتوں میں اپنے ولیعہد کے ساتھ تشریف لے گئے،اورسب کھیتوں میں دعائیں بھی فرمائیں ۔حضرت کے یہ سفر ہمارے لئے عظیم یادگار کی حیثیت رکھتا ہے۔ جسے ہم کبھی بھول نہ پائیں گے۔اسی دن،ہم لوگ شام وہاں سے ممبئی کیلئے روانہ ہوگئے۔
بہت ساری باتیں ہیں کسے لکھیں اور کسے چھوڑ دیں۔وہیں پر داماد حضور مظہر شعیب الاولیاء حضرت وکیل سید آفاق احمد صاحب قبلہ سے بھی ملاقات ہوئی ،وکیل صاحب قبلہ کی خدمتیں خانوادۂ حضور مظہر شعیب الاولیاء کیلئے آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ رب العزت حضرت وکیل صاحب قبلہ کو عمر خضر عطا فرمائے! اوردائمی صحت وتندرستی سے نوازے ۔ آمین یارب العالمین۔

(بقیہ صفحہ ۳۰ کا)

حضرت ایک ایسا مسلک ہے جو دلوں میں نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی عشق کو قائم رکھتا ہے''۔اللہ کریم ان کے تربیت اطہر پر اپنی رحمتوں کی بے حساب برکھا فرمائے۔اوران کے پسماندگان کو صبر وشکر کی دولت بے بہا سے نوازے۔ اگر چہ وہ ہم میں نہیں ہیں لیکن ان کا مشن زندہ ہے۔ ان کا دینی کام ہمارے درمیان موجود ہے۔ مولائے کریم حضرت علامہ عبداللہ عارف صدیقی فیضی صاحب مدظلہ العالی کی عمر میں بے پناہ برکتیں عطا فرمائے جنہوں نے حضرت پیر مختار رضا علیہ الرحمہ کی خدمات کے اعتراف میں خصوصی رسالہ شائع کرنے کا اہتمام کیا۔ اپنے محسنوں کو یاد رکھنا ہمارے لئے بزرگوں کا طریقہ ہے۔اوریہی کامیابی کا راستہ ہے۔'' ☆☆☆

(بقیہ صفحہ ۵۲ کا)

جب کوئی حضور مظہر شعیب الاولیاء کی بارگاہ میں دعوت پیش کرتا،تو آپ فرماتے کہ مختابابو کو کھلا دو! ان کو کھلا دئے تو خلیفہ نے کھالیا
افسوس! وہ نوردیدۂ مظہر شعیب الاولیاء اب ہمارے درمیان نہیں رہے۔اللہ ان کے درجات کو بلند فرمائے!

☆فقیر بوریا نشیں تھا، انجمن سے اٹھ گیا☆

٪٪٪ **ڈاکٹر توصیف علوی B.E.M.S(AP) سدھارتھ نگر**

ہر دور کی تاریخ میں کچھ ایسی پرکشش اور باوقار شخصیتیں جنم لیتی ہیں جن کا بے داغ کردار، اور بے مثال عزم و استقلال اور عدیم النظیر جرأت واستقامت اپنے پورے عہد کیلئے نمونۂ عمل بن جاتی ہے۔ اور ان کے انقلاب آفریں کارناموں کے لافانی نقوش آنے والی نسلوں کیلئے مشعل راہ اور مینارۂ نور ثابت ہوتے ہیں، زمانہ اور اس کی آب وہوا سے خود متأثر نہیں ہوتے بلکہ وہ زمانہ پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اور اپنے فکر وفن کی وسیع دنیا میں ایک ایسے جہانِ نو کی تعمیر کرتے ہیں کہ آبادو کہسار، دشت وجبل، رزم وبزم جس جگہ اور جس طرف کان لگایئے بس انہیں کی داستانِ عظمت کی گونج سنائی دیتی ہے۔ ان کے نظریات وخیالات کا نمایاں تشخص ہر ایک کے دل ودماغ پر نقش ہونے لگتا ہے، اور انسانوں کا انبوہِ کثیر ان کے گرد اکٹھا ہو جاتا ہے۔ کچھ اس طرح کی فقید المثال شخصیتوں میں امین علم وحکمت فخر اسلاف واخلاف، جان مظہر شعیب الاولیاء فناء شعیب الاولیاء حضرت علامہ الحاج الشاہ محمد مختار احمد رضا علوی علیہ الرحمہ کی ذات مبارکہ بھی ہے۔

جس نے زندگی کا لمحہ لمحہ خدمت دین وخدمت خلق اور مسلک اعلحضرت کی ترویج واشاعت کیلئے وقف کردیا تھا، جس کی لازوال خدمات دین وملت کی آبرو اور زینت تاریخ ہے۔ اس کا ذکر اگر سرے سے کیا جائے تو ہمارے خیال سے زیادہ بہتر ہے۔

آپ کا اسم گرامی محمد مختار احمد رضا ہے۔ علوی سادات سے ہونے کی وجہ سے آپ علوی، اور سلسلۂ قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ سے خلافت واجازت کے سبب قادری چشتی لکھتے تھے۔ آپ کا سلسلۂ نسب کچھ اس طرح ہے۔

مختار الاولیاء محمد مختار احمد رضا علوی قادری علیہ الرحمہ، بن مظہر شعیب الاولیاء محمد صدیق احمد علیہ الرحمہ، بن حضور شعیب الاولیاء محمد یار علی لقد رضی المولیٰ عنہٗ

ابن فجر علی، بن خورشید علی، بن خان محمد، بن عبد المنان، بن عبد الرحمٰن، بن خدا بخش، بن سالار بخش، بن محمد علی، بن ہدایت علی، بن جان محمد، بن تاج محمد غازی، بن محمد داؤد، بن محمد قاسم، بن سالار محمد تاج، بن سالار محمد، بن سالار سیف الدین، بن سرخرو، بن عطاء اللہ غازی، بن طاہر غازی، بن طیب غازی، بن اشرف غازی، بن عمر غازی، بن ملک آصف غازی، بن شاہ بطل غازی، بن عبد المنان غازی عرف فرید الدین، بن محمد بن حنفیہ، بن سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ورحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

امین علم وحکمت حضور مختار الاولیاء علیہ الرحمہ مشرقی اتر پردیس کے ایک مشہور ومعروف ضلع، سدھارتھ نگر کے مشہور وشہر بانسی سے تقریباً ۱۴ رکلومیٹر پچھم جانب واقع قریہ براؤں شریف میں شریعت مطہرہ کا پابند اہل اللہ گھرانے میں ایک خدا رسیدہ بزرگ حضور مظہر شعیب الاولیاء صوفی الشاہ

محمد صدیق احمد علیہ الرحمہ کے نسل سے ۱۹۷۶ء میں پیدا ہوئے۔

درجہ پرائمری سے لیکر فضیلت تک تعلیم اپنے جدامجد کی قائم کردہ مرکزی ادارہ دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف میں ہوئی۔۱۹۸۴ء میں والدمحترم سرکار مظہر شعیب الاولیاء نے تمام سلسلوں (جو آپ کو اپنے والدمحترم حضور شعیب الاولیاء سے ملی تھی) سلسلۂ قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ، نقشبندیہ، ضیائیہ، برکاتیہ، رضویہ، یارعلویہ کی خلافت واجازت سے نوازا۔ اور خانقاہ فیض الرسول کا سجادہ نشین ودارالعلوم فیض الرسول کا ناظم اعلیٰ مقرر کیا۔

جب آپ کی عمر پچیس سال کی ہوئی تو والدمحترم کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔نو جوانی سے لیکر عین جوانی تک اپنے اباء واجداد کے مشن کو بحسن وخوبی انجام دیتے رہے۔

حضور مختار الاولیاء علیہ الرحمہ مذہب اہل سنت وجماعت کے فروغ واستحکام میں خوب سرگرم عمل رہے۔آپ کے دل میں مذہب ومسلک کا سچا درد تھا۔ان کے مسلکی حمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ضلع سدھارتھ نگر میں بچوں کے تعلیم کیلئے کئی ایک قابل رشک ادارے ہیں، مگر بچیوں کیلئے جماعت اہل سنت کا کوئی قابل فخر ادارہ نہ تھا، کہ جہاں بھولے بھالے سنی مسلمان اپنی بچیوں کو تعلیم دلاسکیں، بہت سے لوگ مجبور ہوکر جماعت اہل حدیث ودیوبندیوں کے مدرسہ میں اپنی بچیوں کا داخلہ کرادیتے۔ جماعت اہلسنت کی ہونہار بچیوں کا وہابیہ ،دیابنہ کے مدرسوں میں تعلیم ہونا ایک ناسور کی شکل اختیار کرتا جارہا تھا۔ قوم کی زبوں حالی، جہالت کی تاریکی اور بڑھتی بدعقیدگی کو دیکھ کر حضور مختار الاولیاء نے اکناف واطراف میں مذہب ومسلک کی اشاعت، اورقوم کی بچیوں کو زیور تعلیم سے آراستہ وپیراستہ کرنے کیلئے ضلع سدھارتھ نگر کے مشہور قصبہ اٹوابازار میں ایک دینی قلعہ قائم کیا، اوراس کا نام بنت رسول سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہراء کی طرف منسوب کرتے ہوئے ''جامعہ فاطمۃ الزہراء'' رکھا۔

مختار الاولیاء کی شبانہ روز مشقت وجفاکشی کے نتیجے میں اس کی عمارتیں آسمان کی رفعتوں سے باتیں کرنے لگیں۔اور دور دراز کے علاقوں سے کنیزان فاطمہ کا قافلہ تحصیل علوم نبوت کیلئے جامعہ کے صحن میں اترنے لگا۔آج بھی جامعہ اپنے تعلیمی اور مسلکی مشن کا پورے زوروشور کے ساتھ لہرارہا ہے۔

مگر افسوس! کہ اہلسنت کا وہ عظیم محسن جو پوری زندگی مذہب حق وصداقت کی ترویج واشاعت میں سرگرداں رہا، جو ملک کے مختلف بلاد وامصار اورقریات ودیہات میں اپنے جدامجد کے مشن سے سرمستان عشق کے قلوب واذہان کو جلا بخشتا رہا، جو اپنی گراں قدر تبلیغی دوروں کے ذریعہ فرقہائے باطلہ کا ردّ بلیغ فرما کر اہلسنت کی حقانیت کا جھنڈا لہراتا رہا، جو اپنی گوناں گوں خدمات کی بنیاد پر اپنے اسلاف واکابر کی نگاہوں میں قابل قدر اور مستند ہوتا گیا۔ جماعت اہلسنت کا ایک عظیم سپاہی جس نے ۲۱؍محرم الحرام ۱۴۳۹ھ مطابق ۱۲؍اکتوبر کو رات ۱۰؍بجکر ۱۵؍منٹ پر دار فانی سے دار بقاء کی طرف منتقل ہوگیا۔

اس طرح ہمارے ایک شیخ طریقت کی بے لوث خدمات سے مذہبی دنیا کے ساتھ علمی وادبی دنیا بھی محروم ہوگئی۔

ہمارا شیخ قدردانوں کے نزدیک آج بھی محترم ہے اورانشاء اللہ قیامت تک رہے گا۔ بقول علامہ نعیم الدین بہاری

ع وفا شعور دل میں، دردبیکراں لئے ہوئے
فقیر بوریانشیں تھا، انجمن سے اٹھ گیا

مختارالاولیاء کی خوردنوازی

٭٭٭ مولانا **عبداللہ نظامی** بک ڈپو ڈومریا گنج سدھارتھ نگر

شہزادۂ مظہرشعیب الاولیاء حضرت مولانا مختار احمد رضا علوی کا اتنی جلدی داغ مفارقت دے جانا واقعی ان کے حلقۂ ارادت کے لئے ایک اندوہناک سانحہ ہے۔ خانقاہ فیض الرسول سے وابستہ افراد کی آنکھیں ہی نم نہ ہوئیں ، بلکہ دل ودماغ بھی بحر تحیر میں ڈوب گیا۔

مولانا موصوف چونکہ گوناگوں خوبیوں کے حامل تھے۔ اسلئے مقبول خلائق ہونے کے ساتھ پیرزادہ اور ولی زادہ بھی تھے۔ جس ماحول میں آپ کی پرورش ہوئی ہندوستان کے بڑے بڑے علماء وفضلاء کی نگاہ توجہ نے آپ کو گوہر نایاب بنادیا تھا۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ آپ نے اپنے اس والدمحترم کی گود میں لوریاں پائی تھیں جو خانوادہ فیض الرسول کا چشم وچراغ ہندوستان کے علماء میں صف اوّل کے صوفی دینی ودنیاوی صلاحیتوں پر یکساں دسترس رکھنے والے ، ملک کے بااثر اور ممتاز صوفی کی ذات والاصفات ہے۔ اسلئے بلاشبہ یہ کہنے میں کوئی مبالغہ نہ ہوگا کہ حضرت علامہ الحاج محمد مختاراحمد رضاعلوی کی زندگی روز اول سے وقت آخر تک صحبت صالحاں، تربیت بزرگاں اور نیک سیرت انسانوں کے بیچ میں گزری۔ راقم الحروف آپ کی نوجوانی سے لیکر جوانی تک ، اور رشتۂ ازدواج کے رسوم ورواج سے لیکر دم آخر تک دست بوسی کا شرف حاصل کرتا رہا۔ وہ ایک اچھے مصلح ، ہمارے بہترین دوست، بڑے کرم فرما تھے۔ بے تکلفی کی بنیاد پر میں اپنا درد دل بھی بیان کرڈالتا اور بروقت ضرورت اپنی حاجت وچاہت بھی کہہ ڈالتا، جس کے نتیجہ میں بارہا میں نے استفادہ بھی حاصل کیا۔ آپ ہمیشہ اچھی صلاح کے ہمراہ تجارت پر باالخصوص توجہ دینے پرزوردیتے ، چونکہ فطرتاً حصول تعلیم کے بعد سے ہی میں کاروبار کا متلاشی ہوگیا تھا، اسلئے میرے ذوق کو پرکھ کر ہی آپ نے اس کتب فروشی کی لائن میں آجانے کا مشورہ دیا، اور بحمدہٖ تعالیٰ آخر تک میری معاونت اس حد تک فرماتے رہے کہ اگر جامعہ فاطمۃ الزہراء کے لئے دوچارسو کتابیں درکار ہوتیں یا حلقہ ارادت کے کسی فرد کو کسی بھی کتاب کی ضرورت ہوتی تو فوراً ہماری دوکان پر بھیج دیتے، یا یہیں سے لینے کی تلقین فرماتے۔

افسوس! آج جبکہ وہ ہمارے درمیان نہیں ہیں۔ ان کی یادیں رہ رہ کر دل کے نہاں خانوں کو جھنجھوڑ دے رہے ہیں۔ بارہا ان کی معیت میں رہنے کے ناطے ہر اس واقعے پر خیال ٹک جاتا ہے جو ان کی زندگی کے ایام میں میرے روبروپیش آیا تھا۔

بات ۱۹۹۳ء کی ہے میں ہوش وخرد کی منزل سے قریب ضرور تھا مگر ابھی پہونچا نہیں تھا۔ طالب علمی کا آخری زمانہ چل رہا تھا، سند فضیلت اسی سال ملنی تھی، جانے کا خیال آیا، بے سروسامانی کا عالم تو بہرحال طلبہ کے ساتھ جڑا رہتا ہے لیکن میں کچھ زیادہ ہی فاقہ مست رہتا تھا، اس کی وجہ کچھ اور نہیں بلکہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ میری فیاضی

تھی، جو مہینہ بھر کا خرچ گھر سے لیکر آتا ہفتہ گزرنے سے پہلے اڑا کر اپنی دیرینہ عادتوں پر لوٹ آتا۔ بہر حال! اس وقت بھی چند روپیوں کے علاوہ میرے پاس کچھ نہیں تھا، کسی بزرگ کے عرس کا موقع تھا مدرسے میں تین یوم کی چھٹی ہوگئی تھی، سوچا کہ چھٹی کا فائدہ اٹھانا چاہئے آناً فاناً تیار ہوکر کچھوچھہ مقدسہ کے لئے تیار ہوکر چل نکلا، بڑی مشکل سے فیض آباد تک پہونچا، اب زادسفر بالکل ہی ختم ہو چکا تھا خیال آیا کہ یہیں شہر میں ہمارے رفیق محترم مولانا سراج الدین نظامی صاحب پڑھا رہے ہیں انہیں سے کچھ قرض لیکر اپنا سفر پورا کروں گا۔ یہی سوچ کر فیض آباد چوک کی طرف پاپیادہ چلنے لگا، اتفاقاً چوک کے چاروں طرف گاڑیوں کی لمبی قطاریں لگی ہوئی تھیں، پوری سڑک جامد تھی، صرف گاڑیوں کے ہارنوں کی آوازیں چیخ رہی تھیں اسی درمیان پیچھے سے کسی نے میرا نام لیکر بلایا، مڑ کر دیکھا تو روڈویز کی ایک بس میں حضرت موصوف تشریف فرما ہیں، اور اپنا ہاتھ باہر نکال کر مجھے قریب آنے کا اشارہ فرما رہے ہیں، میری خوشی کی انتہاء نہ رہی بس کے اندر جا کر دست بوسی کی اور برابر کی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ جام کھلنے سے پیشتر ہی میں نے اپنی ساری روداد سنا ڈالی، اور کچھ سفر خرچ عطا کر دینے کیلئے التجا بھی کی۔ لیکن واقعی مشیت ایزدی جب مدد کو آتی ہے تو عقل حیران رہ جاتی ہے۔ حضرت والا نے جب میرے ارادے کو سنا تو فرط مسرت سے اچھل پڑے، ایسا لگ رہا تھا جیسے مجھے نہیں بلکہ انہیں کوئی گوہر نایاب مل گیا ہو۔ فرمایا۔ ''کل سید مظفر حسین صاحب علیہ الرحمہ کے بچی کی شادی میں شرکت کے لئے میں بھی وہیں چل رہا ہوں، چلو بہت اچھا رہے گا'' اتنا سنتے ہی دل باغ باغ ہوگیا، مسرتوں کی انتہاء نہ رہی۔ پھر کیا تھا نہ پیسوں کا غم، نہ اکیلا پن کا احساس! ایسا شاندار سفر گزرا کہ پورے تین یوم دعوتوں کے ہمراہ زیارت مخدوم پاک سے سرفراز ہوتے اور پھر واپس دارالعلوم آگئے۔'

البتہ! یہ اور بات ہے اس واقعے کے دو تین ماہ بعد ہی کچھ ایسے ناسازگار حالات پیدا ہوگئے کہ ہم لوگوں کی بے قدری نے منتظمہ کمیٹی کو اس بات پر مجبور کر دیا کہ ہمارے ساتھ مزید ہمارے سات ساتھیوں کو مدرسہ سے نکال دیا جائے۔ چونکہ ہم لوگ مدرسہ کے ضابطے پر عمل کم اور من مانی زیادہ کرتے تھے۔ اسلئے اس سخت فیصلے پر نظر ثانی کی کوئی امید باقی نہیں رہ گئی تھی۔ البتہ! ہمارے گروپ کے ساتوں لڑکوں کے ماتھے پر شکن تک نہ تھی، لیکن جب اس حقیقت سے حضرت مولانا مختار احمد رضا صاحب کو واقفیت ہوئی تو ایسا لگا گویا ہم لوگوں کی تشویش آپ کے اندر منتقل ہوگئے ہوں۔ اس دن آپ کی الجھن کا اندازہ ہر دیدہ نظر نے محسوس کیا تھا۔ جب احاطۂ خانقاہ میں ہم مخرجین کو طلب کیا تو بوجہ ضد وہاں جانے سے انکار کر دیا، اور گاؤں کی مسجد میں اپنے بوری بستر کے ساتھ جم گئے، بعد نماز عشاء گرمی کافی ہو رہی تھی اس لئے شب گزاری کے لئے مسجد کی چھت کا انتخاب کیا گیا، جو بستر مدرسے سے لائے تھے اسی کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا کر مستقبل کا لائحہ عمل طے کرنے لگے کہ معاً حضرت والا بہ نفس نفیس خود تشریف لے آئے اور وہیں ہمارے پھٹے پرانے بستر پر بیٹھ کر دیدہ وشنیدہ حالات کا اعادہ کیا، پھر ہم لوگوں کے کھانے کے بارے میں پوچھا کہ کہیں سے کھانا کھایا کہ نہیں، چونکہ ہم لوگ صبح سے بھوکے تھے، اسلئے ان کے استفہامیہ جملے سے چڑھ کر تنقیدی جواب دیا کہ حضور! خانۂ خدا میں معتکف ہوکر نزول من وسلویٰ کا منھ کھولے انتظار کر رہے ہیں۔

اتنا سن کرفوراً آپ نے اپنے خادم کو بلایا اور گھر بھیج کر حکم دیا کہ جو بھی کھانا میسر ہو لے آؤ۔ کچھ ہی دیر میں ہم نے دیکھا کہ ایک بڑی رائس پلیٹ میں چاول، دال اور دو کچھ سبزیاں وغیرہ حاضر ہیں۔اس دن یقیناً آپ کی کرم فرمائی پر اسلئے کچھ زیادہ ہی ممنون ہوا کہ دچھوٹا منھ بڑی بات والی کہاوت پر بھی حضرت کے چہرے سے شکن ظاہر نہیں ہوتی، ورنہ کون ایسا محسن ہے جو بلا کسی مقصد کے ہم لوگوں کے ساتھ اس طرح کا حسن سلوک کرتا۔'

اس دن شدت بھوک نے کچھ زیادہ ہی پریشان کردیا تھا، اسلئے واقعیٔ وہ دال چاول کافی لذت بخش ثابت ہوئی، خوب شکم سیری کے ساتھ جب ہم سب فارغ ہوگئے تب حضرت وہاں سے اپنے حجرہ میں گئے، اس وقت رات کے تقریباً ایک بج رہے تھے۔صبح نماز فجر سے جیوں ہی فارغ ہوئے، حضرت کے خادم نے دستک دیا کہ آپ سب کو حضرت خانقاہ میں بلائے ہیں۔ہم سب وہاں پہونچ گئے، چونکہ مسجد خانقاہ کے عقب میں ہی واقع ہے۔اسلئے دو تین منٹ میں پہونچ گئے، حجرے میں پہونچ کر دیکھا تو استاذ محترم مفکر ملت حضرت مولانا محمد حنیف صاحب قبلہ قادری علیہ الرحمہ موجود ہیں۔ تھوڑی دیر حضرت قادری صاحب نے حالات حاضرہ کا جائزہ لیا کہ ناشتہ وغیرہ آگیا، ہم سب نے ناشتہ کیا، پھر قادری صاحب نے حضرت موصوف کی ایماء پر مشورہ دیا کہ تم لوگوں کا آخری سال ہے اسلئے سال خراب ہونے سے بہتر ہے کہ تم سب چرّہ محمد پور چلے جاؤ، اسی سال وہاں خواجہ مظفر حسین صاحب کا انتخاب ہوا ہے۔تعلیم کا معیار بہتر ہے جو چار، چھ مہنیہ بچے ہیں اپنی تعلیم کو پایۂ تکمیل تک پہونچاؤ، ہم نے وہاں کے مینیجر کو خط لکھ دیا ہے ساتھ لیتے جانا داخلہ ہو جائے گا۔

مولانا قادری صاحب کے اس تشفی بخش مشورے میں اسی وقت اتنی اپنائیت تھی کہ جیسے قلم وقرطاس کے ذریعہ بیان نہیں کیا جاسکتا۔ بخوشی ہم سب نے قبول کرلیا اور چرہ محمد پور کیلئے وہیں مسجد کے صحن سے رخت سفر باندھ لیا۔لیکن اس وقت بھی زادِ سفر حائل سفر تھا، جسے مولانا مختار احمد صاحب نے ساتوں لڑکوں کو بھرپور مدد کر کے نم آنکھوں سے پورا کردیا۔

چنانچہ! ۲۴/جنوری ۱۹۹۴ء کو صحن دارالعلوم نورالحق چرہ محمد پور سے سند فضیلت سے سرفراز کیا گیا۔''

اسی طرح ابھی ۲۰۱۲ء کا واقعہ ہے۔میری تجارت بحمدہٖ تعالیٰ بہترین چل رہی تھی۔حضور کا جب بھی اپنے حلقہ احباب میں ڈومریا گنج سے ہو کر جانا ہوتا تو ہر حال میں ہماری تجارت گاہ پر رکتے، خیریت دریافت کرتے، اس زمانے میں حالات نے کچھ ایسا ماحول تیار کردیا تھا کہ جس دوکان میں میں کرایہ داری پر رہ رہا تھا مالک نے دوکان خالی کردینے کا حکم جاری کردیا تھا، کسی دوسری معیاری دوکان کا انتخاب نہیں ہو پا رہا تھا۔ تلاش بسیار کے بعد مایوسی کے عالم میں اسی محو پر اپنی توجہ مرکوز کئے بیٹھا تھا کہ اتفاقاً حضرت کی آمد ہوگئی، اپنی روایتی رسم ورواج کے مطابق نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ تشریف لائے لیکن میرے چہرے پر عیاں مغموم لکیروں کو بہت باریکی سے پرکھ لیا، خیریت پوچھنے کے بجائے تحکمانہ لہجے میں سوال کیا کہ "تمہیں کیا پریشانی ہے جو اتنا اداس ہو؟" میں نے اپنی ملحقہ فکر سے حضرت کو مطلع کردیا، سننے کے بعد فرمایا۔"اتنی چھوٹی بات کے لئے کبیدہ خاطر کیوں ہو جاتے ہو؟ اللہ مددگار ہے تم اپنی تجارت اپنے ذاتی مکان میں منتقل کرو۔خدا نے چاہا تو یہاں سے ماسوا ملے گا۔''

واضح رہے کہ اس وقت بفضل اللہ الکریم ہم نے ادیب شہیر حضرت علامہ جمال احمد خاں صاحب قبلہ رضوی کی بدولت ایک چھوٹی سی دوکان مشترکہ طور پر بنوالی تھی، فرق صرف اتنا تھا کہ وہ دوکان روڈ کے حاشیہ سے تقریباً ایک سو فٹ اندر ہے۔ اسلئے وہاں دوکان منتقل کرنے میں تردد ہو رہا تھا۔ لیکن جب حضرت موصوف نے یقین محکم کے ساتھ ہمیں تسلی دے کر خدائے ذوالجلال کے رزاق ہونے پر ایمان ویقین رکھنے کا حکم دیا تو ہم نے اپنا ارادہ مضبوط کر کے اپنی ہی دوکان سجانے سنوارنے میں لگ گئے۔ تقریباً ایک ماہ بعد جب افتتاحی پروگرام کیا تو اس وقت حصول برکت وفاتحہ خوانی کے لئے حضرت کو ہی آنے کا اصرار کیا، وہ دن جمعرات کا تھا، حضرت تشریف لائے اور دعاؤں کے ساتھ کچھ روپئے عطا کر کے فرمایا یہ امانت اپنے غلے میں رکھ لو، اسے خرچ نہیں کرنا۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا، آج بھی وہ روپئے ہمارے غلے کی زینت وبرکت ہیں۔ اور بحمدہٖ تعالیٰ ہماری تجارت وہاں سے کافی اچھی چل رہی ہے۔'

البتہ! افسوس اس بات کا ہے کہ اب ہم کسے اپنا مسیحا بنائیں گے؟''

ابر رحمت ان کی مرقد پر گہر باری کرے۔ آمین۔

مختار الاولیاء کی اشاعت پر ہم ادارہ ''اسلامی آواز'' کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ رب العزت مرحوم ومغفور پیر صاحب کے درجات کو بلند فرمائے! نیز ہمارے کاروبار میں برکت وترقی عطا فرمائے! اور اہل وعیال کو سلامی وصحت عطا فرمائے! فیضان شعیب الاولیاء جاری رہے۔

صاحبزادہ محمد مرتضیٰ علوی الہاشمی وبرادران مین روڈ بیگن واڑی گوونڈی، ممبئی

اسلامی آواز کے سلسلہ میں چند مادہائے تواریخ

از: **ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی**...... بریلی شریف

(۱) دین کا پیام زریں اسلامی آواز
وصف وثنائے پالیں اسلامی آواز
تو ہے جلائے ایماں قرآنی پیغام
حق کی صدائے شیریں اسلامی آواز

۲۰۰۰ء

﴿ زبروبینہ میں ﴾

(۲) نوائے رضا کی گونج ہے واللہ اسلامی آواز

۱۴۲۱ء

(۳) ہے نوائے رضا کی بازگشت اسلامی آواز

شعیب الاولیاء ومظہر شعیب الاولیاء وجان مظہر شعیب الاولیاء حضرت علامہ الحاج محمد مختار احمد رضا علوی قادری چشتی علیہ الرحمہ جن کی بارگاہ ناز سے ہم عقیدتمندوں کی زندگی میں بہار آئی۔

یہ جان کر بے حد خوشی ہوئی کہ ''**اسلامی آواز**'' سہ ماہی مجلّہ بگولہوا ''**مختار الاولیاء نمبر**'' پر خصوصی شمارہ نکال رہا ہے۔ اس موقعہ پر ہم خاندان والے اسلامی آواز کے ایڈیٹر مولانا الحاج عبداللہ عارف صدیقی کو پرخلوص مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

منجاب: الحاج یار محمد خان صاحب
غیبی نگر بھیونڈی مہاراشٹرا

☆ ایسا کہاں سے لاؤں تجھ سا کہیں اسے !!! ☆

٭٭٭ **مفتی محمد جعفر صدیقی رضوی فیضی** کرلوسکرواڑی سانگلی مہاراشٹرا

موت العالم موت العالم! حق و سچ ہے کہ ایک عالم ربانی کا پردہ فرما جانا ایک عالم کی موت ہے۔ اس دنیا میں نہ جانے کتنے انسان جنم لیتے ہیں اور دار بقاء کی جانب کوچ کرجاتے ہیں۔ آمدورفت کا یہ سلسلہ چلتا رہا ہے اور چلتا رہے گا۔

مگر یہ بھی ایک سچی اور پکی بات ہے کہ ہر آنے اور جانے والے ایک جیسے نہیں ہوتے ہیں۔ کچھ آنے والے تو ایسے ہوتے ہیں کہ انہیں اپنے آنے کے مقصد کا بھی پتہ نہیں ہوتا، جانوروں کی طرح صرف اپنے لئے زندگی گذار دیتے ہیں، اور ایک دن چلے بھی جاتے ہیں، جن کے جانے کی خبر سے پڑوسیوں، محلّہ والوں کی آنکھیں بھی نم نہیں ہوتیں۔ لیکن انہیں آنے والوں میں کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے دلوں میں خدمت خلق کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر موجزن ہوتا ہے۔ ان کے سامنے زندگی کے صرف ایک ہی نہیں بلکہ کئی ایک مقاصد ہوتے ہیں۔ اپنوں اور بیگانوں کی آرزوئیں وتمنائیں ان سے وابستہ رہتی ہیں، اور جب وہ جاتے ہیں تو پوری انسانیت دم توڑتی ہوئی نظر آتی ہے۔ انہیں تاریخ ساز نفوس میں حضور سیدی سرکار حضرت علامہ الحاج الشاہ محمد مختار احمد رضا علوی علیہ الرحمہ سابق سجادہ نشین خانقاہ فیض الرسول و ناظم اعلیٰ دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف و بانی جامعہ فاطمۃ الزہراء اٹوا بازار، سدھارتھ نگر یوپی اور جامعہ صدیقیہ فیضان العلوم سانگولہ، شولہ پور مہاراشٹرا ہیں۔ جس کے مہتمم حضرت علامہ عبدالحیٔ صاحب قبلہ مادر علمی (دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف) کے فرزند ارجمند ہیں۔ مہاراشٹرا کے علاقہ میں فیضان شعیب الاولیاء ومظہر شعیب الاولیاء لٹارہے ہیں۔ حضور مختار الاولیاء علیہ الرحمۃ والرضوان اب ہمارے درمیان نہیں رہے مگر آنے والی نسلوں کے لئے جگہ جگہ نقوش قدم چھوڑ گئے ہیں۔ ع

ارباب چمن ان کو بہت یاد کریں گے
ہر شاخ پہ وہ اپنا نشاں چھوڑ گئے ہیں

عالم اسلام بالخصوص ابنائے فیض الرسول و یار علوی برادران کو روتا بلکتا چھوڑ کر داعیٔ اجل کو لبیک کہتے ہوئے حضور شعیب الاولیاء ومظہر شعیب الاولیاء حضرت بابو میاں علیہم الرحمہ کے جوار رحمت میں جا بسے۔ حضور مختار الاولیاء علیہ الرحمہ کے اسلامی روشن کارنامے ان کی یادگار ان شاء اللہ تعالیٰ صبح قیامت تک باقی رہیں گے۔

خدا رحمت کند بر ایں عاشقان پاک طینت را

آپ علیہ الرحمہ، حضور سرکار شعیب الاولیاء ومظہر شعیب الاولیاء کے مکمل پرتو تھے۔ ان حضرات کے روحانی، نورانی، عرفانی فیضان کے امین وقسیم تھے۔ آپ کے ذریعہ حضور سیدی سرکار شعیب الاولیاء ومظہر شعیب الالیاء کے فیضان وبرکات کے چشمے جگہ جگہ جاری ہیں۔ اور ان شاء اللہ تا قیامت جاری رہیں گے۔ کیونکہ آپ نے اپنے پیچھے اپنی خانقاہ کے چشم وچراغ اپنے فرزند عزیز حضرت محمد مسعود

رضاعلوی کوہم یارعلویوں کیلئے چھوڑ گئے ہیں۔ جن کے اندر اہل بصیرت نے ابھی بچپن ہی میں دیکھ لیا ہے کہ یہ تارا انشاء اللہ تعالیٰ مستقبل میں رشدوہدایت کا آفتاب وماہتاب بن کر چمکے گا۔مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیب پاک صاحب لولاک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے موصوف کی عمر میں برکت عطافرمائے!اور ہمیشہ شادوآبادرکھے! آمین یارب العالمین۔

کہاجاتاہے کہ درخت اپنے پھل ،استاد اپنے شاگرد،باپ اپنے بیٹے اور پیراپنے مرید سے پہچاناجاتاہے۔آپ کے مریدوں کی تعدادایک لاکھ سے زیادہ ہوگئی ہے۔جس میں عوام کی تعدادکم علمائے کرام اورحفاظ کرام کی تعدادزیادہ ہے۔

''ابنائے فیض الرسول'' گروپ کے ایک ممبرکی وہاٹس ایپ رپورٹ کےمطابق آپ کی نمازجنازہ میں ستر ہزار کم وبیش آپ کےمریدوں،عقیدت مندوں،علماءوطلباء اورمشائخ کی تعدادنے شرکت کی۔جس نے جہاں سناوہیں سے پروانہ واردوڑتا بھاگتا چلاآیا جونہیں آسکا وہ وہیں پرپلکوں کی بوجھ کےساتھ ایصال ثواب کی محفل قائم کی۔میں نے سوچا یااللہ! شمع مختارالاولیاءکے پروانوں کی تعداد اتنازیادہ کیسے ہوگئی؟ تومجھے ایک حدیث پاک کامفہوم یادآرہاہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' جب بندہ ایمان وعقیدہ درست کرلینے کے بعد حبیب خداکے محبت کے ساغر میں ڈوب کرآپ کی اطاعت وفرمانبرداری کرتاہے تواللہ تعالیٰ حضرت جبرئیل علیہ السلام کوبلاکرفرماتاہے کہ اے جبرئیل! میں فلاں بندے سےمحبت کرنے لگاہوں،کیونکہ وہ میرےمحبوب سےمحبت کرتے ہوئے ان کی اطاعت کرتاہے۔تو،توبھی ان سے محبت کر! پھرجبرئیل اس بندے سے محبت کرنے لگتے ہیں ،اورپھروہ آسمانی مخلوق میں اعلان کرتے ہیں کہ اے اسمانی مخلوق! اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتاہے،تو،تم بھی اس سےمحبت کرو! توآسمانی مخلوق بھی اس بندے سےمحبت کرنےلگتی ہے۔پھروہ آسمانی مخلوق زمین والوں میں اعلان کرتے ہیں اے زمین والو! اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتاہےتوتم بھی اس سےمحبت کرو!''۔

تو جس بندے سے اللہ تعالیٰ وجبرائیل وآسمانی مخلوق اورزمینی مخلوق محبت کرنے لگتے ہیں اسی کوغوث اعظم،خواجہ اعظم، مجدد اعظم،مفتی اعظم ،اورحضور شعیب الاولیاء،مظہرشعیب الاولیاءمختارالاولیاء وغیرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم ورحمہم اللہ تعالیٰ علیہم) کے نام سے یاد کرتے ہیں۔آپ کے مریدوں کاتصلب سنی صحیح العقیدہ اورمسلک اعلیٰ حضرت پراستقامت اس بات کی واضح دلیل ہے کہ آپ کی زندگی مبارک''**الحب فی اللہ والبغض فی اللہ**'' کی عملی تفسیرتھی اوریہ ایساعمل ہے جوخدائے تعالیٰ کے نزدیک سارے اعمال میں سب سے زیادہ مقبول ومحبوب ہے۔آپ شاتمان رسول اورباغی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک دہکتاہواانگارہ اورغلامان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے پیارومحبت کاابرکرم تھے۔آپ کی شخصیت ایسی قدآورتھی کہ جہاں سے بھی دیکھاجاتاممتاز ومنفردنظرآتی تھی۔آپ کی زندگی مبارک سنیت کی ترویج واشاعت کیلئے وقف تھی۔آپ نے پیری مریدی کودنیا کمانے کاپیشہ نہیں بنایاتھاجوکچھ مریدوں کی طرف سے بطورنذرانہ آتاسب کےسب مرضی الٰہی وخوشنودی رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطرخرچ فرمادیتے تھے۔سخاوت کافیضان آپ اپنے جدامجدحضرت علی مولائے کائنات کرم اللہ وجہہ الکریم سے

ملا تھا۔آپ علیہ الرحمہ خلق عظیم پرعمل کرنے کی انتھک کوشش فرماتے رہے۔آپ کی شفقت طلبہ پر یکساں ہوتی تھیں۔ علمائے کرام سے خوش اخلاقی، پیارومحبت سے پیش آتے ،نذرانے وتحائف عطافرماتے۔دعاوتعویذات سے فی سبیل اللہ خلق خدا کی خدمت فرماتے۔غرض کہ آپ کی ذات عوام وخواص اورطلبہ وعلماء کیلئے مرجع تھی۔مہمان کے آنے پر بہت خوش ہوتے ،شاندار مہمان نوازی فرماتے اوردل کی اتھاہ گہرائیوں سے دعائیں دیتے۔ جہاں تشریف لے جاتے وہاں مسجد ومدرسہ کی تعمیری شکل میں حضورسرکارسیدی شعیب الاولیاءعلیہ الرحمۃ والرضوان کی یادگارچھوڑکرآتے۔

ورق تمام ہوااورمدح باقی ہے
سفینہ چاہئے اس مدح بیکراں کیلئے

من لم یشکرالناس لم یشکر اللہ "کےمطابق ناشکری کامجرم ہوں گا،اگریہاں اپنے کرم فرماممتاز الفقہاء حضرت علامہ مفتی منظور احمد یارعلوی صاحب قبلہ (مصنف فتاوٰی یارعلویہ) کی بارگاہ میں ہدیہ تشکر کے ہارپھول نہ پیش کروں ،جنہوں نے حضورسیدی سرکارمختارالاولیاءعلیہ الرحمہ کے متعلق مضمون لکھنے کی ترغیب اوربھرپورفراخ دلی کے ساتھ اپنے گراں قدرمشوروں سےنوازا۔پروردگاراپنے پیارے حبیب رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے وطفیل علم وعمرمیں برکت عطافرمائے!اورہمیشہ شادوآبادرکھے!آمین

حضورمختارالالیاءکی عظیم یادگار

جامعہ فاطمۃ الزہراءنسواں اسکول

اٹوابازارضلع سدھارتھ نگریوپی

پیرطریقت مختارالاولیاء حضرت علامہ الحاج الشاہ محمدمختاراحمدرضا علوی قادری چشتی علیہ الرحمہ سابق سجادہ نشین خانقاہ فیض الرسول براؤں شریف وناظم اعلیٰ دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف نے بچیوں کی تعلیم وتربیت کیلئے ایک عظیم الشان ادارہ قائم کیا جہاں ۲۵۰/بچیاں۱۲/معلمات کی نگرانی میں رہ کر دینی تعلیم کے حصول میں لگی ہوئی ہیں۔ جسے مختارالاولیاء نے اپنے خون جگر سے سینچا اوراسے پروان چڑھایا۔ طالبات کے رہنے،کھانے ،پینے کاانتظام کیا۔جوآج بھی شاہراہ ترقی پرگامزن ہے۔ جملہ مریدین ،متوسلین،معتقدین سے اپیل ہے کہ حضورمختارالاولیاء کے اس عظیم یادگارکوہرموقع پریادرکھیں۔اوراسکی ترقی میں ممکنہ تعاون فرمائیں۔

صاحبزادہ سیدمحمد جمال احمدرضاعلوی
مینیجر: جامعہ فاطمۃ الزہراءنسواں اسکول اٹوا
سدھارتھ نگریوپی(انڈیا)9838956712

ادارہ "اسلامی آواز کے اس قابل فخر کارنامے

مختارالاولیاء نمبر کےنکالنے پرہم دل کی اتھاہ گہرایوں سےمبارکباد پیش کرتے ہیں۔اس نے اس نمبرکے ذریعہ ایک قابل فخرشخصیت اورایسے عاشق رسول کی درخشندہ وتابندہ زندگی کے بکھرے ہوئے موتیوں کویکجا کردیاجوجنت کے سبززاروں میں بھی طیبہ کی بہاریں ڈھونڈرہی ہیں۔

سیدمحمد آفاق احمد وجملہ داماداں مظہرشعیب الاولیاءعلیہ الرحمہ براؤں شریف

جانثار اعلیٰ حضرت، حضرت مختار تھے

پاسبان قوم وملت حضرت مختار تھے
مرکز عشق وعقیدت حضرت مختار تھے
میرے آقا کی عنایت حضرت مختار تھے
غوث وخواجہ کی کرامت حضرت مختار تھے
حضرت یارعلی کے فیض سے پرنور تھے
ماہتاب علم وحکمت حضرت مختار تھے
گلشن یارعلی کے اک شگفتہ پھول تھے
جاں نثار اعلیٰ حضرت حضرت مختار تھے
پیکر اخلاق تھے، سادہ طبیعت ان کی تھی
مخزن لطف وعنایت حضرت مختار تھے
وہ گئے رب کے قریں پر یاد ان کی ہے ابھی
دل، جگر کی اک امانت حضرت مختار تھے
دامن دل پر رقم ان کی ادائے دل ربا
شفقت والفت، محبت حضرت مختار تھے
مسلک احمد رضا ان کا مشن تھا عمر بھر
خادم دین رسالت حضرت مختار تھے
کہہ رہے ہیں اس لئے عارف مریدین آج بھی
میرے ایماں کی حرارت حضرت مختار تھے

غیاث الدین احمد عارف مصباحی

خادم التدریس : مدرسہ عربیہ سعید العلوم
یکما ڈپو چھپی پور مہراج گنج

مرکز اہل محبت حضرت مختار ہیں

رہبر راہ شریعت حضرت مختار ہیں
باخدا پیر طریقت حضرت مختار ہیں
مظہر یارعلی کے پیکر اوصاف حضرت مختار ہیں
صاحب علم و مروت حضرت مختار ہیں
ہے حقیقت بالیقیں گدی نشیں ہیں آپ ہی
یارعلی گلشن کی زینت حضرت مختار ہیں
دل جھکاتے ہیں جہاں آ کر سبھی اہل وفا
مرکز اہل محبت حضرت مختار ہیں
بزرگوں کو جو ملا والد نے سب کر دی عطا
پاگئے ہر خیر وبرکت حضرت مختار ہیں
بات حق ہے جو کلیم بستوی نے کہہ دیا
بے گماں ہر شان وشوکت حضرت مختار ہیں

محمد طاہر القادری کلیم فیضی بستوی

خلیفہ بھیا میرے گل بہار سوئے ہیں

پیر مختار میرے غمگسار سوئے ہیں
مدینے والے کے ہیں جاں نثار سوئے ہیں
قسیم جام محبت چراغ، چراغ یارعلی
ہمارے دل کو کئے بیقرار سوئے ہیں
ترس رہی ہے میری آنکھ دیکھنے کے لئے
وہ جب سے لحد میں عالی وقار سوئے ہیں
تڑپ تھی جس کو ہمہ وقت مریدوں کیلئے
سبھی مریدوں کے وہ رازدار سوئے ہیں
جلا کے شمع محبت چراغ وحدت کا
خلیفہ بھیّا تیرے گل بہار سوئے ہیں
جناب نوؔر تیرے رازداں کرم فرما
نبی کے عشق میں دیوانہ وار سوئے ہیں

التجا حسین نور صدیقی

جس طرف دیکھو وہاں شہرہ میرے مختار کا

رب نے اونچا کر دیا رتبہ میرے مختار کا
اسلئے ہر لب پہ ہے چرچا میرے مختار کا
ہر شہر ہر جگہ ہر خطۂ و اطراف میں
جس طرف دیکھو وہاں شہرہ میرے مختار کا
جنکی سیتالیس برس تکبیر اولیٰ نہ چھوٹی
وہ شعیب الاولیاء دادا میرے مختار کا
مظہر یار علی ، بابو میاں کے درمیاں
کس قدر ہے ضوفشاں روضہ میرے مختار کا
دے رہے ہیں عشق کا اثبات سارے عاشقیں
لگ رہا ہے چارسو نعرہ میرے مختار کا
ہیں نگاہ شوق میں محفوظ دیکھو کس قدر
ہے نگاہوں میں بسا جلوہ میرے مختار کا
جانشین مسعود بابو آپ سے ہے التجا
دامن حمدؔل میں دو صدقہ میرے مختار کا

محمد احمد رضا حمدؔل فیضی
آستانہ عالیہ درگاہ قدم رسول شریف قصبہ خاص
گوراچوکی گونڈہ

بیچ میں ہے خوشنما روضہ میرے مختار کا

دل کے آئینے میں ہے نقشہ میرے مختار کا
آنکھ کی پتلی میں ہے جلوہ میرے مختار کا
لیکے انشاءاللہ فیضان شعیب الاولیاء
دہر میں چمکے گا اب بیٹا میرے مختار کا
مرشدی صدیق کا سر پہ ہے جب دست کرم
کیا ہلا پائے کوئی پایہ میرے مختار کا
ہے کمالِ فیض تیرا مظہر یار علی
ہر طرف جو ہو گیا شہرہ میرے مختار کا
اے غلاموں! اس دل دکھنے نہ دینا تم کبھی
کیوں کہ ہے مسعود سرمایہ میرے مختار کا
جام الفت سے سبھی سیراب ہوتے ہیں یہاں
کس قدر ہے جوش پر دریا میرے مختار کا
اک طرف صدیق شہ اک سمت ہیں بابو میاں
بیچ میں ہے خوشنما روضہ میرے مختار کا
کیا بگاڑیں گے بھلا ظلم وستم کی آندھیاں
ہے سرِ مسعود پر سایہ میرے مختار کا
چلتا تھا، چلتا ہے، چلتا ہی رہے گا حشر تک
صدقہ ٔ یار علی سکّہ میرے مختار کا
آنچ ہم آنے نہ دیں گے حضرت مسعود پر
کہہ رہا آج ہر شیدا میرے مختا رکا
فضل ربّ لم یزل سے دیکھ لینا ایک دن
رخ ہوا کا پھیر دے گا لاڈلا مختار کا
صاف شکل حضرت مسعود میں آیا نظر
مجھ کو افروؔز حزیں جلوہ میرے مختار کا

قاری **افروز واحمد** یار علوی سعد اللہ نگر گونڈہ

ہم سب تیرا اخلاق حسیں یاد کریں گے

رحلت تیری ارباب محبت پر گراں بار
اے حضرت مختار! اے حضرت مختار!
آنسو ہیں رواں، اور ہے دکھ درد کا انبار
اے حضرت مختار! اے حضرت مختار!

رنجیدہ تیری موت پہ ہے گلشن عالم
سب غنچہ وگل سب تیری جدائی سے ہیں پرنم
ہے تیرے بچھڑنے سے دل وروح میں آزار
اے حضرت مختار! اے حضرت مختار!

سرکار کی سنت سے منور تیری سیرت
ہستی تیری اک پیکر اخلاص ومروت
تا حشر نہ سوکھے گا تیرا گلشن کرادا
اے حضرت مختار! اے حضرت مختار!

ہم سب تیرا اخلاص حسین یاد رکریں گے
وہ حسن نظر، خندہ زبیں یاد کریں گے
تھا دلکش وخوش طرز تیرا لہجہ و گفتار
اے حضرت مختار! اے حضرت مختار!

تو ڈوب کے بھی اپنا ضیاء چھوڑ گیا ہے
ہم سب کے لئے نقش وفا چھوڑ گیا ہے
طلعت تیری رکھے گی ہمیں زندہ وبیدار
اے حضرت مختار! اے حضرت مختار!

اجداد سے آئی تیر فطرت میں نجابت
تو گوہر علوی ہے، اک لعل صداقت
دشمن کو بھی ہے تیرے کمالات کا اقرار
اے حضرت مختار! اے حضرت مختار!

جاری ہی رہے گا تیرا میخانۂ فیضی
لبریز کمالوں سے ہے پیمانۂ فیضی
ملتا ہے جہاں فیض رسول اسوۂ سرکار
اے حضرت مختار! اے حضرت مختار!

کہتی ہے تیری موت پہ خاک براؤں
اب حالِ جگر، حاجب دل کس کو بتاؤں
دل درد سے بے چین ہے اور روح ہے افگار
اے حضرت مختار! اے حضرت مختار!

پوشیدہ ہے تو پردۂ تقدیر کے اندر
سوجان سے ہم راضی ہیں مولیٰ کی رضا پر
ہو مثلِ جناں تیری لحد، روشن و گلزار
اے حضرت مختار! اے حضرت مختار!

کیا لکھے فریدؔی تیری توصیف وبڑائی
تھی بزم شعیبی میں تیری خاص رسائی
تو یار علی حضرت صدیق کا دلدار
اے حضرت مختار! اے حضرت مختار

محمد سلمان فریدؔی مصباحی صدیقی
مقیم حال مسقط عمان

اسلاف کی سچی نشانی (پیر مختار احمد رضا علوی

اجمل حسین یار علوی
(پکوروی دھاراوی ممبئی)

پیر طریقت جان مظہر شعیب الاولیاء حضرت مولانا الحاج الشاہ محمد مختار احمد رضا علوی چشتی قادری سجادہ نشین خانقاہ یار علویہ براؤں شریف عصر حاضر میں اسلاف کی سچی نشانی ہیں۔ ان کی زندگی بچپن سے اب تک انتہائی بے داغ اور صاف ستھری گذری ۔ کم گوئی وخندہ روئی ،شرافت وبزرگی ،نیکی ودینداری ،توکل ورضا ،صبر وشکر، اخلاص نیت اور جہد مسلسل میں اپنے والد گرامی حضور مظہر شعیب الاولیاء کے آئینہ دار تھے۔' آپ نے اپنے ان ہی ذاتی اوصاف کی بناء پر علماء صوفیہ میں حد درجہ ممتاز ومحترم اور عوام میں غیر معمولی طور سے محبوب ومقبول ہوئے ۔ جہاں جاتے خلق خدا کھنچتی چلی آتی۔ جہاں رہتے عوام وخواص پروانہ وار نثار ہوتے۔ ہر جگہ سب میں یکساں طور سے مقبول رہے۔ مقبولیت ومحبوبیت کی یہ شان ہے کہ باہر والے تو مانتے ہی تھے، گاؤں گھر والے بھی دل سے چاہتے جانتے مانتے، بلکہ جان نچھاور کرتے، جب کہ ایسا بہت کم ہوتا ہے۔ آپ اپنے دادا محترم حضور شعیب الاولیاء اور والد گرامی حضو مظہر شعیب الاولیاء کے روحانی امانتوں کے امین تھے۔ اپنے جد امجد اور والد محترم کی نقش قدم پر رہتے ہوئے مریدوں کے دل کی دھڑکن بنے ہوئے تھے۔' حضور مظہر شعیب الاولیاء کے وصال پر ملال سے ایک سال قبل جب پکورہ کا دورہ کیا تو اس وقت میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ جب آپ پکورہ پوسٹ بھن جوت گوراچوکی ضلع گونڈہ پہونچے، اور آپ اپنے معمولات میں صبح فجر کے نماز کے بعد اور درود وظائف سے فارغ ہوئے تو ہر مرید کی تمنا ہوئی کہ حضور ہمارے گھر کی دعوت قبول فرمالیں، امیر ہو یا غریب سب کی دعوت آپ قبول فرمالیتے تھے۔ حضور کا حکم ہوا کہ جس کے یہاں جو بنا ہو وہ ہمارا ناشتہ لیکر آئے۔ مسجد کے بغل میں نیم کے درخت کے نیچے آپ کی چارپائی بچھائی گئی ،آپ چارپائی پر تشریف فرما ہوئے، سب ناشتہ جمع ہوا ،تھوڑا سا کھایا اور باقی سب مریدوں میں تقسیم کرنے کا حکم دیا، تبرک سمجھ کر سب مریدوں نے ایک دوسرے میں تقسیم کردیا۔ یہ ہے حضو مظہر شعیب الاولیاء کا منصفانہ انداز۔''

آپ نے اسی موقع پر حضور مختار الاولیاء یعنی اپنے چہیتے فرزند کو بغل گیر ہوتے ہوئے فرما ''اے نصیر بابو! اے عمر بابو! اے سہراب بابو! اے فلاں ! اے فلاں! سن لو! مختار بابو ہمارے جانشین ہیں ۔اب پتہ نہیں خلیفہ دوبارہ آئے یا نہ آئے ،میرے بعد مختار بابو آئیں گے۔ میں نے انہیں سب کچھ دے دیا جو کچھ خلیفہ کے پاس تھا مختار بابو کو دے دیا۔ اب جس کو کچھ لینا ہو وہ مختار بابو سے لینا، اور جس کو جو دینا ہو وہ مختار بابو کو دینا''۔

یہ فقیر گنہ گار اپنے پیرومرشد کے فرمان پر آج تک عمل پیرا ہے۔ اسی پر بس نہیں بلکہ حافظ محمد مختار ابن سہراب علی اور جمیل احمد عرف ملھو قریشی ایسے بہت سارے عشاقاق شعیب الاولیاء ومظہر شعیب الاولیاء پکورہ واطراف واکناف کے رہنے والے مریدین اس بات پر گواہ ہیں کہ

(**بقیہ صفحہ** ۳۹ پر)

اظہار تعزیت یار علی کے آنکھ کا تارا چلا گیا

محمد اختر کونین ولیعہد خانقاہ صدیق الاولیاء ومتین الاولیاء ممبئی رابطہ 9833342825

دنیائے سنیت کی عظیم شخصیات حضور شعیب الاولیاء حضور ومظہر شعیب الاولیاء آج محتاج تعارف نہیں۔ یہ شخصیات آسمان سنیت پر آفتاب وماہتاب کے مانند چمک اور دمک رہی ہیں۔ اور اپنی ضیاباری، اور ضوفشانی سے عالم اسلام کو روشن ومنور کررہی ہیں۔ یقیناً ان حضرات نے زہد وتقویٰ صدق وصفاء کے پیکر بن کر جونقوش چھوڑے ہیں وہ مشعل راہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ مسلک اعلیٰ حضرت کے فروغ کیلئے جو ایثار وقربانی پیش کیا ہے اس کی مثال دور، دور تک نظر نہیں آتی۔ ان کارگرولیوں کو دیکھنے کے بعد اغیار بھی مانوس ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ اور یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ اہلسنت وجماعت کی احیاء وبقاء کے خاطر جو اقدام ان بزرگوں نے کیا ہے اگر ہر باوقار شخصیات اس کے پابند ہو جائیں تو اغیار کا وجود صفحۂ ہستی سے مٹ جائے گا۔ اور ہر چہار جانب مسلک اعلیٰ حضرت کا غلبہ ہو جائے گا۔

یہ تمہیدی کلمات تھے جن کا ذکر انتہائی ضروری تھا تا کہ بتایا جاسکے اگر چھوٹا بھی اپنے بڑوں کا طرز عمل اپنی زندگی کا نصب العین بنالے تو وہ بھی ان شخصیات کا مظہر کہلاتا ہے۔ انہیں شخصیات کا پرتو ومظہر گلزار قادریت، وچشتیت، مختار الاولیاء، جسے دنیا عطائے محبوب الاولیاء، کرامت سرکار ستھن، دعائے شعیب الاولیاء، جانشین صدیق الاولیاء، محمد مختار احمد رضا علوی قادری چشتی رضی اللہ عنہ کے نام سے جانتی ہے۔

لیکن آہ! آج وہ ذات عالی مرتبت ہمارے اور آپ کے درمیان سے ہمیشہ کے لئے روپوش ہو گئے۔ اور ۲۱ رمحرم الحرام کو وہ سانحہ بھی سامنے آیا جس کو سن کر دیکھ کر عقید تمندوں کا کلیجہ منھ کو آ گیا۔ ہر طرف ایک ہی شور تھا (مختار بھیّا) اب اس دنیا میں نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے! ان کے سچے جانشین محمد مسعود رضا علوی قادری چشتی کو غیب سے علم عطا فرمائے! بزرگوں کی زندگی ان کیلئے مشعل راہ بنائے! (آمین)

(**بقیہ صفحہ** ۵۵ کا)

ہمارے پیر ومرشد ہیں'' اور نعرۂ تکبیر ورسالت کی پربہار گونج میں ان کا استقبال کرتے ہوئے گدی پر بٹھایا۔ سبحان اللہ شہزادہ بھی پوری متانت کے ساتھ اپنے بڑوں کے اسلوب وطرز کو اپنا کر غیر محرم سے ہاتھ ملاتے نہیں دیکھا گیا، بلکہ ہاتھ کھینچتے ہوئے ضرور دیکھا گیا۔'' فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

جب جوئی حضور مظہر شعیب الاولیاء کی بارگاہ میں دعوت پیش کرتا تو آپ فرماتے کہ ''مختار بابو کو کھلا دو! ان کو کھلا دئے تو خلیفہ نے کھالیا''۔ افسوس وہ نور دیدہ مظہر شعیب الاولیاء اب ہمارے درمیان نہیں رہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائے! اور ہم غلاموں کو اپنے ان محبوب بندوں کے روحانی فیضان سے مالامال فرمائے! اور پیر صاحب کے اکلوتے فرزند وجانشین بابو مسعود رضا علوی کو سلامت رکھے! اور انہیں بزرگوں کا سچا پکا امین بنائے!۔ آمین

خانقاہ فیض الرسول کے سجادہ نشین

محمد طاہر القادری کلیم فیضی سکندر پور بستی

یہ حقیقت روز روشن کی طرح نمایاں درخشاں ہے کہ گلستان اسلام میں جو گل کھلے انہیں میں کچھ تو صحابہ وتابعین اور اولیائے کرام وصلحائے عظام، علمائے کرام، بزرگان دین وملت، پیران عظام، مرشدان طریقت اس سلسلۃ الذھب کی آخری کڑی علمائے اسلام ہیں جنکی کاوش سے ہدایت ورہنمائی اور بیعت ارشاد کا سلسلہ آج بھی جاری ہے، اور انشاء اللہ صبح قیامت تک جاری رہے گا۔ ایک سے بڑھ کر ایک ولی بزرگ دنیا میں تشریف لائے اور لوگوں کی ہدایت ورہنمائی کا فریضہ انجام دیا۔ ماضی قریب کے ایک عظیم خدارسیدہ صاحب کشف وکرامت بزرگ اور ولیٔ کامل جنھیں شیخ المشائخ شعیب الاولیاء سیدنا الشاہ صوفی محمد یار علی قادری چشتی محبوبی لقد رضی المولیٰ عنہ کے نام پاک سے جانا جاتا ہے۔ جن کی شخصیت اتنی بلند ہے کہ احاطہ نہیں کیا جا سکتا۔ آپ کا سلسلہ نسب مولائے کائنات حضرت علی شیر خدا مشکل کشاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے۔

آپ ماضی قریب میں بلند پایہ اور غیر معمولی شخصیت کے حامل پیر طریقت تھے۔ اور اس نورانی سلسلہ کو جاری رکھنے کیلئے اپنے شہزادۂ بلند اقبال حضور مظہر شعیب الاولیاء مجاہد سنیت سیدنا شاہ صوفی محمد صدیق احمد قادری چشتی سجادہ نشین وناظم اعلیٰ درالعلوم فیض الرسول براؤں شریف کو اپنا خلیفہ بنایا۔ اور خانقاہ فیض الرسول کا سجادہ نشین منتخب اور نامزد مقرر فرمایا۔ انہوں نے بڑے حسن اسلوبی سے اسے نبھایا، اور دارالعلوم فیض الرسول کی تعمیر وترقی کیلئے امکان کی حد تک جدوجہد فرما کر اسے بام عروج پر پہونچایا۔

اور جب آپ کا پیمانہ لبریز ہونے لگا تو اس عظیم المرتبت خانقاہ وادرہ کی ذمہ داری اپنے صاحبزادے مختار المشائخ پیر طریقت حضرت علامہ مولانا محمد مختار احمد رضا علوی قادری چشتی نور اللہ مرقدہٗ کو دی۔ اور ان کو خانقاہ کے اصولی روایات کو برقرار رکھنے کیلئے وصیت ونصیحت اور سخت تاکید فرمائی، اور انہوں نے جیتے جی اپنے والد گرامی اور مرشد طریقت کے بتائے ہوئے اصول وضوابط پر رشد وعمل پیرا رہے۔ خانقاہ کی روایات کو پیش نظر رکھ کر حلقۂ بیعت وارادت میں زبردست توسیع فرمائی۔ مگر منشاء قدرت کی ان کی حیات نے زیادہ دن تک وفا نہ کی اور تقریباً پچاس یا اکاون کی دہائی پار کرتے کرتے لوگوں کو روتا بلکتا چھوڑ کر اپنے معبود حقیقی جا ملے۔

ان کی قسمت اور مقدر پر کون ہے جو رشک نہ کرے۔ آپ کے دادا حضور شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ کے عرس سراپا قدس کے ایک ہی دن پہلے شب جمعہ ۲۱/محرم الحرام کو داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ عین داداجان کے عرس کے دن ہی سپرد خاک ہوئے۔ اور دو ولیوں کے درمیان یعنی حضور مظہر شعیب الاولیاء والد گرامی، اور چچا مادرزاد ولی حضرت سیدی بابو میاں علیہ الرحمہ میں صبح قیامت تک رہنے اور آرام فرمانے کا خوشگوار موقع نصیب ہوا۔ ادھر رخ کریں تو ابّا حضور، اور اُدھر رخ کریں تو چچا جان کیا کہنا! اپنے پیچھے انہوں نے چار صاحبزادیاں اور ایک صاحبزادہ کے علاوہ مریدین ومعتقدین کی ایک بھاری تعداد چھوڑی ہے۔ خدائے قیوم حضرت مختار میاں کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے! اور ان کے چھوڑے ہوئے مشن کو مزید ترقیوں سے ہمکنار فرمائے۔! آمین

☆محبوبیت کے دوخوشنما پھول☆

٪٪٪ علامہ مولانا محمدجہانگیرالقادری علیمی ممبئی

(۱)مشہورحدیث پاک ہے۔'' **العبداذاوظب علی الطاعات فاجبته** ''الخ بخاری شریف
جس میں اللہ رب العزت کاتقرب اوراسکی محبوبیت جزاء مفہوم ہوتی ہے،جس میں اعمال صالحہ معین ومددگارہوتے ہیں،جیساکہ مذکورہ بالاعبارت میں ملاحظہ کیاجاسکتاہے شرط وجزاءکی شکل میں۔
(۲) قدرت اپنے محبوبیت کے لئے اپنے بندوں ہی میں سے کسی ایک کاانتخاب کرلیتی ہے،اوراس کااعلان عام کراتی ہے۔
بخاری شریف کی حدیث پاک ہے۔
''**عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم قال اذا احب الله العبدفنادی جبرئيل ان الله يحب فلانافاحببه فيحبه جبرئيل فينادی جبرئيل فی اهل السماء ان الله يحب فلانافاحبوه فيحبه اهل السماء ان الله يحب فلانا فاحبوه فيحبه اهل السماء ثم يوضع لهٗ القبول فی الارض** ''(متفق علیہ)یعنی جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے محبت کرتاہے حضرت جبرئیل علیہ السلام کوندکرتاہے (انہیں خبرکرتاہے) کہ اللہ تعالیٰ نے فلاں بندے سے محبت کرلیاہے۔ لہٰذاتم بھی اس سے محبت کرو۔پس حضرت جبرئیل علیہ السلام اس سے محبت کرتے ہیں،پھرحضرت جبرئیل علیہ السلام آسمانی مخلوق میں نداء کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتاہے لہٰذا!تم بھی اس سے محبت کرو۔پس آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں،پھرزمین والوں کے (دلوں) میں اس کی محبت ومقبولیت رکھ دی جاتی'ہے۔اس حدیث پاک کی روشنی میں ثابت ہوکہ مجدوشرف ،محبوبیت ومقبولیت،نہ توعمرجواں سالی کامتقاضی ہےاورنہ ہی علمی قدوقامت کا۔بلکہ اسے بھی حاصل ہوجاتی ہے جوابھی تک گم نام وکم سن رہاہے۔
اب اللہ رب العزت آناًفاناًاسے وہ شہرت وبلندی دےدی ہے جسے بڑے بڑے صاحبانِ جبّہ ودستارتمام ترتشہیرواعلان کے باوجودنہیں پاسکتے ۔مگرپھربھی اشتہاربازی وخودنمائی سےنہیں تھکتے۔صفحات کےصفحات صرف خودنمائی میں کالاکرتے رہتے ہیں۔نتیجتاً کف افسوس ملناہی نصیبہ بنتاہے۔
شہزادۂ عالی وقارنوردیدہ سیدی مختارالمشائخ کےامانتوں کے ننھے سچےروایتی امانتدارصاحبزادہ بابومسعودرضاعلوی چشتی قادری صاحبزادہ وجانشین مختارالمشائخ اس دوسری حدیث کےمصداق ومظہرہیں۔موصوف کوان کےوالدگرامی کے پردہ فرماتے ہی انکی مقبولیت عامہ کااعلان یوں فرمادیاکہ ہزاروں کی تعدادمیں تمام زائرین وحاضرین اورواردین عرس شعیب الاولیاءلقدرضی المولیٰ عنہٗ نے بیک زبان انہیں صاحب سجادہ تسلیم کرتے ہوئے یوں گویاہوئے،کہ''یہی سجادہ نشین ہیں انہیں کومانویہی

(**بقیہ صفحہ** ۵۳پر)

مختارالاولیاء ایک نظر میں

(ادارہ)

اسمِ گرامی:.. محمد مختار احمد رضا

لقب:... پیر صاحب، مختارالاولیاء ، مختارالمشائخ

مولد و مسکن.. براؤں شریف

تاریخ ولادت:............ یکم جنوری ۱۹۶۷ء مطابق ۱۸/رمضان المبارک ۱۴۸۶ھ

عمر شریف:.. ۵۱/برس

اسمِ گرامی جد کریم:........................... شعیب الاولیاء الشاہ محمد یار علی لقدرضی المولیٰ عنہٗ

اسمِ گرامی والد محترم:........................... مظہر شعیب الاولیاء الشاہ محمد صدیق احمد علیہ الرحمہ

حسب و نسب: .... علوی سادات

براؤں شریف میں مورث اعلیٰ کی آمد:............................. ۱۸۵۷ء

اولاد: .... ایک لڑکا۔ چار لڑکیاں

خلافت: .... ۱۹۸۴ء سلسلۂ قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ، نقشبندیہ، مینائیہ، برکاتیہ، رضویہ، یارعلویہ

زیارت حرمین طیبین: .... دوبار

آپ کی سرپرستی میں ماہنامہ ''فیض الرسول'' جدید کا اجراء: ۱۹۹۳ء

وصال پر ملال:............ ۲۲/محرم الحرام ۱۴۳۹ھ مطابق ۱۲/اکتوبر ۲۰۱۷ء شب ۱۰/بجکر ۱۵/منٹ پر

مزار پر انوار:.. براؤں شریف

شجرۂ نسب

مختارالاولیاء محمد مختار احمد رضا علوی قادری علیہ الرحمہ، بن مظہر شعیب الاولیاء محمد صدیق احمد علہ الرحمہ، بن حضور شعیب الاولیاء محمد یار علی لقدرضی المولیٰ عنہٗ

ابن فجر علی، بن خورشید علی، بن خان محمد، بن عبدالمنان، بن عبدالرحمٰن، بن خدا بخش، بن سالار بخش، بن محمد علی، بن ہدایت علی، بن جان محمد، بن تاج محمد غازی، بن محمد داؤد، بن محمد قاسم، بن سالار محمد تاج، بن سالار محمد، بن سالار سیف الدین، بن سرخرو، بن عطاء اللہ غازی، بن طاہر غازی، بن طیب غازی، بن اشرف غازی، بن عمر غازی، بن ملک آصف غازی، بن شاہ بطل غازی، بن عبدالمنان غازی عرف فریدالدین، بن محمد بن حنفیہ، بن سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ورحمۃ اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین۔

الخليفة الارشد لمظهرشعيب الاولياء

٭٭٭ مفتی منظور احمدیارعلوی جوگیشوری ممبئی مہاراشٹرا

هوالمفكر الاسلامی الداعی الكبير ناصرالاسلام والمسلمين خادم الفقراء والمساكين مختارالملة والدين نجل مظهرشعيب الاولياء البارالحضرة العلامه الحاج الشاه محمدمختاراحمدرضاالعلوی القادری اللطيفی رحمه الله وغفرلهٗ وادام فيوضهٗ و زاد شرفهٗ وفضلهٗ صاحب السجاده بزاويه فيض الرسول الامين العام بدارالعلوم لاهلسنت فيض الرسول ببراؤں الشريفة والموسس والامين العام بالجامعة فاطمة الزهراء فی مدينة اتوابازار سدارت نغر (الهند)

• ميلاد نشائتهٗ •

ولدفی قرية براؤں الشريفه بمديرية سدارت نغربالولاية الشماليه من بلادالهند فی اسرة دينيه معروفة باتفضل والشرف والتقوی نشاء وترعرع فيها

• نسبهٗ وحسبهٗ •

هومن السادات العلويه ينتهی نسبه بواسطة ثلثين الی محمد(محمدبن حنفيه)من سيدناعلی كرم الله تعالیٰ وجهه الكريم

• جده الكريم •

شيخ المشائخ شعيب الاولياء الامام القدوة الحاج الشاه الصوفی "محمديارعلی" لقد رضی المولیٰ عنه اللذی امسس المعهد دارالعلوم لاهلسنة فيض الرسول الواقعه ببراؤں الشريفةوهومن كبارالاولياء والصلحاء ومن اكابرشيوخ التصوف وكان يحرص علی الصلوات الخمس حرصاشديدا ويحافظ عليها محافظة حتی لم تفته التكبيرة الاولیٰ فی جماعة حوالی خمسين عاما

وقضیٰ حياته كلهافی زهدورياضة وعبادة اظهر الله علی يديه الكرامات الكثيرة

والمتحرقات المحيرة۔

- **ابوه الكريم**

مجاهد السنية العامل بالسنة صديق الاولياء صاحب الفضل والعطاء والبذل والسخاء العارف بالله المواظب على الطاعة المجتنب عن النواهى المقبل الى العقبى المعرض عن الديناء،المعرض عن الانهماك فى اللذات والشهوات المباحه ۔المديم فى ذكرالله تعالىٰ مظهر شعيب الاولياء البارعليهماالرحمة الحاج الصوفى الشاه محمدصديق احمدالقادرى اللذى قام بالمعهد فيض الرسول وادى خدمات زاويه فيض الرسول ستين عامالاتنسى خدماتهٗ الجليله ابدا۔ هوكان من كبارومشائخ التصوف واشتهر بالزهد والتقوىٰ والورع والسخاوة ۔هو مجاهد السنيه لانهٗ اشاع السنة وامات البدعه وافنى عمره العزيز كله فى الدعوة والارشاد وتبليغ رسالات الاسلام الى لة محمد صلى الله عليه وسلم

- **له الكريمه رحمها الله**

وهى كانت من السيدات والعابدات والصالحات فكانت ذات الاخلاق الكريمه والاوصاف الحميده۔

- **تعليمهٗ**

هوتعلم القرآن واكمل درجات تعليمهٗ الابتدائيه فى المدرسة الابتدائيه بفيض الرسول ثم التحق بالمدرسة الثانويه فى تلفوره والمجاوره ببراؤں الشريفه على بعد ميلين وتلقى فيهاتعليماعصريا۔ ثم التحق فى موسسه جده الكريم دارالعلوم فيض الرسول وحصل فيهاعلى العلوم للنقليه والعقليه من اساتذه البارزين المهره واستكمل دراسات الدرس النظامى وتال شهادة الفضيله و وضع على راسه اكليل عمامة الفضيلة من ايدى العلماء الاعلام والمشائخ العظام والسادات الكرام بمحضر من علماء اكرام والذعماء السيا سيه وكبار الشخصيات بمناسبة عرس شعيب الاولياء لقدرضى المولىٰ عنهٗ فى عام (١٩٨٩)عيسوى

- **البيعة والاجازه**

هوبايع فى الطريقة القادريه على يدابيه الكريم مظهرشعيب الاولياء واعطاهٗ وابوه الكريم الخلافة والاجازة اخذ البيعة فى جميع السلاسل اللتى نالهامن مشائخه العظام كلقادريه والچشتيه واليارعلويه واجلسهٗ محلهٗ على مسندالارشاد وايده تيائيد جليل وواثقه ثقة ماكان لاحدان يجلس على مسندة غيره عند شهودة۔

• ماثره الدينيه واعماله البارزه •

بعد انتقال والدۂ الكريم الى جوارالله تعالیٰ تولى الاداره فيض الرسول وامور زاويه فيض الرسول وجعل يقوم بخد ماتها ويتولى مسؤلاتها۔

الحمدلله ! ان صاحب سجاده يودى اعمال زاويه فيض الرسول كلها بحسن جيد مقتفيا على آثارجده وابيه الكريم عليهماالرحمه۔وان زاوية فيض الرسول تحقفل برعاية الكريمه۔ باالاحتفالات السنويه لذكريات۔قطب الاقطاب سيدناالشاه عبداللطيف الستهنوى وشعيب الاولياء سيد نا الشاه الصوفى محمديارعلى والصوفى الشاه محمدصديق احمدعليهم الرحمه وغيرهم من مشائخ الطريقة كل عا م يشترك فيها كثير من العلماء الاعلا م والمشائخ العظام والسادات الكرام۔

من العلة والخاصة ويقد مون ضرا ئب الحب والاحترام والتقدير الى حضرة هولاء الاولياء الكرام يليقون الضوء على حياتهم الطيبة وخد ماتهم الدينيه وان صاحب السجاده اسس جامعة الاسلاميه۔

تسمى بفاطمة الزهراء فى مدينة اتوا بازار على الشارع دومرياغنج ورقاها الى نهجة دينيه تدرس فيها المعلمات الماهرات يهدين وشفقن الطالبات وله نشاطات دينيه اخرى وهو يقوم بجولة دينيه دعويه فى انحاء الهند المختلفة ويدخل الناس فى الطريقة وينشر الدعوة الاسلاميه۔ ويرشد الناس الى الدين ويهديهم الى سبل السلام۔

قدارتحل الى جوارالله تعالى فى وطنه براؤن الشريفة فى حجرتهٖ الحكمة ليلة الجمعه ٢١/ محرم الحرام١٤٣٩ھ ودفن فى جوار ابيه الكريم الولى الكامل لامثل لدفى عهدة الشريف رحمهماالله و رحمةً واسعه۔

ومتع الله المسلمين بفيوضهما وبركاتهما فيضاتاما ورحمة كامله ندع الله ان يتغمدة بواسع رحمة ويسكنه فسبح جنانۂ ويلهم آله وزويه الصبر والسلوان ۔ آمين يارب العالمين بجاه سيد المرسلين عليه افضل الصلوٰة والتسليم۔

(**بقيه صفحه** ٦٦ كا) یہ ادارہ کسی کی ذاتی ملکیت نہیں، اس کا دستوری نظام انتظامیہ کمیٹی کے عہدیداران کے ہاتھوں چلتا ہے، چند سالوں میں انتظامیہ کمیٹی کا نیا انتخاب عمل میں آتا ہے ، یہ ادارہ حکومت وقت کے تعاون کے بغیر سنی صحیح العقیدہ مسلمانوں کے گرانقدر عطیات وصدقات وخیرات وزکوٰۃ ،فطرہ وعشر وچرم قربانی کے ذریعہ چل رہا ہے۔ بفضلہٖ تعالیٰ مخلص اساتذہ قلیل تنخواہوں کے ساتھ روز وشب دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ لہٰذا قوم وملت کے غیور ہمدرد حضرات سے گزارش ہے کہ مندرجہ ذیل پتے پر اپنی گرانقدر عطیات بذریعہ منی آرڈر یا ڈرافٹ کی شکل میں بھیج کر عنداللہ ماجور ہوں۔

حضرت علامہ الحاج عبداللہ عارف صدیقی کی حیات وخدمات کا مختصر جائزہ

٭٭٭ ڈاکٹر محمدقائم الاعظمی اعظمی کلینک برجمن گنج مہراج گنج یوپی

ضلع بستی کے افق پرعلم وعمل وفضل وادب ،رشدوہدایت ،فکروفن ،شعورآ گہی کا ستارہ صدیوں سے چمکتا رہا ہے ہے جس کی علمی، مذہبی وادبی شعاؤں سے ضلع بستی ہی نہیں بلکہ پورے ملک ہندوستان وپڑوسی ملک نیپال کا ماحول منوروتاباں نظرآ تا رہا۔

اس سرزمین نے ایسے ایسے باکمال ،فقید المثال ،روحانی پیشواؤں ،مشائخ ،ومفتیان عظام ،علمائے کرام ،معتمد ومستند مصنفین ومترجمین کو پیدا کیا۔ جن کی عظمتوں و رفعتوں اورعلمی ومذہبی ودینی شہہ پاروں کا چرچا چہاردانگ عالم میں پھیلا ہوا ہے۔ایک صدی پر محیط تاریخ کا جائزہ لیا جائے تو ہماری نگاہ روحانیت کے تاجدارحضورشعیب الاولیاء بانی مرکزی درسگاہ دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف،مفتی محمدجلال الدین امجدی،حضرت مفتی بدرالدین صاحب قبلہ،حضورخطیب البراہین،حضورنسیم بستوی،حضورانجم العلماء،حضور حجۃ العلم علیھم الرحمۃ والرضوان وغیرھم جیسی قابل تقلید ورشک شخصیات پر جا کرٹھہر جاتی ہے۔

تدریس وتبلیغ ،صحافت وخطابت یہ عناصر اربعہ کسی تنہا ذات سے متصف ہو اس کے علاوہ دیگر اوصاف وکمالات اس میں بدرجۂ اتم موجود ہوں،علمی عبقریت ،فکروفن کی بالیدگی،خوش اخلاقی ،منفعت بخش تحقیق وتجسّس ،مطالعہ کی کثرت وسعت ،دینی ومذہبی وملّی وفلاحی امور میں انہماک ان سارے اجزائے ترکیبی کا مجموعہ ومرکب حضرت علامہ الحاج عبداللہ عارف صدیقی فیضی ہیں۔

علامہ موصوف ایک متوسط دیندارگھرانہ موضع بگولہوا، پوسٹ شہرت گڑھ ضلع سدھارتھ نگر یوپی میں عالی جناب عبدالحمید صدیقی صاحب مرحوم کے وہاں یکم جولائی ۱۹۶۷ء میں آنکھیں کھولیں۔اکلوتے اولاد ہونے کی وجہ سے بچپن کا زمانہ بڑے نازونعم میں گذرا۔ ۸/ سال کی چھوٹی عمر میں مرکزی درسگاہ دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف ضلع سدھارتھ نگر میں بغرض تعلیم وتربیت داخلہ لیکر حصول علم میں مشغول ومصروف ہوئے۔

حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی، حضرت علامہ نعیم الدین احمدصدیقی، فقیہ ملت مفتی جلال الدین امجدی،حضرت علامہ سیداحمدانجم عثمانی ، مفتی قدرت اللہ رضوی علیہم الرحمہ،وحضرت علامہ قاری خلق اللہ خلیق فیضی ،حضرت علامہ جمال احمدخان صاحب،حضرت علامہ غلام عبدالقادرچشتی ،اورحضورمفکراسلام علامہ علوی صاحب قبلہ کے حلقۂ درس میں شامل ہوکراعدادیہ سے درس نظامیہ کی تکمیل کے بعد جبّہ ودستاروسندفضیلت حاصل کی۔

فراغت کے بعد صوبہ کرناٹک کے مشہور اسٹیل سٹی بھدراوتی میں رہ کردارالعلوم سید سادات میں تقریباً

۷؍سال تک خدمتیں انجام دیں۔والد گرامی کے انتقال کے بعد واپس وطن آئے۔اور موضع سیہوکھور نیپال میں ایک جلسے کا اہتمام کیا۔اسی موقع پر اپنے مرشد کامل حضور مظہر شعیب الاولیاء کی ایماء پر مٹیر یا نیپال میں دارالعلوم صدیقیہ کی بنیاد ڈالی اوردارالعلوم صدیقہ انوارالعلوم مٹیر یا نیپال میں تقریباً ۱۷؍سالوں تک تدریسی خدمات انجام دی۔اوردین کا قلعہ تعمیر کرایا۔جہاں سے درجنوں قرأء وحفاظ فارغ ہوکر ملک وبیرون ملک میں دین کے خدمات انجام دے رہے ہیں۔درجنوں جلسہ وکانفرنس کئے۔جس میں ملک کے مؤقر ومعتبر علماء ومشائخین کو بلایا اورمسلک اعلیٰ حضرت کی تروج واشاعت میں نمایا کردار ادا کیا۔ جس کی دھمک آج تک لوگ محسوس کررہے ہیں۔ساتھ ہی ساتھ پورے ہندوستان اور نیپال کے تمام ضلاع میں خطابت وتبلیغ وارشادات کے فرائض بحسن وخوبی انجام دے رہے ہیں۔اسی دوران ۲۰۰۲ء میں اپنی ادارت وقیادت میں سہ ماہی مجلّہ ''اسلامی آواز'' مٹیر یا نیپال سے ۴؍ سالوں تک پابندی سے اشاعت پذیر ہوتا رہا۔ اورادار یہ کے کالم میں اپنی بے باک واعلیٰ صحافت کے جوہر کا خوب سے خوب تر مظاہرہ کیا۔ اس مجلّہ کی اہم خصوصیت میں ''شعیب الاولیاء نمبر'' کی اشاعت رہی۔جس کی پزیرائی ار باب علم وفن میں خوب ہوئی۔کچھ نامساعد حالات کے پیش نظر یہ مجلّہ تعطل کا شکار ہوگیا۔علامہ موصوف نے فراغت کے بعد سے اب تک بے باک خطابت وصحافت ،تبلیغ واشاعت دین ومسلک کیلئے اپنی ذات وقف کردیا ہے۔ کانفرنس واجلاس میں مخصوص لب ولہجہ وگرج دارآواز میں اصلاح معاشرہ ،دین وضروریات دین کے مسائل فضائل ،بزرگان دین واولیائے کاملین کے اعراس کے موقعوں پر ان کی حیات وخدمات وکرامات ،تبلیغ وارشادات واقوال ووظائف نیز حالات حاضرہ پر سلگتے مسائل وان کے سدّ باب کیلئے بے لاگ فاضلانہ وعارفانہ خطاب کیلئے مشہور ومعروف ہیں۔اتنی خوبیوں وکمالات ومحاسن کے ساتھ ساتھ اخلاق کے پیکر،غرور وتمکنت سے کافی دور،تصنع وبناوٹ سے احتراز آپ کا خاص وطیرہ ہے۔ جو بھی اک بار ملے وہ ان کا اپنا ہوگیا، بڑوں کا ادب ،چھوٹوں پر شفقت،اصاغر کی حوصلہ افزائی یہ آپ کا خاصہ ہے۔

حال ہی میں یہ مژدۂ جانفزا سن کر دل باغ باغ ہوگیا ،مسرت وشادمانی کی کوئی انتہا نہ رہی کہ نبیرۂ شعیب الاولیاء،مختارالاولیاء حضرت علامہ محمد مختار احمد رضا علوی علیہ الرحمہ کے عرس چہلم کے موقع پر ان کی ذات اقدس کو خراج عقیدت ومحبت پیش کرنے کی غرض سے سہ ماہی مجلّہ '' اسلامی آواز'' کی نشاط ثانیہ حضور ''مختارالاولیاء نمبر'' سے کرنے کا مبارک عزم فرمایا ہے۔ حضور مختارالاولیاء کی حیات وخدمات وتبلیغ وارشادات جیسے اہم گوشوں پر موادفراہمی اس کی ترتیب وتہذیب ،طباعت واشاعت آپ کی نگرانی وقیادت میں اعلیٰ پیمانہ پر ہورہی ہے۔ جس کا رسم اجراء مورخہ ۱۹؍ نومبر ۲۰۱۷ء بموقع عرس چہلم مختارالاولیاء احاطۂ نورخانقاہ فیض الرسول براؤں شریف میں ہورہا ہے۔

اللہ کرے علامہ موصوف اس کارخیر میں فوزوکامرانی سے ہمکنار ہوں۔اورآپ کی یہ عظیم الشان پیشکش حلقۂ علماء ومشائخ وعلم و ادب میں معتبریت کی سند حاصل کرے۔(آمین)

جانشین مختارالمشائخ محمد مسعود رضا علوی

٭٭٭ مولانا الحاج **محمد شمس اللقاء فیضی** الجامعۃ العرفان گوونڈی ممبئی

گلشن شعیب الاولیاء کا مہکتا ہوا پھول جو ابھی کمسنی میں پابند شرع نظر آتا ہے یعنی نور دیدہ مختارالمشائخ صاحب سجادہ آستانۂ یارعلویہ صاحبزادہ بابو مسعود رضا علوی جن کو فقیر کی آنکھوں نے عرس شعیب الاولیاء میں دیکھا۔ جس عمر میں لڑکوں کو لہوولعب سے شغف ہوتا ہے اس عمر میں مسند ارشاد پہ متمکن ہو کر جو تائثر زائرین کے قلوب پہ نقش کیا وہ فراموش کے قابل نہیں۔

والد گرامی علیہ الرحمہ کے مریدین کے درمیان اس طرح جلوہ فرما کہ کوئی فرط مسرّت میں دست بوسی کررہا ہے تو کوئی قدم بوسی کررہا ہے، ساتھ ساتھ ہدیہ بھی پیش کررہا ہے مگر دنیا سے بے رغبتی ایسی کہ ہاتھ ہدیہ آیا ہیں ادھراُدھر پھینک دئے جہاں مردوں کا اجتماع ہے۔ وہیں مستورات بھی زیارت کے لئے آتیں کہ بابو صاحب سجادہ کی دست بوسی کرلی جائے مگر واہ رے گلشن شعیب الاولیاء کے پھول تیری ادا پہ ہزاروں جان قربان لوگوں کی نظروں نے دیکھا کہ جب کوئی عورت دست بوسی کے لئے آتی تو آپ اپنے ہاتھ کو اوپر اٹھا لیتے۔

یہ فیضان نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھایا کس نے اسمٰعیل کو یہ آداب فرزندی

یہ منظر سامنے تھا جسے قریب سے قریب تر ہو کر میں نے دیکھا۔ اللہ رب العزت انہیں بدخواہوں کی بدخواہی سے محفوظ و مامون فرمائے! اور شعیب الاولیاء و مظہر شعیب الاولیاء و مختارالاولیاء کے مشن کو بخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے! آمین

مختارالاولیاء جامع الصفات شخصیت

مولانا محمد احسان احمد خاں یار علوی پرنسپل دارالعلوم اہلسنت نورالعلوم ٹنڈواسدھارتھ نگر

داعئ اسلام، مرجع خاص وعام پیر طریقت جان شعیب الاولیاء شہزادۂ مظہر شعیب الاولیاء حضرت مولانا الحاج الشاہ محمد ابوالمسعود محمد مختار احمد رضا علوی علیہ الرحمہ متوسط قد وقامت لحیم وشحیم جسم، پرنور چہرہ، کشادہ پیشانی، فضائل وخصائل کا کوہ ہمالہ، شرافت وانسانیت کا تاجدار، کریم النفس، شیریں اخلاق، ہزاروں انسانوں کے مرشد برحق اپنے دادا کے عرس کے دن شب میں تقریباً ۱۰ر بجکر ۱۵ر منٹ پر دنیائے سنیت کو داغ مفارقت دیکر اپنے معبود حقیقی سے جا ملے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

ع ابر رحمت ان کی مرقد پر گہر باری کرے

حضور مختارالاولیاء تقریباً ۲۵ر سال تک خانقاہ فیض الرسول کے اس عظیم سرمایہ کی حفاظت کرتے رہے۔ اور دن ورات جہد مسلسل کر کے خانقاہ فیض الرسول کو جلا بخشی جو حضور مظہر شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ کے وصال فرمانے کی وجہ سے بجھ چکی تھی۔

حضور مختارالاولیاء علیہ الرحمہ نے صرف پیری مریدی ہی پر اکتفاء نہیں کیا۔ بلکہ اشاعت دین وسنیت کیلئے جہاں جیسی ضرورت محسوس ہوئی آپ نے بفضل الٰہی وبعنایت حضور شعیب الاولیاء ومظہر شعیب الاولیاء علیہما الرحمہ وہ کام انجام دیا۔

چنانچہ! درجنوں مدارس کا قیام فرما کر قال اللہ وقال الرسول کی صدائیں بلند کرنے کا موقع فراہم کیا۔ جو اسلام وسنیت کے لئے مینارۂ نور ثابت ہوا۔ اور اپنے افعال وکردار سے مسلک اعلیٰ حضرت کی پاسبانی کرتے رہے۔ انہیں ایام میں سرزمین اٹوابازار میں شہزادئ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت کرتے ہوئے "جامعہ فاطمۃ الزہراء" کا قیام فرما کر بچیوں کو علوم نبویہ سے آراستہ وپیراستہ کرنے کا عزم مصمم کیا، جہاں سیکڑوں بچیاں علوم دین متین سے مستفیض ہو رہی ہیں۔ پھر جب وہ جگہ بچیوں کی کثرت کی وجہ سے تنگ پڑنے لگی تو اٹوا شہر کے بالکل قریب کئی بگھوں مین زمین خرید کر جامعہ کی ترقی کیلئے سبب پیدا کیا۔

حضور مختارالاولیاء کا بچپن دینی ماحول میں ایسا نکھرا جس کی ذرّیں شعاؤں کا عکس ان کی کارکردگی میں دیکھا جا سکتا ہے۔ والدین کی اسلامی شریعت کی پاسداری کا اثر بچپن سے ہی دل ودماغ کے نہاں خانوں میں پیوست ہو جاتا ہے، والدین جو آٹھوں پہر دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل پیرا ہوں، جن کی راتیں رب حقیقی کے آگے سربسجود ہو کر اس کی رضا وخوشنودی حاصل کرنے کیلئے بے چین رہتی ہوں ایسے صالح گھرانے کے چشم وچراغ کا نام حضور مختارالاولیاء ہے۔

آج حضور مختارالاولیاء حیات ظاہری کے ساتھ ہم میں نہیں ہیں، لیکن انہوں نے جو کام کر دیا لوگ انہیں یاد کرتے رہیں گے۔ انہوں نے اہلسنت کو ایک مزاج وایک فکر دی۔ دین و دانش کے ماحول میں زندگی گزارنے کا سلیقہ بتایا۔ اور ذی

(بقیہ صفحہ ۱۰ پر)

اے رضا ہر کام کا اک وقت ہے
دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا

محبوب الاولیاء مختارالمشائخ صاحبزادہ وجانشین مظہر شعیب الاولیاء حضرت علامہ الحاج الشاہ محمد مختار احمد رضا علوی چشتی قادری علیہ الرحمہ کی وفات حسرت ایات پر خانوادہ یارعلویہ براؤں شریف کو دلی تعزیت پیش کرتے ہیں، اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ رب العزت اپنے حبیب کے صدقے میں مختارالمشائخ کے درجات کو بلند فرمائے! اور بابو مسعود احمد و صاجبزادہ جمال احمد علوی کو صبر جمیل عطا فرمائے!۔

سوگوار:

مولانا **سراج احمد چشتی**

زکریا کمپاؤنڈ بھانڈوپ ممبئی

09892977165

گلہائے عقیدت

حضور شعیب الاولیاء ،مظہر شعیب الاولیاء ،مختارالاولیاء علیہما الرحمہ کی بارگاہ عالیجاہ میں نے شمار گلہائے عقیدت جن کی مخصوص نظر عنایت نے کتنوں کو خاک سے پاک کردیا۔ لاشعوری کی دینا سے نکال کر شعور وآگہی کی بے پایاں دولتوں سے نوازا۔ جان مظہر شعیب الاولیاء حضرت مولانا الحاج پیر محمد مختار احمد رضا علوی علیہ الرحمہ کی حیات وخدمات پر ادارہ ''اسلامی آواز'' کی پیش کش ''مختارالاولیاء نمبر'' کی اشاعت پر حضرت مولانا الحاج عبداللہ عارف صدیقی یارعلوی کو دلی مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

مولانا محمد حیات فیضی	عبدالصمد یارعلوی
صدر اعلی	جنرل سکریٹری

مسجد رضا ومدرسہ فیض العلوم رضا چوک کملا رامن نگر بیگن واڑی گوونڈی ممبئی ۴۳

فنائے شعیب الاولیاء جان مظہر شعیب الاولیاء حضور مختارالاولیاء حضرت علامہ الحاج الشاہ **محمد مختار احمد رضا** علوی قادری چشتی (المعروف پیر صاحب) **علیہ الرحمة والرضوان** کے عرس چہلم کے موقع پر ادارہ **''اسلامی آواز''** کی جانب سے

''مختارالاولیاء نمبر''

کی اشاعت پر ادارہ ''اسلامی آواز کو'' تہہ دل سے مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

منجانب:

عارف ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی بگولہوا سدھارتھ نگر 9918564324-9899110398

آہ پیر مختار نہ رہے

٭٭٭ مولانا احمد رضا نظامی علیمی بڑوکھر بستی

اس رزم گاہ حیات میں ہزاروں انسان جنم لیتے ہیں پھر اپنی دارالقضاء کی جانب کوچ کر جاتے ہیں، لیکن یہ حقیقت اپنی جگہ اٹل ہے کہ نہ آنے والے یکساں ہوتے ہیں اور نہ جانے والے کچھ آنے والے تو ایسے ہوتے ہیں جنہیں اپنے مقصد تخلیق کی کچھ خبر نہیں ہوتی اور وہ دابۃ الارض کی طرح زندگی گزارتے ہیں۔ پھر ایک دن ایسا آتا ہے کہ ان کی زندگی کا جلتا ہوا چراغ ہمیشہ کیلئے بجھ جاتا ہے۔ اور ان کی موت پر ان کے پڑوسیوں کی بھی آنکھیں نمناک نہیں ہوتی۔ لیکن کچھ آنے والے ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے دلوں میں انسانیت کا موجیں مارتا ہوا سمند موجزن ہوتا ہے۔ قوم وملت کیلئے جن کا وجود ایک قیمتی سرمایہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ انسانیت کو جن کے وجود پر فخر ہوتا ہے۔ اپنوں اور بیگانوں کی آرزوئیں ان سے وابستہ رہتی ہیں، اور جب وہ اپنے آخری سفر پر روانہ ہوتے ہیں تو پوری انسانیت دم توڑتی نظر آتی ہے۔ ایک عالم ان کی تاب نہ لاکر جان بلب ہو جاتا ہے۔

انہیں تاریخ ساز اور قدسی صفات نفوس میں پیر طریقت رہبر شریعت گل گزار چشتیت حضرت علامہ الحاج الشاہ محمد مختار احمد رضا علوی علیہ الرحمہ سجادہ نشین خانقاہ فیض الرسول براؤں شریف کی ذات گرامی بھی تھی۔

۲۱؍محرم الحرام کو رات تقریباً ۱۱؍بجے اپنے دوست حافظ شوکت علیمی کے ذریعہ یہ دلخراش خبر سنی کہ ''حضور پیر مختار احمد اس دار فانی سے دار جاودانی کی طرف کوچ کر گئے'' دم بخود ہو کر رہ گیا، ذہن ودماغ جھنجھنا اٹھے، شیشۂ دل چکنا چور ہو گیا، درودیوار کی آنکھیں پرنم ہو گئیں، پھر اعلان ہونے لگا کہ حضور پیر مختار احمد رضا کا انتقال کر گئے۔ میں نے کہا '' نہیں پیر مختار کو حیات جاودانی مل گئی''

شریعت وطریقت کا بدر کامل روپوش ہو گیا، زہد وتقویٰ کا سورج غروب ہو گیا، علم وعمل کا نیر تاباں بدلیوں کی اوٹ میں چھپ گیا، جرأت واستقلال کا کوہ گراں روپوش ہو گیا، علم وفن کا انجمن درہم برہم ہو گئی، جلتی ہوئی شمع فروزاں ہمیشہ کے لئے خاموش ہو گئی، تواضع وانکساری کا مینار جھک گیا، حق وصداقت کا علمبردار اپنے محبوب حقیقی سے جاملا۔

اللہ رب العزت اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں حضرت کے تربت انور پر رحمت ونور کی بارش برسائے! اور کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے! آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین۔''

دارالعلوم امام احمد رضا

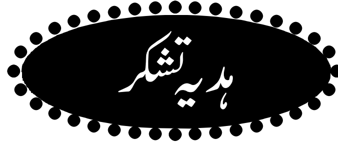
بندیشر پور پوسٹ اسکا بازار ضلع سدھارتھ نگر

کی جانب سے ادارہ ''اسلامی آواز'' کے مختار الاولیاء نمبر نکالے جانے پر حضرت علامہ عبداللہ عارف صدیقی صاحب کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

دارالعلوم ہٰذا کی تعلیمی، تعمیری و تبلیغی سرگرمیوں کا جائزہ

اتر پردیش کے شمال مشرق میں ایک نہایت ہی ناخواندہ، پسماندہ ترائی علاقہ میں آج سے تقریباً ۱۵ رسال قبل مورخہ یکم جون ۲۰۰۰ء میں دارالعلوم امام احمد رضا کا سنگ بنیاد بندیشر پور پوسٹ۔ اسکا بازار ضلع سدھارتھ نگر میں علماء ومشائخ کے مقدس ہاتھوں رکھا گیا، تقریباً ۱۵ رسال کی مدت میں اہالیان بندیشر پور ومضافات کی دینی و مذہبی، ملی بیداری وایثار وقربانی کی لائق صد ستائش عملی تعبیر ادارہ ھذا کی پرشکوہ وسیع وعریض دومنزلہ عمارت شاندار ''احمد رضا گیٹ'' دعوت نظارہ دے رہی ہے۔ مجاہد سنّیت خطیب اہل سنت حضرت علامہ مولانا صاحب علی یار علوی چتر ویدی پرنسپل دارالعلوم ہٰذا جو اپنی بے پناہ مصروفیت، تقریری پروگراموں، ان کے زیرنگرانی درجنوں چلنے والے مکاتب ومدارس کے نظم ونسق اور تبلیغی دوروں، اور میگزین کے لئے مواد یکجا کرنے، اوران کی ترتیب وتہذیب وکمپوزنگ سے لے کر طباعت واشاعت، ارسال وفروخت تک کے تمام دشوار گزار کن مراحل سے گزر کر ۱۵ رسالوں میں اپنی فطری وعلمی صلاحیتوں وانتھک جدوجہد سے ادارہ کو کم عرصہ میں اپنے تمام تر معاصر اداروں پر ہر لحاظ سے تفوق وبرتری لے جانے میں جو کردار ادا کیا ہے ان کی محنت شاقہ وفکر وتدبر یقیناً لائق صد تحسین ومبارکباد ہے۔ مقامی وبیرونی طلباء کی کثرت اور جگہ کی قلت کے باوجود بڑے ہی شان وشوکت وپروقار وصدابہار انداز میں میں درجۂ ناظرہ وپرائمری ،شعبۂ حفظ وقرأت اور درس نظامیہ کی تعلیم وتدریس لائق وفائق ذی استعداد اساتذہ کی زیرنگرانی بہترین نظم ہے۔........ ۳ رمئی ۲۰۰۷ء اور ۳۰ رمئی ۲۰۰۹ء اور ۴ رمئی ۲۰۱۱ء اور ۲۲ راپریل ۲۰۱۳ء اور ۲ رمئی ۲۰۱۵ء کو پیام حق کانفرنس کے اجلاس میں شعبۂ حفظ وقرأت وعالمیت کے درجنوں فارغین کو علماء ومشائخ کے مقدس ہاتھوں سے رسم دستار بندی ادا کی گئی، تصنیف وتالیف کے باب میں سہ ماہی ''امام احمد رضا'' میگزین کی سالوں سے اشاعت کے علاوہ اصلاح معاشرہ کے موضوع پر وقتاً فوقتاً پمفلٹ شائع ہوتے رہتے ہیں۔ طلباء وطالبات وعوام الناس کے مطالعہ کے لئے شعیب الاولیاء دارالمطالعہ کا قیام جس میں درسی وغیر درسی کتابوں کے علاوہ ملک وبیرون ملک سے ہر ماہ مذہبی جرائد ورسائل کی آمد، گردونواح میں مذہب بیزاری ولادینیت کو ختم کر کے سادہ لوح مسلمانوں کے عقائد صحیحہ کی تعلیم وترغیب کے لئے اساتذہ ہر ہفتہ دیہی مساجد میں پہونچ کر وعظ ونصیحت کرتے ہیں، ہر ہفتہ طلباء کے مابین تحریر وتقریر کا مسابقہ مولانا صاحب علی یار علوی چتر ویدی کی سرپرستی اور اساتذہ کی نگرانی میں بحسن خوبی منعقد ہوتا ہے۔

............(**بقیہ صفحہ ۵۹ پر**)



فخر صحافت، ادیب شہیر، حضرت مولانا المکرّم عبداللہ عارف صدیقی صاحب قبلہ مدظلۂ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہٗ ....

مزید بے کراں دعائیں!

یہ جان کر بے حد مسرت وشادمانی حاصل ہوئی کہ آپ حضور سرکار مختار الاولیاء علیہ الرحمہ پر نمبر نکال رہے ہیں۔ یہ آپ کی خانوادۂ شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ سے از حد عقیدت ومحبت کی اظہر من الشّمس کی دلیل ہے۔ یہ حضور شعیب الاولیاء ومظہر شعیب الاولیاء اور مختار الاولیاء علیہما الرحمہ کی خوشنودی حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ، اور حضور مختار الاولیاء کی بارگاہ میں نذرانۂ عقیدت پیش کرنے کا قابل تحسین نمونہ ہے۔

خدا کرے کہ نمبر کی اشاعت میں ساری دشواریاں دور ہوں۔ اور فیضان شعیب الاولیاء سے آپ کی زندگی کا دامن خیر وبرکت، صحت وسلامتی، امن وعافیت کے پھولوں سے بھر جائے! آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم

دعاگو!

محمد جعفر صدیقی رضوی فیضی کرلوسکرواڑی، سانگلی مہاراشٹرا

اہلسنت کی جلیل القدر اور عظیم شخصیتوں کی حیات وخدمات کی ضبط تحریر میں لاکر انہیں عوام وخواص کے درمیان پیش کرنا ہماری ملی واجتماعی ذمہ داری ہے۔اس اہم ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے سہ ماہی مجلّہ **''اسلامی آواز''** بگولہوا سدھارتھ نگر کے تعاون سے حضور صوفی الشاہ پیر عبدالمتین علیہ الرحمہ سرکار ڈھلمؤ کے حیات وخدمات کو اجاگر کرنے کیلئے عنقریب یادگاری نمبر ''متین الاولیاء نمبر'' شائع کرنے جارہا ہے۔

اہل قلم حضرات سے درخواست ہے کہ حسب ذیل عنوانات میں سے کسی بھی عنوان پر آپ اپنا مقالہ،تأثرات،منظومات تحریر کے ارسال فرمائیں۔تاکہ عرس حضور محبوب الاولیاء ڈھلمؤ شریف منعقدہ ۶/ جمادی الاخریٰ ۱۴۳۹ھ کو شائع کیا جاسکے۔



متین الاولیاء کی پاکیزہ زندگی
متین الاولیاء ایک مختصر جائزہ
متین الاولیاء ایک ہمہ گیر شخصیت
متین الاولیاء ایک مرد درویش
متین الاولیاء شخصیت اور کارنامے
متین الاولیاء بحیثیت مصلح امت
متین الاولیاء اسلاف کی سچی نشانی
متین الاولیاء ایک عظیم شخصیت
متین الاولیاء کی شان استغناء
متین الاولیاء کی تقویٰ شعار و پابند احکام شرع زندگی
متین الاولیاء وعشق رسول
کرامات متین الاولیاء
متین الاولیاء کا سفر آخرت

آپ اپنا مقالہ اس پتہ پر ارسال کریں

مولانا عبداللہ عارف صدیقی۔مقام بگولہوا پوسٹ مکروڑ وایا شہرت گڑھ ضلع سدھارتھ نگر 272205
رابطہ نمبر و واٹس ایپ: 9129191984

فنا فی شعیب الاولیاء جانشین مظہر شعیب الاولیاء حضور مختار الاولیاء حضرت علامہ الحاج الشاہ

محمد مختار احمد رضا علوی کا وصیت نامہ

جو آپ نے اپنے فرزند ارجمند بابو محمد مسعود رضا علوی کے سجادہ نشینی کیلئے آخری وقت میں خدام کے سامنے لکھوایا

محمد مختار احمد رضا علوی
سجادہ نشین
خانقاہ فیض الرسول

وصیت نامہ

P. O. BARAON SH. PIN 272153
DISTT. SIDDHARTH NAGAR
(U.P.) INDIA

Date [illegible]

میں محمد مختار احمد رضا علوی سجادہ نشین خانقاہ فیض الرسول و ناظم اعلیٰ دار العلوم اہلسنت فیض الرسول براؤں شریف ضلع سدھارتھ نگر کا ہوں چونکہ میں کینسر جیسی موذی بیماری میں مبتلا ہوں زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں کہ کب روح پرواز کر جائے ان حالات میں میں مکمل ہوش و حواس میں رہ کر بلا جبر و اکراہ خوشی خوشی اپنے فرزند ارجمند محمد مسعود رضا علوی ابن محمد مختار احمد رضا علوی کو اپنے تمام شیوخ طریقت اور والد گرامی محمد صدیق احمد علوی سے ملی ہوئی تمام خلافت اجازت کا مجاز بناتا ہوں نیز انہیں خانقاہ فیض الرسول کا ولی عہد مقرر کرتا ہوں جو بعد وفات میری خانقاہ فیض الرسول کے سجادہ نشین ہونگے یہ چند کلمات روبرو گواہان تحریر کر دیا ہوں تاکہ وقت ضرورت کام آئے اور آئندہ کسی قسم کا نزاع پیدا نہ ہو محمد مسعود رضا موصوف کو مزید میری وصیت ہے کہ علم دین حاصل کر خانقاہ کی روایتوں کو قائم و دائم رکھتے ہوئے خانقاہ کی ترقی کے لئے کوشش کرتے رہیں نیز جامعہ فاطمۃ الزہراء اٹوا بازار سدھارتھ نگر کے فرائض بخوبی انجام دیں موصوف کو میری یہ بھی وصیت ہے کہ خانقاہ کی تقریبات جو میں کرتا چلا آرہا ہوں اسے بحال کرنا ان کے لئے ضروری و لازمی ہوگا موصوف پیری مریدی کو اپنا ذریعہ معاش نہ بنائیں

فقط والسلام

تحریر کردہ [illegible]

[illegible signatures]

Islami Awaz Third Monthly

Oct. To Dec. 2018

Vill-Bagulahwa Po. Makrawr
Via,Shohrat garh
Distt-Siddharth Nagar U.P
Pin-272205-Mob:9129191984

Aditor.Abdullah Arif Siddiqui